سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2011

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2011

جمعرات 14، سوموار 25۔اپریل، جمعرات، 12۔ مئی 2011
(یوم الخمیس 10، یوم الاثنین 21 جمادی الاوّل، یوم الخمیس، 8۔ جمادی الثانی 1432ھ)

پندرھویں اسمبلی: چوبیسواں، پچیسواں اور چھبیسواں اجلاس

جلد 24، 25 اور 26

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

چوبیسواں اجلاس

جمعرات،14۔اپریل2011

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	جناب ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ	-----------	1
2۔	جناب قائم مقام سپیکر کا ڈپٹی سپیکر اعلامیہ	-----------	3
3۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	5
4۔	ایجنڈا	-----------	7
5۔	ایوان کے عہدیدار	-----------	9

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
6۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	13
7۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	14
8۔	چیئرمینوں کا پینل	------------	15

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ جات زکوٰۃ و عشر اور بیت المال)		
9۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	15
10۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	53
11۔	کورم کی نشاندہی	------------	71
	توجہ دلاؤ نوٹس		
12۔	ڈی جی خان، دربار حضرت سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ پر خود کش دھماکوں کی تفصیلات	------------	73
	پوائنٹ آف آرڈر		
13۔	چیئر کی رولنگ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے طبع شدہ مواد کا ایوان میں لایا جانا	------------	82
14۔	کورم کی نشاندہی	------------	93
	پوائنٹ آف آرڈر		
15۔	قواعد معطل کر کے بلا باری قرارداد پیش کرنے کا مطالبہ	------------	93
16۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	------------	115
	پچیسواں اجلاس		
	سوموار، 25۔اپریل 2011		
17۔	جناب ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ	------------	117
18۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	119
19۔	ایجنڈا	------------	121

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
20۔	ایوان کے عہدے دار	123
21۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	127
22۔	نعت رسول مقبول ﷺ	128
23۔	چیئرمینوں کا پینل	129
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ آبپاشی و قوت برقی)	
24۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	129
25۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	159
	توجہ دلاؤ نوٹس	
26۔	گوجرہ روڈ جھنگ میں شاہین سائزنگ مل میں ایک کروڑ روپے کی ڈکیتی کی تفصیلات	180
27۔	اٹک، کنویں سے برآمد آٹھ نعشوں سے متعلقہ تفصیلات	182
	تحاریک استحقاق	
28۔	پنجاب بیت المال کی سالانہ کارکردگی رپورٹ بابت سال 2010 کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا	184
29۔	پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ کارکردگی رپورٹ بابت سال 2010 کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا	186
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
30۔	سال 2011 کے دوران گندم کی خریداری پر عام بحث	191
31۔	کورم کی نشاندہی	266
32۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	266

چھبیسواں اجلاس

جمعرات،12۔مئی2011

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
33۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ -----------	268
34۔	جناب ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ -----------	270
35۔	ایجنڈا -----------	272
36۔	ایوان کے عہدے دار -----------	276
37۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	280
38۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	281
39۔	چیئر مینوں کا پینل -----------	282
	سوالات (محکمہ جیل خانہ جات)	
40۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	282
41۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	320
	توجہ دلاؤ نوٹس	
42۔	لاہور۔نجی بنک میں ڈکیتی و اکاؤنٹ ہولڈر کے زخمی ہونے کی تفصیلات -----------	355
43۔	فیصل آباد۔ڈاکٹر کا قتل و اشتہاری اجرتی قاتل کی پولیس مقابلے میں ہلاکت کی تفصیلات -----------	358
	تحاریک استحقاق	
44۔	پنجاب بیت المال کی سالانہ کارکردگی رپورٹ بابت سال 2010 کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا (۔۔۔جاری) -----------	360
45۔	پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ کارکردگی رپورٹ بابت سال 2010 کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا (۔۔۔جاری) -----------	360
46۔	حکمت عملی کے اصولوں پر عملدرآمد کے بارے میں سالانہ	

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
361	رپورٹ بابت سال 2010 کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا	
	مسودہ قانون شہری ترقی پنجاب مصدرہ 1976 کے تحت ادارہ کی سالانہ	47۔
363	کارکردگی رپورٹ بابت سال 2010 کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا	
	مسودہ قانون ادارہ محتسب پنجاب مصدرہ 1997 کے تحت ادارہ کی سالانہ	48۔
364	کارکردگی رپورٹ بابت سال 2010 کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا	
	ضلعی پولیس افسران منڈی بہاؤالدین کا معزز ممبر اسمبلی کے	49۔
366	ساتھ ہتک آمیز سلوک	
	وزیر قانون کے بیان "وزیر اعلیٰ کو ایوان میں آنے کی	50۔
367	کوئی ضرورت نہ ہے" سے معزز ایوان کی تضحیک	
	تحاریک التوائے کار	
369	صوبہ میں خواتین پر جنسی تشدد اور ظلم وزیادتی میں مسلسل اضافہ	51۔
	گورنمنٹ انٹر کالج کڑیانوالہ میں صرف بارہ طلباء زیر تعلیم	52۔
371	اور عملہ کی تنخواہ پر لاکھوں روپے ماہانہ کا خرچہ	
374	ضلع قصور میں جعلی کاغذات پر کانسٹیبلوں کی بھرتی	53۔
	یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور کے وائس چانسلر کے بیٹے کو	54۔
377	ایم بی بی ایس کے امتحان میں ناجائز طریقے سے پاس کروانا	
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
	تحریک التوائے کار نمبر 51/2011 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 9	55۔
393	کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	
	ینگ ڈاکٹروں کی تنخواہ کے بارے میں مجلس خصوصی	56۔
394	کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	
	سرکاری کارروائی	
	قرارداد	

57۔	وفاقی حکومت سے بجلی کا منافع سال05-2004 کی ادائیگی اور سال05-2004 کے بعد کی مدت کے منافع کے تعین کا مطالبہ -----------	395
	مسودات قانون(جو متعارف ہوئے)	
58۔	مسودہ قانون اتھارٹی برائے تحفظ و معیارات خوراک پنجاب مصدرہ2011 -----------	402
59۔	مسودہ قانون(ترمیم) فیکٹریاں مصدرہ2011 -----------	402
60۔	مسودہ قانون(ترمیم) کم از کم اجرت مصدرہ2011 -----------	403
61۔	مسودہ قانون(ترمیم) کارکنان روڈ ٹرانسپورٹ مصدرہ2011 -----------	403
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
62۔	مسودہ قانون(ترمیم) بچوں کو ماں کا دودھ پلانے اوران کی غذائیت کا تحفظ پنجاب مصدرہ2011 -----------	404
63۔	مسودہ قانون(تنسیخ) مغربی پاکستان آرڈیننس(لاہور) بس سٹینڈز اور ٹریفک کنٹرول1963 مصدرہ2011 -----------	404
64۔	مسودہ قانون(تنسیخ مغربی پاکستان آرڈیننس) گوجرانوالہ بس سٹینڈز اور ٹریفک کنٹرول1963 مصدرہ2011 -----------	405
65۔	مسودہ قانون اتھارٹی برائے پارکس و باغات مصدرہ2011 -----------	405
66۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997 میں ترامیم کے لئے قاعدہ(2)225 کے تحت تحریک -----------	406
67۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997 قاعدہ244-A کے تحت ترامیم -----------	407
	بحث	
68۔	گندم کی خرید کے لئے باردانہ پر عام بحث -----------	413
	رپورٹیں(میعاد میں توسیع)	

69۔ نشان زدہ سوال نمبر3435,2481اور3436کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------ 420

70۔ گندم کی خرید کے لئے باردانہ پر عام بحث(۔۔۔جاری) ------------ 421

72۔ اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------ 444

72۔ انڈکس

1

جناب ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(03)/2008/365. Dated. 31st March, 2011. Pursuant to the provisions of clause (3) of Article 53 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1973, Rana Mashhood Ahmad Khan, Deputy Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, shall act as Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, w.e.f. 31 March 2011 (F.N) during the absence abroad of Rana Muhammad Iqbal Khan, Speaker, Provincial Assembly of the Punjab.

DR. MALIK AFTAB MAQBOOL JOIYA

Acting Secretary

3

جناب قائم مقام سپیکر کا بطور ڈپٹی سپیکر اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(03)/2008/373. Dated. 10th April, 2011. On resumption of office as such by Rana Muhammad Iqbal Khan, Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, Rana Mashhood Ahmad Khan, Deputy Speaker, ceases to act as Speaker with immediate effect.

DR. MALIK AFTAB MAQBOOL JOIYA
Acting Secretary

5

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(98)/2011/371. Dated. 2nd April, 2011. The following Order, made by the Acting Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, **I, Rana Mashhood Ahmad Khan, Acting Speaker,** Provincial Assembly of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Thursday, 14th April 2011 at 3.00 pm in the Assembly Chambers, Lahore.

Lahore **RANA MASHHOOD AHMAD KHAN**
2nd April, 2011 **ACTING SPEAKER"**

7

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،14۔اپریل2011

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اورنعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ جات زکوٰۃ وعشر اور بیت المال)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

"سال 2011 میں گندم کی خرید پر عام بحث"

9

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	رانا مشہود احمد خان
قائد ایوان	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	راجہ ریاض احمد

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	ڈاکٹر اسد اشرف، ایم پی اے	پی پی۔138
2۔	میاں یاور زمان، ایم پی اے	پی پی۔191
3۔	سردار محمد امان اللہ خان دریشک، ایم پی اے	پی پی۔249
4۔	سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، ایم پی اے	ڈبلیو۔352

3۔ کابینہ

1۔ چودھری عبدالغفور : وزیر خوراک، صنعتیں، معدنیات و کانیں*

2۔ حاجی احسان الدین قریشی : وزیر مذہبی امور و اوقاف، بیت المال، محنت*

3۔ ملک ندیم کامران : وزیر زکوٰۃ و عشر، امداد باہمی اور بہبود آبادی

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-21/2008 مورخہ 3۔مارچ 2011 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (14۔اپریل 2011) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-21/2008 مورخہ 15۔مارچ 2011 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (14۔اپریل 2011) تفویض کیا گیا۔

10

4۔ ملک احمد علی اولکھ : وزیر زراعت، ،لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ،
جنگلات، ماہی پروری و جنگلی حیات اور سیاحت وترقی
تفریحی مقامات، آبپاشی و قوت برقی

5۔ سردار دوست محمد خان کھوسہ: وزیر تجارت و سرمایہ کاری

6۔ ملک محمد اقبال چنڑ : وزیر جیل خانہ جات

7۔ جناب کامران مائیکل : وزیر انسانی حقوق، اقلیتیں، ترقی خواتین،
سماجی بہبود، خزانہ، منصوبہ بندی و ترقیات*

8۔ رانا ثناء اللہ خان : وزیر قانون و پارلیمانی امور، زکوٰۃ و عشر*
ایس اینڈ جی اے ڈی، داخلہ، پبلک،
پراسیکیوشن، مواصلات و تعمیرات اور مال*

9۔ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن : وزیر آبکاری و محصولات، ہائر ایجوکیشن و سکول
ایجوکیشن، خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم،

ٹرانسپورٹ*

11

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چودھری عبدالرزاق ڈھلوں	:	مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
2۔	جناب کرم الٰہی بندیال	:	کوآپریٹوز
3۔	جناب عبدالحفیظ خان	:	زکوٰۃ وعشر اور بیت المال
4۔	جناب ظفر اقبال ناگرہ	:	ہاؤسنگ وشہری ترقی
5۔	جناب افتخار احمد خان	:	مذہبی امور و اوقاف
6۔	سردار محمد ایوب خان گادھی	:	تحفظ ماحولیات
7۔	محترمہ نازیہ راحیل	:	خصوصی تعلیم
8۔	جناب محمد سعید مغل	:	خوراک
9۔	جناب محمد آجاسم شریف	:	آبکاری ومحصولات
10۔	جناب محمد تجمل حسین	:	صنعت
11۔	جناب محمد خرم گلفام	:	ٹرانسپورٹ
12۔	جناب غلام نبی	:	کامرس وسرمایہ کاری
13۔	رانا محمد ارشد	:	سیاحت
14۔	جناب احسن رضا خان	:	خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم
15۔	جناب عامر سعید انصاری	:	جیل خانہ جات
16۔	سردار میر بادشاہ خان قیصرانی	:	جنگلات
17۔	سردار شیر علی خان گورچانی	:	کالونیز واشتمال اراضی

18۔ ملک احمد کریم قسور لنگڑیال : لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ

19۔ چودھری ممتاز احمد جہ : ایجوکیشن

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر Legis:4-42/2009 مورخہ 31۔جنوری 2009 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

12

20۔ جناب آصف منظور موہل : زراعت

21۔ جناب خلیل طاہر سندھو : انسانی حقوق و اقلیتیں

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

خواجہ حارث احمد

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب مقصود احمد ملک

سپیشل سیکرٹری : ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا چوبیسواں اجلاس

جمعرات، 14-اپریل 2011

(یوم الخمیس، 10- جمادی الاوّل 1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 3 بج کر 30 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری غلام رسول نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝

سُوۡرَۃُ التِّین آیات 1 تا 8

انجیر کی قسم اور زیتون کی (1) اور طور سینین کی (2) اور اس امن والے شہر کی (3) کہ ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت میں پیدا کیا ہے (4) پھر (رفتہ رفتہ) اس (کی حالت) کو (بدل کر) پست سے پست کر دیا (5) مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے بے انتہا اجر ہے (6) تو (اے آدم زاد) پھر تو جزا کے دن کو کیوں جھٹلاتا ہے؟ (7) کیا اللہ سب سے بڑا حاکم نہیں ہے؟ (8)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیرا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
اس کی دولت ہے فقط نقش کفِ پا تیرا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
پورے قد سے جو کھڑا ہوں تو یہ تیرا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کرم ہے
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
لوگ کہتے ہیں کہ سایہ تیرے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں جہاں بھر پہ ہے سایہ تیرا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
ایک بار اور ابھی بطحا سے فلسطین میں آ
راستہ دیکھتی ہے مسجد اقصیٰ تیرا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سیکرٹری اسمبلی پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔ جی، سیکرٹری اسمبلی!

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1) ڈاکٹر اسد اشرف، ایم پی اے پی پی-138
2) میاں یاور زمان، ایم پی اے پی پی-191
3) سردار محمد امان اللہ خان دریشک، ایم پی اے پی پی-249
4) سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، ایم پی اے ڈبلیو-352

شکریہ

سوالات

(محکمہ جات زکوٰۃ و عشر اور بیت المال)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ زکوٰۃ و عشر اور بیت المال سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔ محترمہ! آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: سوال نمبر 1557 ہے۔

لاہور میں بیت المال فنڈز کے استعمال کی تفصیلات

*1557: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں 2002 سے 2007 بیت المال فنڈز سے کتنی رقم غریب، مستحق لوگوں کی امداد پر خرچ کی گئی، سال وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ضلع لاہور میں کتنے لوگ بیت المال کے فنڈز وصول کر رہے ہیں نیز کیا یہ فنڈز ماہانہ دیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بیت المال کا فنڈ مستحق لوگوں تک نہیں پہنچ رہا ہے؟

(د) کیا حکومت بیت المال کے فنڈ کے بہتر استعمال اور مستحق لوگوں تک پہنچانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) لاہور شہر میں 2002 سے 2007 تک بیت المال فنڈز سے غریب مستحق لوگوں کی امداد پر خرچ کی گئی رقم مندرجہ ذیل ہے:۔

سال	رقم
2002-03	4528272/-
2003-04	2554050/-
2004-05	6333570/-
2005-06	10260300/-
2006-07	21721500/-
ٹوٹل	45397692/-

(ب) ضلع لاہور میں 8735 مستحقین کو بیت المال سے امداد دی گئی نیز بیت المال فنڈز ماہانہ بنیاد پر تقسیم نہیں کئے جاتے۔ایک مستحق کو سال میں ایک بار ہی امداد دی جاتی ہے۔

(ج) درست نہیں ہے۔

(د) جی ہاں۔ضلعی کمیٹیوں سے مکمل چھان بین کے بعد مستحق افراد کو امداد فراہم کی جاتی ہے اور یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے۔محترمہ! آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3654 ہے۔

سال 2007-08 ضلع گجرات، جہیز فنڈ سے رقم کی ادائیگی کی تفصیلات

*3654: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) زکوٰۃ و عشر آرڈیننس کے تحت تقسیم زکوٰۃ کے قواعد میں جہیز فنڈ سے مالی امداد لینے کے لئے کیا نکاح نامہ درخواست کے ساتھ منسلک کرنے کی شرط ابھی تک قائم ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس شرط کو ختم کرنے کے لئے تیار ہے کیونکہ ہمارے معاشرے میں نکاح رخصتی سے قبل پڑھوانے کا رواج نہ ہونے کے برابر ہے؟

(ج) مالی سال 08-2007 میں ضلع گجرات میں کتنی مستحق بچیوں کو جہیز فنڈ سے رقم دی گئی اور کتنی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) جہیز فنڈ سے مالی امداد لینے کے لئے درخواست دیتے وقت نکاح نامہ منسلک کرنا لازم نہیں۔ مرکزی زکوٰۃ کونسل کے فیصلہ کے مطابق جہیز فنڈ کی رقم متعلقہ درخواست گزار کے رہائشی علاقے کے ناظم /کونسلر یا خطیب /امام مسجد کی ضمانت پر جاری کر دی جائے گی۔ تاہم جہیز فنڈ کے اجراء کے بعد درخواست گزار تین ماہ کے اندر نکاح نامہ کی کاپی مقامی زکوٰۃ و عشر کمیٹی کو فراہم کرنے کا پابند ہو گا۔

(ب) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) مالی سال 08۔2007 میں ضلع گجرات میں 190 مستحق بچیوں کو جہیز فنڈ سے مبلغ 19 لاکھ روپے بشرح 10 ہزار روپے فی مستحق جاری کئے گئے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! انھوں نے جز (ج) کے جواب میں کہا ہے کہ "ضلع گجرات میں 190 مستحق بچیوں کو جہیز فنڈ سے مبلغ 19 لاکھ روپے بشرح 10 ہزار روپے فی مستحق جاری کئے گئے۔" میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مہنگائی کے دور میں کیا حکومت جہیز فنڈ کو 50 ہزار روپے فی مستحق دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! انہوں نے جو پوچھا تھا اُس کا جواب دے دیا گیا تھا اور 190 لوگوں کو اس سکیم کے تحت مُستفید کیا گیا ہے۔ اب محترمہ جو فرما رہی ہیں کہ مہنگائی کے حساب سے مزید اصلاحات کی جائیں اس حوالے سے میں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ ادارہ وفاقی حکومت کے زیر اہتمام چلتا تھا اور اُنہی کی پالیسی یہاں پر adopt کی جاتی تھی لیکن اب چونکہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد یہ ادارہ صوبے

کی سطح پر آ چکا ہے اب یقیناً اُس میں انشاء اللہ تعالیٰ اصلاحات ہوں گی اور اس کو revise کیا جائے گا تاکہ لوگوں کو مناسب رقم pay کی جائے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جواب 08-2007 کا ہے لیکن اُس عرصے کے بعد سے اب تک کیا کوئی جہیز فنڈ دیا گیا ہے، اگر نہیں دیا گیا تو اُس کی کیا وجہ ہے اور وہ کس مد میں استعمال کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ 08-2007 کے بعد کوئی فنڈز دیئے گئے ہیں یا نہیں، اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ جز (ج) پڑھ لیں جس میں بڑا clear لکھا گیا ہے کہ "19 لاکھ جہیز فنڈ دیا گیا ہے۔" اس حوالے سے آگے بھی سوال آئے گا جس میں تمام تفصیلات موجود ہیں جس کے بارے میں بتا دیا جائے گا۔ چونکہ اس سوال میں یہ تفصیل نہیں پوچھی گئی اس لئے میں ابھی نہیں بتا سکتا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرے علم کے مطابق پچھلے تین سال سے زکوٰۃ نہیں دی جا رہی لہذا یہ بتا دیں کیونکہ میرے خیال میں اتنا مشکل سوال تو نہیں ہے اور ان کو پتا ہی ہوگا کہ یہ رقم کس مد میں استعمال ہو رہی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس میں بہت سی مدات ہیں جن کی تفصیل میں انہیں دے دوں گا جیسے گزارہ الاؤنس ہے، جہیز فنڈ کے علاوہ VTIs ہیں۔ اس کے علاوہ تعلیم، صحت اور مدارس کے شعبوں میں فنڈز دیئے گئے ہیں۔ میں اس کی ساری تفصیل ان کو دے دوں گا۔ چونکہ اس سوال میں یہ نہیں پوچھا گیا لیکن دیگر سوالات میں یہ سب چیزیں موجود ہیں جس حوالے سے ابھی اِن کو بتا دیا جائے گا۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! فرمائیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب اس سوال کے جواب کا جز (الف) مجھے پڑھ کر بتائیں پھر میں اس پر ضمنی سوال کروں گی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! جز (الف) میں لکھا گیا ہے کہ "جہیز فنڈ سے مالی امداد لینے کے لئے درخواست دیتے وقت نکاح نامہ منسلک کرنا لازم نہیں۔ مرکزی زکوٰۃ کونسل کے فیصلہ کے مطابق جہیز فنڈ کی رقم متعلقہ درخواست گزار کے رہائشی علاقے کے ناظم/کونسلر یا خطیب/امام مسجد کی ضمانت پر جاری کر دی جائے گی۔ تاہم جہیز فنڈ کے اجراء کے بعد درخواست گزار تین ماہ کے اندر نکاح نامہ کی کاپی مقامی زکوٰۃ و عشر کمیٹی کو فراہم کرنے کا پابند ہو گا۔"

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آج کل لوکل باڈیز ادارے نہیں ہیں تو اس میں خطیب یا امام مسجد کی ضمانت ہی کو ضروری کیوں سمجھا گیا؟ اس حوالے سے میں سمجھتی ہوں کہ اگر خواتین یا علاقے کے دوسرے لوگوں کی گواہی کو شامل کر لیا جائے تو کیا زکوٰۃ کی رقم سے اُس کو جہیز فنڈ نہیں ملے گا؟ چلیں، نکاح نامہ بے شک تین ماہ بعد ہی جمع کرا دیں لیکن کیا علاقے کے کسی معزز آدمی کی گواہی کو شامل نہیں کیا جا سکتا؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! جب ناظم اور کونسلر ہوتے تھے اُس وقت ان لوگوں کو شامل کیا گیا تھا اور اسی لئے چار قسم کے مختلف لوگ رکھے گئے تھے کہ اگر ناظم یا کونسلر نہیں ہیں تو پھر وہاں کے خطیب اور امام مسجد کو شامل کیا گیا تھا کیونکہ یہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جن پر کوئی انگلی نہیں اٹھا سکتا اور ان پر ہر طرح کی ذمہ داری ہوتی ہے جو گارنٹی بھی دے سکتے ہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: .No supplementary question on it اگلا سوال محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کا ہے۔

محترمہ زوبیہ رباب ملک: میرا سوال نمبر 1689 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل بھلوال میں تقسیم کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*1689: **محترمہ زوبیہ رباب ملک:** کیا وزیر بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 07-2006 اور 08-2007 کے دوران تحصیل بھلوال میں بیت المال پنجاب کے تحت کتنی رقم غرباء میں کس کس مقصد کے لئے تقسیم کی گئی؟

(ب) اس عرصہ کے دوران کتنی رقم جہیز فنڈ کے تحت تقسیم کی گئی یہ رقم وصول کرنے والے افراد کے نام، پتاجات اور رقم کی تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

وزیر بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) سال 07-2006 اور 08-2007 میں تحصیل بھلوال میں مندرجہ ذیل مدوں میں رقم تقسیم کی گئی۔

نمبر شمار	تفصیل ہیڈ	2006-07	2007-08	کل رقم
1	انفرادی مالی امداد	500,220/-	54,000/-	274,500/-
2	جہیز فنڈ	140,000/-	30,000/-	170,000/-
3	تعلیمی وظیفہ	330,000/-	24,000/-	354,000/-
	ٹوٹل	690,500/-	108,000/-	798,500/-

(ب) سال 07-2006 اور 08-2007 میں مندرجہ ذیل رقم جہیز فنڈ کی مد میں تحصیل بھلوال میں تقسیم کی گئی۔

2006-07	2007-08	کل رقم
140000/-	30,000/-	170,000/-

یہ رقم وصول کرنے والے افراد کے نام و پتاجات مع منظور شدہ رقم تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بیت المال کا دفتر ضلعی ہیڈ کوارٹر پر ہوتا ہے اور ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر بطور سیکرٹری ضلعی بیت المال کمیٹی فرائض سر انجام دیتا ہے جس کو بیت المال سے صرف -/500 روپے ماہانہ اعزازیہ دیا جاتا ہے اس کے علاوہ کسی مد میں کوئی رقم خرچ نہ کی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ زوبیہ رباب ملک: جناب سپیکر! اس سوال کی تاریخ وصولی 6۔ستمبر 2008 اور تاریخ وصولی جواب یکم جنوری 2009 ہے۔ میں منسٹر صاحب سے سوال یہ کرنا چاہوں گی کہ مجھے ایک سال کا updated status بتادیں کیونکہ ایک سال میں ان figures میں کافی ups and downs آ سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ آپ سے latest figures پوچھ رہی ہیں۔

وزیر بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! چونکہ یہ ایک سال پہلے کا سوال تھا جس کا محکمے نے جواب دیا ہے لیکن updated position کے لئے مجھے دوبارہ محکمے سے پوچھنا پڑے گا۔

معزز ممبران: منسٹر صاحب اپنا گلا صاف کریں۔

جناب سپیکر: اُن کی طبیعت خراب ہے اور ہسپتال سے آئے ہیں لہذا آپ اُن کا خیال کریں۔

وزیر بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! یہ سارے میرے colleagues ہیں انہیں شاید پتا نہیں ہے کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ میں صرف اِن کی محبت میں یہ جواب دینے کے لئے آیا تھا ورنہ میرے قائد نے مجھے exemption دی ہوئی ہے کہ آپ اسمبلی میں نہیں آئیں گے لیکن میں نے کہا کہ میرے دوستوں نے سوالات کئے ہیں اس لئے میں کم از کم حاضر ہو کر جتنا میرے بس میں ہو اِن کے جوابات تو دوں۔ میں سیدھا یہاں آگیا اور سوالات کی تیاری بھی نہیں کی جتنی تیاری کرنے کی ضرورت تھی۔ محترمہ نے سوال کیا ہے کہ اس کی latest position کیا ہے تو اس حوالے سے latest position جو یہاں پر درج ہے same یہی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! جواب میں جو لکھا گیا ہے وہی latest position ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! جواب میں انفرادی مالی امداد کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ کون لوگ ہیں جن کو انفرادی مالی امداد دی جاتی ہے، ان کا کیا criteria ہے اور کون لوگ اس criteria کو access کرتے ہیں کیونکہ میرے علم کے مطابق تمام زکوٰۃ کمیٹیاں non-functional ہیں۔ اس کے علاوہ یہ one sided الیکشن ہوا ہے جو ہم نے رپورٹ بھی کیا تھا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ سوال بیت المال کا ہے اور یہ بات زکوٰۃ و عشر کی کر رہے ہیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! فرمائیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! اس سوال کی detail آئی ہوئی ہے جسے وزیر موصوف پڑھ لیں کیونکہ اس میں انفرادی مالی امداد کا ذکر ہے۔ میں ضمنی سوال میں ان سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ انفرادی مالی امداد کیا ہوتی ہے اور یہ کن لوگوں کو دی گئی ہے جبکہ انہوں نے کہا ہے کہ تفصیل موجود ہے لیکن ایوان کی میز پر نہیں ہے، دوسرا میں تعلیمی وظائف کی تفصیل پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ کن لوگوں کو دیئے گئے ہیں اور کتابیں وردیاں وغیرہ کس طرح دی گئی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! انفرادی مالی امداد کے حوالے سے بتائیں؟

وزیر بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! یہ ذاتی نہیں بلکہ مالی امداد ہوتی ہے۔ یکمشت مالی امداد اُن لوگوں کو دی جاتی ہے جو انتہائی غریب، نادار اور بیوائیں ہوں۔ اگر وہ کاروبار کرنا چاہیں اور اُن کو ضرورت ہو تو وہ ضلعی بیت المال کمیٹی کو درخواست دیں گے جو اُس کی scrutiny کریں گے اگر وہ حق دار ہوگا تو پھر مالی امداد دی جاتی ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! تعلیمی فنڈ کن لوگوں کو دیا گیا ہے؟ اس میں تفصیل صرف جہیز فنڈ کی ہے جبکہ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ پورے سوال کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے انفرادی بھی لکھا ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! تعلیمی وظائف کے حوالے سے بھی لکھا ہے کہ تفصیل موجود ہے مگر نہیں ہے۔ وزیر صاحب اس حوالے سے بتادیں۔

وزیر بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! یہ مجھ سے دوبارہ پوچھ لیں اور مناسب حد تک چلیں۔ سوال میں جہیز فنڈ کی تفصیل مانگی گئی تھی جس کی تفصیل ہم نے دے دی ہے۔ اگر یہ ذاتی یا کسی قسم کی امداد کی تفصیل جاننا چاہیں تو یہ میرے پاس تشریف لائیں میں تمام چیزیں ان کو provide کر دوں گا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: نولاٹیا صاحب! اُن کا سوال ہے لہذا ان کو جواب لینے دیں۔ اس طرح تو بات ٹھیک نہیں ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! ہم ان کے پاس کیوں تشریف لے جائیں؟ یہ House کی پراپرٹی ہے، اس کا جواب House میں ہی آنا چاہئے اور اس کی تفصیل سب کو پتا ہونی چاہئے کہ تعلیمی وظائف کتنے ادا

کئے گئے اور کس طرح ادا کئے گئے ہیں، یہاں پر انہوں نے ٹوٹل رقم لکھ دی ہے لیکن کس طرح دیئے گئے، کس مد میں دیئے گئے یا کیا category تھی اس حوالے سے نہیں بتایا؟ یہ تفصیل بتادیں ورنہ اپنے آفیشل سے پوچھ لیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! جہیز فنڈ کی تفصیل دے دی گئی ہے۔ میں نے عرض کیا ہے کہ اگر یہ مزید تفصیل لینا چاہتی ہیں تو میں انشاء اللہ ایک دو دن تک یہ تمام تفصیل آپ کو provide کر دوں گا۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! یہ آپ کو provide کریں پھر آپ ہمیں provide کر دیں، اُس کے بعد پھر House اور پریس کو provide کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، تفصیل آ جائے گی۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ضمنی سوال؟

جناب سپیکر: جی، آپ بھی فرمائیں!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میرا بڑا اہم ضمنی سوال ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سوال کے جز (الف) میں سال 07-2006 اور 08-2007 میں آٹھ لاکھ روپے کی رقم بیت المال کی مد میں تقسیم کی گئی جو ایک سال میں چار لاکھ روپے بنتی ہے اور یہ وہ رقم ہے جو ضلع کے اندر بیت المال کے ملازمین کی تنخواہوں اور contingency سے بھی تھوڑی ہے تو یہ وضاحت کریں کہ محکمہ غریبوں کی امداد کے لئے بنایا گیا ہے یا سرکاری ملازمین کو تنخواہیں دینے کے لئے بنایا گیا ہے؟ یہ رقم ایک ضلع میں سرکاری ملازمین کی گاڑیوں، تنخواہوں، contingency، دفتر اور بجلی کے بلوں سے بھی کم ہے تو بیت المال سرکاری ملازمین کے لئے ہے یا غرباء کے لئے ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! یہ سوال تحصیل بھلوال سے متعلق ہے اور تحصیل کی سطح پر ہم انہیں کوئی حصہ نہیں دیتے بلکہ صرف اضلاع کو 20 فیصد ایک مختص رقم بھجواتے ہیں جو کہ تمام اضلاع میں برابر تقسیم کی جاتی ہے پھر باقی رقم آبادی کے لحاظ سے تقسیم کی جاتی ہے۔ ضلعی کمیٹی جس میں ہر تحصیل سے ایک یا دو نمائندے ہوتے ہیں، اپنے تئیں یہ طے کرتی ہے کہ کہاں کہاں اور

کس کس تحصیل سے درخواستیں آئی ہیں اور اس معاملے کی سکروٹنی کرنے والے مستحقین کے استحقاق کو ثابت کرتی ہے جس کی روشنی میں رقم مستحقین میں تقسیم ہوتی ہے۔ معزز ممبر کہتے ہیں کہ ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ کرتے ہیں تو بیت المال کا کوئی ملازم نہیں ہے اور کسی ملازم کو تنخواہ دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ وہ لوگ سوشل ویلفیئر کے ملازم ہوتے ہیں جو اپنے ادارے سے تنخواہ لیتے ہیں لیکن رضاکارانہ طور پر کام کرتے ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ بیت المال کے ضلعی دفتر میں سٹاف، فرنیچر، بجلی اور اخبار کے بل بھی ہوتے ہیں تو میرا سوال صرف یہ ہے کہ ایک ایسا محکمہ جو غریبوں کی امداد کے لئے بنا ہے جبکہ تحصیل بھلوال اٹھارہ لاکھ آبادی پر مشتمل ہے جہاں پر چار لاکھ روپے کی خیرات تقسیم کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ محکمہ بڑی خدمت کر رہا ہے تو حقیقت یہ ہے کہ گزشتہ تین سالوں میں بیت المال اور زکوٰۃ و عشر کی مد میں رقم نہ ہونے کے برابر ہے اور کل رقم تو contingency اور تنخواہوں پر خرچ ہوئی ہے اور انہوں نے ان دونوں محکموں کو کوئی پیسے نہیں دیئے۔ میرا سوال پھر وہی ہے کہ جو رقم آپ غریبوں کی امداد کے لئے محکمہ کی وساطت سے دیتے ہیں تو اس محکمے کے پورے پنجاب کے ٹوٹل اخراجات اس امداد سے کم ہیں یعنی اخراجات زیادہ ہیں اور امداد کم ہے تو کیا اس محکمہ کے سرکاری ملازموں کی تنخواہیں، گاڑیاں، دفاتر، ٹوٹل contingency دی جانے والی اس ٹوٹل امداد سے کم ہے۔ منسٹر صاحب اس پر اپنی statement دیں کہ گزشتہ تین سالوں میں بیت المال اور زکوٰۃ کی مد میں ٹوٹل تقسیم ہونے والی رقم ملازمین کی تنخواہوں سے زیادہ ہے یا کم ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ کوئی آدمی ہمارے محکمہ کا ملازم نہیں ہے بلکہ سوشل ویلفیئر کی طرف سے ایک سیکرٹری ہے جو اپنے محکمہ سے تنخواہ لیتا ہے، جسے انتظامی اخراجات کی مد میں رکھے ہوئے تین فیصد میں سے اعزازیہ دیتے ہیں۔ انتظامی اخراجات کے لئے تین فیصد بجٹ allocate ہوتا ہے جسے پنجاب بیت المال کو نسل صرف سٹیشنری، ڈاک اور فوٹو سٹیٹ کے لئے خرچ کرتی ہے جبکہ تنخواہوں اور گاڑیوں کے لئے قطعاً استعمال نہیں ہوتا۔ معزز ممبر اگر کسی کو امداد دلوانا چاہتے ہیں تو تحریری طور پر مجھے درخواست دے دیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ وزیر موصوف سے کہنا چاہوں گا کہ وہ اپنے محکمے سے بریفنگ لیں کیونکہ اس سے اگلے سوال نمبر 4887 میں سٹاف کی تنخواہوں۔۔۔

معزز ممبران: ابھی اس سوال کا نمبر نہیں آیا اس لئے راجہ صاحب اس پر بات نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! یہ سوال آپ کا نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! مجھے بات تو کرنے دیں اور یہ اگر اس طرح کریں گے تو ہم بھی انہیں بات نہیں کرنے دیں گے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! میں نے ابھی اس سوال کا نمبر نہیں پکارا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں اور بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! مجھے پہلے سوال پکارنے دیں پھر آپ بات کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میری بات تو سنیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ تنخواہوں اور ٹی اے، ڈی اے کے لئے کوئی پیسے نہیں دیتے جبکہ یہاں تحریری طور پر درج ہے کہ تنخواہ اور ٹی اے، ڈی اے کے لئے ایک کروڑ 87 لاکھ 37 ہزار روپے دیئے گئے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ زبانی طور پر وزیر موصوف نے کہا ہے کہ اس مد کے لئے کوئی پیسے نہیں دیئے جاتے تو ایک کروڑ 87 لاکھ 37 ہزار روپے تنخواہ اور ٹی اے، ڈی اے کے لئے کیوں دیئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: راجہ صاحب! میں جب اس سوال پر آؤں گا تو ضرور پوچھوں گا۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میرا سوال پھر وہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نولاٹیا صاحب! وہ محکمہ اور ہے، آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال خواجہ محمد اسلام صاحب کا ہے۔

میاں نصیر احمد: on his behalf Question No 4887 جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے خواجہ محمد اسلام کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد کو زکوٰۃ کی مد میں ملنے والی رقم کی تفصیلات

*4887: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد کو سال09-2008 اور10-2009 کے دوران کتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں وصول ہوئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم تنخواہوں، ٹی اے/ڈی اے اور گاڑیوں کے پٹرول/مرمت پر خرچ ہوئی؟

(ج) کتنی رقم سرکاری افسران کے دفاتر کی تزئین و آرائش پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم کس کس ہسپتال کو فراہم کی گئی، ان کے نام اور رقم کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) کتنی رقم غرباء، مسکین، یتیموں اور بیواؤں میں تقسیم کی گئی؟

(و) کیا ان سالوں کے دوران زکوٰۃ کی رقم کا آڈٹ ہوا تو کتنی رقم کی خُورد بُرد کا انکشاف ہوا اور کتنے سرکاری ملازمین و چیئرمین زکوٰۃ و عشر کے خلاف کیا کیا قانونی کارروائی ہوئی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع فیصل آباد کو09۔2008 کے دوران ماسوائے تعلیمی وظائف (فنی) اور انتظامی اخراجات، زکوٰۃ کی کسی بھی مد میں کوئی رقم موصول نہ ہوئی جبکہ سال10۔2009 کے دوران زکوٰۃ کی تمام مدات میں ضلع فیصل آباد کو فنڈز موصول ہوئے جن کی مد وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

سال09۔2008

مد	رقم
تعلیمی وظائف فنی	3کروڑ97لاکھ55ہزار26روپے
انتظامی اخراجات	1کروڑ45لاکھ83ہزار585روپے
میزان	5کروڑ43لاکھ38ہزار611روپے

سال10۔2009

مد	رقم
گزارہ الاؤنس	4کروڑ51لاکھ84ہزار957روپے
ہیلتھ کیئر	45لاکھ18ہزار496روپے
شادی گرانٹ	60لاکھ24ہزار759روپے
تعلیمی وظائف (جنرل)	ایک کروڑ35لاکھ55ہزار488روپے
تعلیمی وظائف (دینی مدارس)	60لاکھ24ہزار686روپے
تعلیمی وظائف فنی	4کروڑ52لاکھ43ہزار460روپے
انتظامی اخراجات	ایک کروڑ16لاکھ4ہزار233روپے
میزان	13کروڑ21لاکھ56ہزار79روپے

(ب) ان سالوں کے دوران زکوٰۃ فنڈ سے زکوٰۃ پیڈ سٹاف کی تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے پر ایک کروڑ87لاکھ 37ہزار552روپے خرچ ہوئے جس کی سال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

مد	2008-09	2009-10
تنخواہ ڈویژنل آڈٹ سٹاف	2لاکھ86ہزار117روپے	2لاکھ83ہزار362روپے
تنخواہ ضلعی زکوٰۃ پیڈ سٹاف	84لاکھ98ہزار205روپے	95لاکھ83ہزار298روپے
ڈی اے	37ہزار580روپے	48ہزار990روپے
میزان	88لاکھ21ہزار902روپے	99لاکھ15ہزار650روپے

نوٹ: ان سالوں کے دوران زکوٰۃ فنڈ سے ضلعی زکوٰۃ کمیٹی فیصل آباد نے ٹی اے اور گاڑیوں کے پٹرول/مرمت پر کوئی رقم خرچ نہیں کی۔

(ج) زکوٰۃ کی رقم سرکاری افسران کے دفاتر کی تزئین وآرائش پر خرچ نہیں کی جاسکتی لہذا مذکورہ سالوں میں زکوٰۃ کی رقم سے کسی بھی قسم کی تزئین وآرائش کے لئے زکوٰۃ فنڈز خرچ نہیں کئے گئے۔

(د) سال09۔2008 میں مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ نے صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کو کسی بھی ہسپتال (صوبائی) کے لئے فنڈز فراہم نہیں کئے تھے۔ ہاں البتہ سال 10۔2009 کے دوران ضلعی زکوٰۃ کمیٹی فیصل آباد کو صحت کی مد میں45لاکھ 18ہزار496روپے کی رقم جاری کی گئی ہے۔ جس میں سے تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال سمندری کو مبلغ ایک لاکھ 64ہزار250روپے جاری کئے گئے ہیں۔ باقی تحصیل ہسپتالوں میں ضلع زکوٰۃ کمیٹی کی مدت کار ختم ہونے کی وجہ سے فنڈز کا اجراء نہ ہو سکا۔

(ہ) مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ نے صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کو سال 09۔2008 کے دوران ماسوائے تعلیمی وظائف (فنی) و انتظامی اخراجات، زکوٰۃ کی دیگر مدات میں کوئی فنڈ جاری نہیں کئے لہذا صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ نے غرباء، مساکین، اور بیواؤں کے لئے فنڈ جاری نہیں کئے۔ سال 10۔2009 کے دوران ضلعی زکوٰۃ کمیٹی فیصل آباد نے جن مدات میں زکوٰۃ فنڈز جاری کئے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

جاری کردہ رقم

مد	2008۔09	2009۔10
صحت	0	1لاکھ 64ہزار 250روپے
تعلیمی وظائف (فنی)	3کروڑ 97لاکھ 55ہزار 26ہزار	4کروڑ 52لاکھ 43ہزار 460روپے
میزان	3کروڑ 97لاکھ 55ہزار 26ہزار	4کروڑ 54لاکھ 7ہزار 710روپے

(و) مالی سال 09۔2008 کے لئے ضلع زکوٰۃ فنڈ اور فنی تربیت کے ایک ادارے (ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد مین کیمپس) کا آڈٹ ہوا۔ دوران آڈٹ رقم کی خُورد بُرد کا کوئی انکشاف نہیں ہوا۔ سال 10۔2009 میں ابھی اخراجات اور حسابات مکمل نہیں ہوئے لہذا قبل از وقت آڈٹ ممکن نہیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ "ضلع فیصل آباد کو 2008-09 کے دوران ماسوائے تعلیمی وظائف اور انتظامی اخراجات زکوٰۃ کسی بھی مد میں کوئی رقم وصول نہ ہوئی ہے" حالانکہ اس سے پہلے کے سوالات میں بھی یہی بتایا گیا ہے کہ "ڈیڑھ سال تک پنجاب کی دس کروڑ عوام کو زکوٰۃ و بیت المال کے پیسے نہیں مل سکے۔" میرا سوال یہ ہے کہ ضلع فیصل آباد میں 2008-09 کے دوران پیسے کیوں نہیں ملے اس کی کیا وجوہات ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس سوال کے ساتھ ساتھ راجہ صاحب کے سوال کا بھی جواب دیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): شکریہ۔ جناب سپیکر! جز (الف) کے حوالہ سے تعلیمی وظائف کے علاوہ کسی مد میں پیسے نہیں آئے تھے جس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ وہاں پر کمیٹیاں موجود نہیں تھیں اور کمیٹیوں کی موجودگی کے دوران مرکزی حکومت سے یہ فنڈز آتے تھے چونکہ کمیٹیاں موجود نہیں تھیں اس لئے مرکز سے پیسے نہیں آئے اور تقسیم بھی نہ ہو سکے۔

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ انجم صفدر: شکریہ۔ جناب سپیکر! اس سوال کے جز (د) میں پوچھا گیا تھا کہ " کتنی رقم کس ہسپتال کو فراہم کی گئی ہے، ان کے نام اور رقم کی تفصیل بتائیں" تو اس کے جواب میں ہے کہ "2008 میں چونکہ مرکز کی طرف سے صوبائی انتظامیہ کو فنڈز نہیں فراہم کئے گئے البتہ 10-2009 کے دوران ضلعی زکوٰۃ کمیٹی فیصل آباد کو صحت کی مد میں 45 لاکھ 18 ہزار 496 روپے کی رقم جاری کی گئی جس میں سے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال سمندری کو مبلغ ایک لاکھ 64 ہزار 250 روپے جاری کئے گئے اور باقی تحصیل ہسپتالوں میں زکوٰۃ کمیٹی کی مدت ختم ہونے کی وجہ سے فنڈز کا اجراء نہ ہو سکا" اگر ایک تحصیل سمندری کو ایک لاکھ 64 ہزار روپے دیئے گئے ہیں لیکن اس کے بعد 43 لاکھ روپے کی رقم تھی اس میں ہماری کتنی بدنصیبی ہے کہ کمیٹیوں کی مدت ختم ہو گئی ہے۔ میں پوچھتی ہوں کہ کمیٹیوں کی مدت کے دوران وہ رقم کیوں نہیں دی گئی، کیا وہاں پر غریب لوگ نہیں تھے، کیا مستحق لوگ وہاں پر علاج کے لئے نہیں آئے تھے؟ یہ ہماری کتنی بدنصیبی ہے کہ فیصل آباد کی آٹھ تحصیلیں ہیں لیکن مقررہ مدت کے دوران صرف ایک تحصیل کو پیسے دیئے گئے جبکہ باقی تحصیل ہسپتالوں میں اس مدت کے دوران پیسے کیوں نہیں دیئے گئے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ بات جو انہوں نے کی ہے اس کا جو جواب بنتا تھا وہ ہم نے دے دیا ہے اور باقی کا اس لئے نہیں دیا گیا چونکہ وہاں پر بھی یہ رقم آئی تھی لیکن جو وہاں کے چیئرمین تھے ان کی مدت مکمل ہو چکی تھی جس کی وجہ سے یہ رقم تقسیم نہیں ہو سکی۔ میں ان کی اور House کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تمام رقم ہمارے پاس موجود ہے اور ہماری ڈسٹرکٹ کمیٹیاں بن گئی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، یہ رقم lapse تو نہیں ہو گئی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ رقم lapse نہیں ہوئی، ان کمیٹیوں کو دے دی جائے گی۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! جیسے منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ مرکز سے ڈیڑھ سال تک فنڈز کی availability نہیں ہو سکی جس کی وجہ سے فیصل آباد میں غرباء، مسکینوں اور بیواؤں کے لئے جو فنڈز تھے وہ جاری نہیں کر سکے۔ میرا منسٹر صاحب سے سوال ہے کہ جو پیسے حکومت پنجاب کو اس مد میں آنے تھے اُن کی مکمل ادائیگی مرکز سے صوبے کو ہو چکی ہے یا نہیں ہوئی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! جس عرصہ کے دوران کمیٹیاں نہیں تھیں اُن کے فنڈز نہیں آئے۔ اُس کے بعد جو کمیٹیاں بن چکی ہیں اس میں حکومت پنجاب کے حصے کی جو رقم زکوٰۃ و عشر کے سلسلے میں بنتی ہے وہ تمام رقم ہمارے پاس موجود ہے، کچھ فنڈز کا اجراء کر دیا گیا ہے اور کچھ ہمارے پاس reserve ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! تقریباً سات بلین روپے کی رقم بنتی ہے جو نہیں لی گئی، ڈیڑھ سال میں کمیٹیاں نہیں تھیں لیکن اُن کے پیسے تو حکومت پنجاب کے پاس آنے تھے لہذا وہ کیوں نہیں لئے گئے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! جب کمیٹیاں نہیں تھیں اُس وقت پیسے نہیں ملے لیکن جب کمیٹیاں وجود میں آ گئیں تو حکومت پنجاب کے حصے کے مطابق تمام رقم ہمیں مل چکی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اُن کو وہ رقم مل چکی ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، مولانا صاحب! اس پر آخری ضمنی سوال ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میرا وزیر موصوف سے سوال یہ ہے کہ کیا ضلعی کمیٹیاں ضلعی چیئرمین زکوٰۃ کمیٹی کے بغیر زکوٰۃ تقسیم کر سکتی ہیں یا نہیں، اگر ضلعی چیئرمین زکوٰۃ کا ہونا ضروری ہے تو کب تک اُن کو تعینات کیا جائے گا؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ پوچھ رہے ہیں کہ کمیٹیاں کب تک بن جائیں گی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس میں طریق کار یہی ہوتا ہے کہ ضلعی زکوٰۃ کمیٹیاں تشکیل دے دی جائیں پھر ہی اس کی تقسیم ہوتی ہے۔ کمیٹیاں ابھی بنی نہیں تھیں اس لئے ہم اس کے لئے سپیشل اجازت لے سکتے ہیں۔ اس لحاظ سے ہم نے صوبائی زکوٰۃ کونسل سے کچھ مدات میں اجازت لے لی ہے جس کی تقسیم شروع کر دی گئی ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اب اس پر مزید سوال نہیں ہو گا۔ اگلا سوال محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر پکاریں۔

محترمہ زوبیہ رباب ملک: سوال نمبر 1691 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا میں بیت المال کی رقم کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*1691: **محترمہ زوبیہ رباب ملک:** کیا وزیر بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا کو سال 2006-07 اور 2007-08 کے دوران بیت المال پنجاب کی طرف سے سال وار کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران تحصیل بھلوال کو کتنی رقم فراہم کی گئی، تفصیل سال وار فراہم کریں؟

(ج) تحصیل بھلوال میں ان سالوں کے دوران یہ رقم کن کن مدوں پر خرچ ہوئی؟

(د) تحصیل بھلوال میں محکمہ بیت المال کے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(ہ) ان ملازمین کو کیا کیا سہولیات حکومت کی طرف فراہم کی گئی ہیں؟

وزیر بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) پنجاب بیت المال کی جانب سے ضلعی بیت المال کمیٹی سرگودھا کو سال 2006-07 اور سال 2007-08 میں مندرجہ ذیل رقم فراہم کی گئی:۔

سال 2006-07	سال 2007-08	کل رقم
4,956,961/-	2,263,654/-	7,220,615/-

(ب) پنجاب بیت المال کی جانب سے فنڈز ضلع کی سطح پر فراہم کئے جاتے ہیں جن کو مزید تحصیل وار تقسیم نہیں کیا جاتا البتہ ضلع میں تمام تحصیلوں کی جانب سے موصول شدہ مستحقین کی درخواستوں پر ضلعی کمیٹی کے ممبران کی سفارش اور انکوائری رپورٹ کے مطابق اجلاس میں منظوری یا نامنظوری کا فیصلہ کیا جاتا ہے تاہم تحصیل بھلوال میں اس عرصہ کے دوران درخواست دہندگان نے درج ذیل رقوم وصول کیں۔

سال 2006-07	2007-08	کل رقم
690500/-	108000/-	798500/-

(ج) سال07۔2006 اور سال08۔2007 میں تحصیل بھلوال میں مندرجہ ذیل مدوں میں رقم تقسیم کی گئی۔

نمبر شمار	تفصیل ہیڈ	سال2006-07	سال2007-08	کل رقم
1	انفرادی مالی امداد	220,500/-	54,000/-	274,500/-
2	جہیز فنڈ	140,000/-	30,000/-	170,000/-
3	تعلیمی وظیفہ	330,000/-	24,000/-	354,000/-
	ٹوٹل	690,500/-	108,000/-	798,500/-

(د) تحصیل بھلوال میں پنجاب بیت المال کا کوئی دفتر نہ ہے اور نہ ہی وہاں پر کوئی ملازم تعینات ہے صرف سرگودھا میں ایک ہی ضلعی دفتر ہے۔

(ہ) تحصیل بھلوال میں محکمہ بیت المال کا ملازم نہ ہے جس کے لئے سہولت بھی نہ ہے۔بیت المال کا دفتر ضلعی ہیڈ کوارٹر پر واقع ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ زوبیہ رباب ملک: جناب سپیکر!اس سوال کی تاریخ وصولی 2008 ہے جبکہ جواب کی وصولی 2009 ہے اس لئے مجھے اس کا update status پتا کرنا ہے کہ کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی،منسٹر صاحب!محترمہ اس کا latest status پوچھ رہی ہیں؟

وزیر بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر!جواب میں جو لکھا ہے ابھی بھی still وہی status ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی،فرمائیں!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!ایک تو میں معزز منسٹر صاحب کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ وہ اتنی خراب طبیعت ہونے اور hospitalize ہونے کے باوجود یہاں پر تشریف لائے ہیں جو خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ میں معزز منسٹر صاحب سے یہ request کرنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے ایک سال پہلے اس floor پر اسی محکمے کے جواب دیتے وقت House میں assurance دی تھی کہ کمیٹیاں بن جائیں گی اور چیئرمینوں کی نامزدگی ہو جائے گی۔ میری اطلاع کے مطابق سیاسی وجوہات کی بنیاد پر چیئرمین تعینات نہیں کئے گئے۔ ان کے پاس ان کے account میں چالیس کروڑ روپے کے قریب امدادی فنڈ موجود ہے جو تمام ضلعی کمیٹیوں سے سیلاب کے لئے بھی منگوایا گیا تھا۔ دس کروڑ روپے اس

سال کی مد میں بھی ان کو ملے ہیں لیکن منسٹر صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ current status بھی ہمارا یہی ہے۔ ہمارے جو امین بیت المال صاحب ہوتے ہیں یہ اُن کی discretion ہوتی ہے کہ وہ چیئر مینوں کا انتخاب کریں۔ کیا منسٹر صاحب مجھے یہ بتائیں گے کہ امین صاحب کے ہوتے ہوئے ان چیئر مینوں کی لسٹیں وزیر اعلیٰ سیکر ٹریٹ سے ان کے محکمے کو کیوں موصول ہوئیں اور وہاں پر چیئر مین کو نسل نے resignation کیوں دیا کیونکہ ان کا محکمہ یہ کہتا ہے کہ تین سال پہلے جو بات تھی آج بھی وہی جواب ہے۔ یہ بتایا جائے کہ چیئر مینوں کا انتخاب کیوں نہیں کیا گیا؟ یہی وجہ ہے کہ اب ہماری کمیٹیاں اس قابل نہیں ہیں کہ وہ لوگوں کو facilitate کر سکیں۔ جب امین بیت المال موجود ہیں تو وزیر اعلیٰ سیکر ٹریٹ میں ڈاکٹر توقیر شاہ صاحب کو یہ اختیار کس نے دیا کہ وہ چیئر مین کی لسٹیں ان کے محکمے کو بھجوائیں، محکمے کو dictation دیں اور کون سی پالیسی کے تحت ان کا محکمہ یہ کر رہا ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! اس کا جواب لیتے ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: محترمہ! میری بات سنیں۔ یہ جو آپ اپنے ہاتھ سے ڈیسک بجاتی ہیں یہ تو ٹھیک ہے لیکن ایجنڈے کے ساتھ ڈیسک بجانا ٹھیک نہیں ہے۔ ایجنڈے کو ڈیسک بجانے کے لئے استعمال نہ کیا کریں، اس پر میں آپ کا شکر گزار ہوں گا۔ جی، منسٹر صاحب! اس کا جواب دیں۔

وزیر بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! میری بہن نے واقعی بڑی معقول بات پوچھی ہے۔ پچھلے سال میں نے کہا تھا کہ ڈی سی او صاحبان سے ہم نے نام مانگے تھے بلکہ بیت المال کے امین صاحب نے مانگے تھے جس حوالے سے نام آئے اور انہیں جب scrutinize کیا گیا تو اس میں انہیں تھوڑا شک تھا کہ شاید یہ لوگ ٹھیک نہیں ہیں۔ اسی طرح اب جو نام فائنل اور scrutinize ہو چکے ہیں وہ پچیس اضلاع کے ہیں باقی چند اضلاع رہتے ہیں۔ جس طرح میری بہن نے کہا بالکل اُسی طرح امین بیت المال ہی اس کو فائنل کریں گے اور اُسی پر عمل ہو گا۔ محترمہ نے دوسری بات کی کہ جب وہ کمیٹیاں فعال ہوں گی تو انشاء اللہ اس وقت جو پیسا اُن ضلعی کمیٹیوں کے پاس موجود ہے وہ بھی تقسیم ہو گا۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں on the floor of the House یہ کہتی ہوں کہ میری یہ جرأت نہیں ہے کہ میں یہ کہوں کہ منسٹر صاحب کا جواب غلط ہے لیکن میں اس سے بالکل

satisfied نہیں ہوںbecause I have seen that list myselfوہ لسٹ وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ سے ڈاکٹر توقیر شاہ صاحب کی طرف سے اِن کو موصول ہوئی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: اس سوال کا فائدہ کچھ نہیں ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں House میں کھڑے ہو کر وثوق کے ساتھ یہ بات کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، irrelevant بات کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

محترمہ سیمل کامران: میں وثوق کے ساتھ کہہ رہی ہوں کہ یہ اس کو اپنے محکمے سے verify کریں پھر اس floor پر کوئی statement دیں کیونکہ منسٹر صاحب کی پہلے بہت ساری assurance motions due ہیں جو جناب کی وجہ سے آج تک House میں نہیں آئیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

محترمہ سیمل کامران: ابھی بھی میں جناب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ میرے سوال کا جواب وہیں پر ہے کہ یہ discretion امین بیت المال کی ہوتی ہے؟

رائے محمد شاہجہان خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ سے پیچھے بڑی دیر سے صاحب کھڑے ہیں، ذرا اُن کو بات کرنے دیں۔

رائے محمد شاہجہان خان: جناب سپیکر! یہ ہمارے ضلع کا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا تو ضلع چلا گیا ہے۔ چلیں، میں آپ کو ٹائم دے دوں گا لیکن اِن کے بعد دوں گا۔ منسٹر صاحب! ذرا ان کو تفصیل سے بتا دیں۔

وزیر بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! میں اپنی بہن کو یقین دلاتا ہوں کہ اب انشاءاللہ زیادہ delay نہیں ہوگا۔ یہ کام اب شروع ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ چوتھا بجٹ ہے لیکن کچھ بھی نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: جی، آپ فکر نہ کریں۔ ہم بھی دیکھ رہے ہیں۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانامنور حسین المعروف رانامنور غوث خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے فرمایاہے کہ ڈی سی او سے ہم نے لسٹیں منگوائی ہیں وہ بیت المال کے امین کے پاس آ گئی ہیں اور وہاں پر scrutiny ہو رہی ہے۔ مجھے صرف یہ criteria بتادیں کہ کس criteria کے تحت، کیا تعلیمی معیار مقرر کیا گیاہے، کیا سماجی خدمات مقرر کی گئی ہیں، اُس بندے کا کیا criteria ہے جس کو آپ ممبر بیت المال بنا رہے ہیں اور میرا وزیر موصوف سے یہ بھی ضمنی سوال ہے کہ پچھلے تین سالوں سے بیت المال اور ڈسٹرکٹ کمیٹیاں functional نہیں ہیں، ان تین سالوں میں اضلاع میں بیت المال کمیٹیاں بنائی ہی نہیں گئیں۔ مجھے اس کا بھی جواب دیں کہ کیا یہ اتنا لمبا process تھا جو ابھی تک ہمارے امینِ بیت المال final ہی نہیں کر سکے ؟

جناب سپیکر: جی، وزیر بیت المال!

وزیر بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! یہ جو پیریڈ لمبا ہوا ہے، تب ہم اور پیپلز پارٹی کے دوست اکٹھے تھے، Coalition Government تھی ان کی مداخلت بھی تھی اور کچھ وہاں کی کوتاہی بھی تھی یہ late ہوا لیکن اب میں نے عرض کیا ہے کہ انشاء اللہ یہ چند دِنوں تک final ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، وہ جلدی کر رہے ہیں۔

وزیر بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): دوسری بات جو انہوں نے کہی اگر ایک دفعہ پھر مجھے بتا دیں تو میں وضاحت کر دوں گا۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بجا فرمایا ہم Coalition Government میں تھے مگر میں پچھلے تین سالوں میں اس چیز کی شہادت دے سکتاہوں کہ پیپلز پارٹی کے کسی ایم پی اے نے سرگودھا سے کبھی یہ نہیں کہا کہ ہمارا بیت المال کا چیئرمین بنایا جائے یا ہمارا زکوٰۃ و عشر کمیٹی کا چیئرمین لگائیں۔ ہم نے آج تک کبھی چیف منسٹر کو یا کسی پارلیمانی لیڈر کو یہ نہیں کہا۔

جناب سپیکر: جی، آپس کی بات ہو رہی ہے۔

رانامنور حسین المعروف رانامنور غوث خان: پاکستان پیپلز پارٹی نے آج تک کبھی منسٹر صاحب کو stress نہیں کیا کہ ہمارا بیت المال یا زکوٰۃ و عشر کمیٹی کا چیئرمین لگائیں۔

جناب سپیکر: محترم! اب آپ تشریف رکھیں۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! اگلے بھی دو سال ان کا کوئی ارادہ نہیں ہے کیا یہ غریبوں کو مارنا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، انہوں نے ارادہ ظاہر کر دیا ہے کہ ہم بہت جلد کر رہے ہیں۔ جی، رائے صاحب! اب آپ کا سوال ہے۔

وزیر بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! میں ان کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بس اب چھوڑیں۔ اُن کا سوال سُنیں۔ جی، رائے صاحب!

رائے شاہجہان احمد بھٹی: جناب سپیکر! میرا وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ فیصل آباد کے سوال کا جواب جو آیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ اس سوال کو نہ چھیڑیں، اب ہم آگے چلے گئے ہیں۔

رائے شاہجہان احمد بھٹی: ٹھیک ہے۔ جناب سپیکر! ان کا کہنا ہے کہ تمام ضلعوں میں کمیٹیاں موجود نہیں ہیں۔ کیا وزیر موصوف یہ جواب دینا پسند کریں گے کہ کچھ ضلعوں میں جہاں ان کے اتحادی موجود ہیں وہاں پر کمیٹیوں کے نہ ہوتے ہوئے کس طرح سے یہ رقم دی گئی ہے؟ جیسے علی حیدر نور خان نیازی صاحب کے سوال کے جواب میں میانوالی میں ایک کروڑ 60 لاکھ روپے اور 93 لاکھ 24 ہزار روپے دیئے گئے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ وزیر صاحب کی وزارت کا کوئی discriminatory attitude ہے کہ جہاں ان کے اتحادی موجود ہیں وہاں تو فنڈز دے دیئے جاتے ہیں اور جہاں پر اتحادی پارٹی کے ایم پی اے موجود نہیں ہیں وہاں پر فنڈز نہیں دیئے جاتے، یہ وضاحت فرمائیں کہ یہ discrimination کیوں ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ اس کا جواب دینا چاہتے ہیں؟

وزیر بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! یہ جو گفتگو فرما رہے ہیں یہ اس سوال سے متعلق ہے ہی نہیں۔ جب اُن کے سوال کا نمبر آئے گا تب میں اس بارے میں کچھ کہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال علی حیدر نور خان نیازی صاحب کا ہے۔ جی، علی حیدر نور خان نیازی!

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 5701 ہے، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سال 10-2009، زکوٰۃ کی مد میں رکھی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*5701: **جناب علی حیدر نور خان نیازی:** کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حکومت پنجاب نے بجٹ 10۔2009 میں غریب مستحقین کو زکوٰۃ دینے کے لئے کتنی رقم رکھی؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے لئے ضلع میانوالی کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ج) مذکورہ ضلع میں کتنے لوگوں کو مستقل بنیادوں پر زکوٰۃ باقاعدگی کے ساتھ دی جارہی ہے اور کتنی کتنی؟

(د) پی پی۔45 میانوالی میں کتنے لوگوں کو کتنی کتنی زکوٰۃ کس کس مد میں فراہم کی گئی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) حکومت پنجاب زکوٰۃ فنڈ کا بجٹ مختص نہیں کرتی بلکہ مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ صوبوں کے لئے بجٹ مختص کرتی ہے۔ مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ نے سال 10۔2009 کے بجٹ میں صوبہ پنجاب کے لئے 3۔ارب 11 کروڑ 55 لاکھ 62 ہزار 984 روپے کی رقم مختص کی، جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 10۔2009 کے دوران ضلع میانوالی کو فراہم کردہ رقم کی مدوار تفصیل حسب ذیل ہے:

مد	رقم
گزارہ الاؤنس	87 لاکھ 93 ہزار 244 روپے
تعلیمی وظائف	26 لاکھ 37 ہزار 973 روپے
دینی مدارس	11 لاکھ 72 ہزار 437 روپے
ہیلتھ کیئر	8 لاکھ 79 ہزار 324 روپے
جہیز فنڈ	11 لاکھ 72 ہزار 452 روپے
تعلیمی وظائف (فنی)	1 کروڑ 28 لاکھ 90 ہزار 439 روپے
میزان	2 کروڑ 75 لاکھ 45 ہزار 869 روپے

(ج) ضلع میانوالی میں سال 10۔2009 میں دینی مدارس، تعلیمی وظائف (فنی)، شادی گرانٹ اور ہیلتھ کیئر کی مدات سے مستحقین کو مالی امداد کا اجراء کیا گیا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

مدات	جاری کردہ رقم	تعداد مستحقین
دینی مدارس	11لاکھ 72ہزار 437روپے	749
تعلیمی وظائف (فنی)	1کروڑ 28لاکھ 90ہزار 181روپے	1444
شادی گرانٹ	11لاکھ 70ہزار	117
ہیلتھ کیئر	8لاکھ 50ہزار 450روپے	179
میزان	ایک کروڑ 60لاکھ 83ہزار 68روپے	2489

(د) سال 10۔2009 کے دوران پی پی۔45 میانوالی میں تقسیم کردہ زکوٰۃ کی رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

مد	جاری کردہ رقم	تعداد مستحقین
ہیلتھ کیئر	8لاکھ 50ہزار 450روپے	179
تعلیمی وظائف (فنی)	73لاکھ 87ہزار 5سو روپے	445
دینی مدارس	8لاکھ 47ہزار 34روپے	536
شادی گرانٹ	2لاکھ 40ہزار روپے	24
میزان	93لاکھ 24ہزار 984روپے	1184

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں یہ پوچھا تھا کہ "حکومت پنجاب نے بجٹ 10۔2009 میں غریب مستحقین کو زکوٰۃ دینے کے لئے کتنی رقم رکھی؟" اس کے جواب میں انہوں نے بتایا ہے کہ "3۔ارب 11کروڑ 55لاکھ 62ہزار 984روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔" میرا وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ اس میں سے کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ علی نور نیازی صاحب نے بالکل جواب پڑھا ہی نہیں ہے۔ اس میں پہلی بات تو یہ ہے کہ پنجاب حکومت رقم مختص نہیں کرتی۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ پنجاب حکومت نے کتنی رقم خرچ کی ہے؟ مجھے پتا ہے کہ مرکزی زکوٰۃ کونسل آپ کو بجٹ مرتب کر کے دیتی ہے اور آپ ذرا جواب بھی پڑھ لیں کہ "حکومت پاکستان نے صوبہ پنجاب کے لئے 3۔ارب 11کروڑ 55لاکھ 62ہزار 984روپے کی رقم مختص کی ہے۔" میرا سوال یہ ہے کہ کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس میں سے جو رقم ضلع میانوالی میں 10-2009 میں خرچ کی گئی ہے اس میں دینی مدارس، تعلیمی وظائف، شادی گرانٹ اور ہیلتھ کیئر کی مدات میں اجراء کیا گیا ہے۔ دینی مدارس کے لئے 11 لاکھ 72 ہزار 437 روپے جو کہ 749 مستحقین بنتے ہیں۔ تعلیمی وظائف (فنی) کے لئے 1 کروڑ 28 لاکھ 90 ہزار 181 روپے یہ 1444 لوگ بنتے ہیں۔ شادی گرانٹ کے لئے 11 لاکھ 70 ہزار روپے بنتے ہیں اس کے لئے 117 مستحقین ہیں۔ ہیلتھ کیئر کے لئے 8 لاکھ 50 ہزار 450 روپے یہ 189 لوگ بنتے ہیں۔ اس کا میزان ایک کروڑ 60 لاکھ 83 ہزار 68 روپے ہے۔ یہ ان کے ضلع کے لئے دیئے گئے ہیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں نے پورے پنجاب کے لئے پوچھا تھا، وزیر صاحب نے میانوالی کی بات کی ہے۔ جز (ب) پر میرا وزیر موصوف صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے جواب دیا ہے کہ صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کی قسط انہیں موصول ہو چکی ہے اور عدم تشکیل کی وجہ سے رقم تقسیم نہیں ہوئی اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ لوکل زکوٰۃ کمیٹیاں یکم مئی 2010 سے کام شروع کریں گی جو مئی 2010 کے اختتام تک مکمل ہو جائے گا۔ میرا وزیر صاحب سے سوال ہے کہ ایک سال گزر گیا اب تو مئی 2011 آنے والا ہے کیا یہ مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں تشکیل پا چکی ہیں، اگر نہیں پا چکی تو اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر: یہ آپ سُن نہیں رہے، وہ آپ کو بڑی دیر سے بتا رہے ہیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں ان کی دو تین چیزیں clear کر دوں۔ پہلی چیز تو یہ ہے کہ انہوں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پنجاب کے بارے میں بات کی ہے۔ جز (ب) میں یہ ضلع میانوالی پر چلے گئے ہیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! آپ جز (ب) پڑھ لیں اس میں یہ پوچھا گیا ہے کہ ضلع میانوالی میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): میں یہی تو کہہ رہا ہوں کہ جز (الف) میں یہ پنجاب کا پوچھ رہے ہیں اور جز (ب) میں یہ صرف میانوالی کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ پھر بھی میں دونوں کا جواب ان کو دینا چاہتا ہوں۔ پہلی چیز تو یہ ہے کہ پنجاب کے لئے جو 3۔ارب روپے رکھے گئے تھے اس میں سے پنجاب کو ایک ارب 36 کروڑ روپے ملے تھے۔ یہ 6 ماہ کی قسط آتی ہے اس میں سے 57 کروڑ 50 لاکھ ابھی تک خرچ ہو چکا ہے یہ میں پنجاب کے بارے میں ان کو بتانا چاہتا ہوں۔ میانوالی کے بارے میں، میں

نے پہلے ہی ان کو بتادیا ہے جو کہ جز(ج) میں ہے کہ ایک کروڑ60لاکھ 83ہزار68روپے دیئے گئے۔ اس کے علاوہ بھی اگر یہ کوئیinformation لینا چاہتے ہیں تو اس بارے میں، میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پنجاب کی پوری ذیلی کمیٹیوں کی تعداد 24ہزار 421ہے اور اس میں سے 21ہزار238ذیلی کمیٹیاں بن چکی ہیں۔اب جوانہوں نے پوچھا تھاوہ میں نے ان کو بتادیا ہے۔

جناب سپیکر:آپ نے سُن لیا ہے؟

جناب علی حیدر نور خان نیازی:جی۔

میاں نصیر احمد:جناب سپیکر!میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر:جی، میاں نصیر احمد صاحب!

میاں نصیر احمد:جناب سپیکر!یہاں پرچھ سات سوالات میں جہیز فنڈز کی مد میں پیسوں کا ذکر کیا گیا ہے جس میں2009-10میں ضلع میانوالی کے اندر 11لاکھ 72ہزار روپے ہیں اسی طرح یقیناًپورے پنجاب کے اندر جہیز فنڈز کی مد میں کروڑوں روپیہ دیا جاتا ہے۔ایک طرف تو ہم پنجاب میں جہیز کی لعنت کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو اس مد میں شادی گرانٹ کی تو سمجھ آتی ہے لیکن جہیز فنڈ جو کروڑوں روپے کی صورت میں ہم لوگوں کو دیتے ہیں کیا یہ مد ختم نہیں کی جاسکتی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر(ملک ندیم کامران):جناب سپیکر!1980میں مرکز نے یہ محکمہ بنایا تھااور اس کے بعد جو بھی معاملات طے کئے گئے تھے،قانون بناوہ سب مرکز میں ہوا تھا۔اب چونکہ devolutionکی وجہ سے یہ اٹھارہویں ترمیم کے تحت پنجاب کے پاس آگیا ہے۔ہم اس سلسلے میںamendmentsلارہے ہیں۔اسی اسمبلی میں اس سلسلے میں بات بھی ہوگی اور وہ بِل بھی پاس کیا جائے گا،اس پر قانون سازی بھی کررہے ہیں۔میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے بہت validبات کی ہے۔ابھی چونکہ ہم قانون سازی کے مراحل میں ہیں، پنجاب حکومت نے اس پر بِل پیش کرنا ہے تو بالکل یہ جو جہیز فنڈ کے سلسلے میں بات چل رہی ہے اس پر debate ہونی چاہئے یہ اپنی طرف سے تجاویز دے دیں تو اس پر بات ہوجائے گی اور اگر یہ بل پاس ہوجائے تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک:جناب سپیکر!میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر:جی،ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر محمد اختر ملک:جناب سپیکر!2009-10 کے متعلق بتایا گیا ہے کہ 3۔ارب 11 کروڑ 55 لاکھ 62 ہزار 984 روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ رقم lapsable ہے یا non lapsable ہے؟

جناب سپیکر:یہ بات میں نے خود ان سے پوچھ لی ہے اور انہوں نے بتادی ہے۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک:جناب والا!تین سالوں کی جو رقم اکٹھی ہوئی پڑی ہے۔۔۔

جناب سپیکر:وزیر موصوف صاحب!آپ معزز ممبر کی بات غور سے سنیں۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک:جناب والا!میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پچھلے تین سالوں سے زکوٰۃ فنڈ میں جو رقم اکٹھی ہوئی پڑی ہے اس کی distribution کا طریق کار کیا ہے، کیا وہ نئے لوگوں کو دیں گے یا صرف پرانے لوگوں کو ہی دیں گے اور اس میں کوئی اضافہ بھی کریں گے یا نہیں؟ یہ رقم lapsable ہے یا non lapsable اور وہ ساری رقم کتنی اکٹھی ہوئی پڑی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):جناب سپیکر!اس کا طریق کار یہ ہوتا ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ اس کو اکٹھا کرتی ہے اور اس کے بعد آبادی کے حساب سے ہر صوبے کو اس کا حصہ ملتا ہے۔ اس لحاظ سے 55.90 فیصد پنجاب کا حصہ بنتا ہے۔ جتنی رقم وہاں پر اکٹھی ہوتی ہے اس کے مطابق پنجاب کو اس کا حصہ دے دیا جاتا ہے۔ انہوں نے جو یہ فرمایا ہے کہ ساری رقم اکٹھی ہوئی پڑی ہے اس میں سے ایک سال کی تو ہمیں ملی ہی نہیں ہے۔ اس کے بعد کی جو رقم ہے وہ چھ ماہ بعد پنجاب level پر دی جاتی ہے اور پھر اس کو ہم آگے distribute کرتے ہیں۔ اس وقت جو رقم ہمارے پاس آئی ہوئی ہے یہ ساری یکمشت distribute نہیں کرتے بلکہ ہر چھ ماہ کے طریقے سے distribute کرتے ہیں۔ اب جو رقم ہمارے پاس آئی ہے وہ ہمارا چھ ماہ کا حصہ ایک ارب 2 کروڑ روپے بنتا ہے۔ اس لحاظ سے ہمارے پاس تین قسطیں موجود ہیں اور ہر چھ ماہ کے بعد اس کی distribution کی جائے گی۔

محترمہ آمنہ الفت:جناب والا!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر:محترمہ!ڈاکٹر اسد معظم آپ کے پیچھے بڑی دیر سے کھڑے ہیں پہلے ان کی بات سننے دیں۔

ڈاکٹر اسد معظم:جناب والا!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب ہم رقم کو consider کرتے ہیں تو financial year کو consider کرتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ ہر سال رمضان کے مہینے میں banks کے accounts سے زکوٰۃ کاٹی جاتی ہے اور پھر اس کے بعد financial year کو دو پر تقسیم

کر کے provinces کو دی جاتی ہے۔اب financial year کے شروع ہونے میں صرف ایک مہینہ رہ گیا ہے کیونکہ جون کا مہینہ بجٹ کا ہے۔یہ فرمارہے ہیں کہ اس وقت تک زکوٰۃ کمیٹیاں نہ ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ کی ترسیل نہیں ہو سکی۔ایک ماہ بعد وہ funds lapse ہو جائیں گے۔میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ غریب عوام، بیواؤں، مسکینوں کا کیا قصور ہے جن پر وہ رقم نہیں پہنچ پائے گی اور اس کی ترسیل کے لئے ایک ماہ میں کیا بندوبست کر رہے ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں تین چار دفعہ یہ بتا چکا ہوں۔ میرے فاضل دوست نے میری بات کو شاید سنا نہیں ہے کہ یہ funds lapse نہیں ہوں گے۔اُس وقت یہ funds lapse ہوتے تھے جب یہ محکمہ فیڈرل گورنمنٹ کے پاس ہوتا تھا۔

ڈاکٹر اسد معظم: جناب والا! یہ فرمارہے ہیں کہ یہ funds lapse نہیں ہوں گے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ تو ان کا محکمہ ہی نہیں ہے۔سال کے آخر میں تمام محکموں کے جو فنڈز بچ جاتے ہیں وہ محکمہ خزانہ کے پاس واپس چلے جاتے ہیں اور محکمہ خزانہ ان کو re-issue کرتا ہے۔ یہ اس House کو کیا گارنٹی دیتے ہیں کہ یہ funds lapse نہیں ہوں گے اور پچھلے تین سال کے جو funds ہیں ان کو کیسے استعمال کریں گے؟ یہ on the floor of the House ہمیں یقین دہانی کرادیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں اس بات کی یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ یہ funds lapse نہیں ہوں گے۔اٹھارہویں ترمیم کے بعد یہ lapsable نہیں رہے یہ ہمارے پاس رہیں گے اور میں ان کو guarantee دیتا ہوں اور on the floor of the House اس بات کی یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ یہ انشاءاللہ lapse نہیں ہوں گے۔ دوسرا یہ جو بار بار کہہ رہے ہیں کہ funds تقسیم نہیں ہوئے۔ میانوالی کا ہی دیکھ لیں کہ ایک کروڑ 60 لاکھ تو میانوالی میں تقسیم ہو چکے ہیں۔یہ کیسے کہہ رہے ہیں کہ تقسیم نہیں ہوئے، اگر آپ پنجاب level پر دیکھیں تو 57 کروڑ اس وقت تک ہم دے چکے ہیں۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: مستی خیل صاحب! آپ تشریف رکھیں۔جناب یٰسین سوہل!

جناب محمد یٰسین سوہل: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ دینی مدارس کی مد میں جو رقم دی جاتی ہے اس کی تفصیل کیا ہے اور یہ کس لئے دی جاتی ہے، کیا یہ صرف علماء کو خوش کرنے کے لئے دی جاتی ہے یا اس کا proper استعمال ہوتا ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! فاضل ممبر نے جو سوال کیا ہے میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ دینی مدارس کو جو رقم دی جاتی ہے یہ علماء کو خوش کرنے کے لئے نہیں دی جاتی بلکہ جیسا کہ ہم نے دیگر مدات کے لئے رقم مختص کی ہوئی ہے ویسے ہی ان کے لئے بھی ہے۔ جو بچے پرائمری سے لے کر ایم اے کی classes تک مستحق ہیں ہم سب کو دیتے ہیں۔ اسی طرح فنی تعلیم کے لئے بھی رقم دیتے ہیں۔ دینی مدارس میں جن کو یہ رقم دی جاتی ہے وہ باقاعدہ رجسٹرڈ ہوتے ہیں اور رجسٹریشن کی بھی شرط یہ ہے کہ ہمارے محکمہ ہوم سے ان کی clearance جاری ہونی چاہئے۔ اس کے بعد بچوں کی تعداد کے مطابق ان کو facilitate کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ میں یہ بھی بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ وہاں کا نصاب اور طریق کار واضح کیا جاتا ہے اور اس کے بعد اس کی رجسٹریشن کی جاتی ہے۔ اس کے بعد ان کو رقم دی جاتی ہے تاکہ کتابوں اور رہائش کے لئے ان کو facilitate کیا جا سکے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! میرا ابھی اس پر ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: اس سوال پر کتنے ضمنی سوال کریں گے اور اب تک کتنے ضمنی سوال ہو گئے ہیں؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! آپ نے سب کو اجازت دی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، میں نے سب کو اجازت نہیں دی۔ اب آپ مہربانی کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب والا! اگر اجازت ہو تو میں بھی عرض کروں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ مہربانی!

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! اگر اجازت دے دیں تو آپ کی مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: سوال تو آپ کا نہیں ہے، آپ کی مرضی ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ زکوٰۃ و عشر سے تعلیمی اداروں میں جن بچوں کو وظیفہ دیا جاتا ہے اس کا طریق کار کیا ہے، کیا وہ پیسے محکمہ براہ راست ان بچوں کو دیتا ہے یا تعلیمی ادارے کے مالک کے اکاؤنٹ میں جاتے ہیں؟

چودھری علی اصغر منڈا(ایڈووکیٹ):جناب والا!میں گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر:منڈا صاحب!آپ خاموشی اختیار کریں،وہ خود جواب دے لیں گے آپ ایسا نہ کریں۔

چودھری علی اصغر منڈا(ایڈووکیٹ):جناب والا!محترمہ تقریر تو نہ کریں۔

جناب سپیکر:آپ تشریف رکھیں۔میں سن رہا ہوں،اس کا فیصلہ کرنا میرا کام ہے۔

محترمہ آمنہ الفت:جناب سپیکر!میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ تعلیمی اداروں کو جو وظائف دیئے جاتے ہیں وہ تعلیمی اداروں کے مالک کے اکاؤنٹ میں جاتے ہیں اور وہ خود distribute کرتے ہیں یا محکمہ خود جا کر بچوں میں distribute کرتا ہے،اگر تعلیمی ادارے کے مالک کے اکاؤنٹ میں پیسے جاتے ہیں تو اس پر کیا check and balance ہے؟

جناب سپیکر:آپ ان کو تسلی سے جواب دیں تاکہ دوبارہ ضمنی سوال نہ ہو سکے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر(ملک ندیم کامران):جناب سپیکر!اس کا طریق کار میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ادارے کو پتا ہوتا ہے کہ اس ادارے کے لئے اتنا فنڈ ہم نے مختص کیا ہوا ہے۔وہاں پر اگر کسی بچے نے داخلہ لینا ہے تو اس ادارے سے وہ form collect کرتا ہے اور اس کے بعد وہ اس پر اپنے کوائف لکھتا ہے اس کے بعد اپنے محلے کی زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین اور ممبران کو اپنے کوائف پیش کرتا ہے وہ اس کی verification کرتے ہیں کہ آیا یہ طالب علم مستحق ہے اس کو وظیفہ ملنا چاہئے یا نہیں؟جب وہاں سے verification ہو جاتی ہے تو پھر وہ اپنا فارم پرنسپل صاحب یا ہیڈ ماسٹر صاحب کے پاس submit کرتا ہے۔اب اس کے بعد کا طریق کار بھی میں بتانا چاہتا ہوں۔وہاں پر بھی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے ضلعی چیئرمین اس کا ممبر ہوتا ہے اس کے علاوہ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کا ممبر بھی اس کمیٹی کا ممبر ہوتا ہے۔اس کے علاوہ وہاں کا پرنسپل بھی اس کمیٹی کا ممبر ہوتا ہے اس کے علاوہ ایک سینئر ٹیچر بھی اس کمیٹی کا ممبر ہوتا ہے پھر یہ سب لوگ مل کر اس بارے میں فیصلہ کرتے ہیں کہ اس کو داخلہ اور وظیفہ ملنا چاہئے یا نہیں۔اس کے بعد جا کر اس کو وظیفہ ملنا شروع ہوتا ہے۔

جناب سپیکر:اگلا سوال ملک جہانزیب وارن صاحب کا ہے۔

شیخ علاؤالدین:جناب والا!On his behalf.

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا:جناب والا!On his behalf.

جناب سپیکر:نہیں،آپ سوال نہیں کر سکتے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! کوئی بھی ممبر سوال پوچھ سکتا ہے۔

جناب سپیکر: اس کا ایک طریق کار ہے۔ چودھری صاحب آپ کے پاس بیٹھے ہیں ان سے پوچھ لیں وہ آپ کو بتادیں گے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! میں آپ کو rule پڑھ کر بتادیتا ہوں۔

جناب سپیکر: ایڈوائزری کمیٹی میں جو فیصلے ہوئے ہیں ان کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا، ان کے ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! میرا وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ ۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے آپ سوال نمبر بولیں۔

شیخ علاؤالدین: سوال نمبر 3566 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ملک جہانزیب وارن کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

ضلع بہاولپور۔ بیت المال کا سالانہ فنڈ و دیگر تفصیلات

*3566: ملک جہانزیب وارن: کیا وزیر بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع بہاولپور کو سال 07-2006 اور 08-2007 کے دوران بیت المال پنجاب کی طرف سے کتنے فنڈز سالانہ فراہم کئے گئے؟

(ب) کتنے فنڈز عوام / غرباء میں تقسیم کئے گئے؟

(ج) کتنے فنڈز ایڈمنسٹریشن کی مد میں، سٹاف کی تنخواہوں اور گاڑیوں پر خرچ ہوئے؟

(د) کیا ان سالوں کے دوران فراہم کردہ فنڈز کا آڈٹ ہوا تو سالانہ کتنے فنڈز کا خُورد بُرد ہوا اور اس کے ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

وزیر بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) ضلعی بیت المال کمیٹی بہاولپور کو جو رقوم فراہم کی گئیں اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

2006-07

فراہم کردہ گرانٹ	4,831,404/-
کمیٹی کے اپنے اکاؤنٹ میں پہلے سے موجود رقم	515,537/-

بنک منافع / وصولی قرضہ، صدقہ، وغیرہ سے موصول شدہ رقوم	294,380/-
کل رقم:	6,641,321/-
2007-08	
فراہم کردہ گرانٹ	2,207,747/-
ٹوٹل	7,849,068/-

(ب) ضلع بہاولپور سے غرباء میں تقسیم کئے گئے فنڈز کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

2006-07	5,485,207/-
2007-08	409,381/-
کل رقم	5,894,582/-

(ج) ضلعی بیت المال کمیٹی، بہاولپور کے انتظامی اخراجات میں سے سٹاف کی تنخواہ پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔ مزید برآں ضلعی بیت المال کمیٹی بہاولپور کے پاس کوئی گاڑی نہ ہے۔

(د) بیت المال ضلع بہاولپور کا 07۔2006 تک کا آڈٹ ہو چکا ہے۔ آڈٹ رپورٹ تسلی بخش ہے۔ آڈٹ رپورٹ کے مطابق کوئی خُورد بُرد نہ ہوا ہے۔ مزید برآں 08۔2007 کا آڈٹ ہو چکا ہے لیکن حتمی رپورٹ تکمیل کے مرحلہ میں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جواب کے جز (د) میں کہا گیا ہے کہ مالی سال 07-2006 کا آڈٹ ہو چکا ہے اور آڈٹ رپورٹ تسلی بخش ہے۔ میں وزیر موصوف سے دریافت کرتا ہوں کہ یہ آڈٹ کون کرتا ہے؟ کون سی پارٹی یہ آڈٹ کرتی ہے؟

وزیر بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! آڈیٹر یہ آڈٹ کرتا ہے۔

جناب سپیکر: آڈٹ آڈیٹر کرتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ منسٹر صاحب نے تاریخی جواب دیا ہے کہ آڈٹ آڈیٹر کرتا ہے۔ میں آڈیٹر ہی مان لیتا ہوں کیا یہ آڈٹ ٹیم regular ایک ہی محکمے کی ہے، کیا کبھی اس محکمے کا third party audit ہوا ہے، اب میں وزیر موصوف سے پوچھتا ہوں کہ third party audit کیا ہوتا ہے؟

وزیر بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! یہ آڈٹ چارٹڈ اکاؤنٹ کمپنی کرتی ہے اور یہ third party ہوتی ہے اور اسے بیت المال کونسل نامزد کرتی ہے۔

شیخ علاؤالدین: نہیں۔Third party audit اس کو نہیں کہتے بلکہ third party audit اس کو کہتے ہیں جس کو محکمہ appoint کرے وہ اسے audit کرے اور اس audit کے بعد جب cross audit ہوتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جب آپ کو پتا ہے تو پھر کیوں پوچھتے ہیں؟

وزیر بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! میں نے یہی بات کی ہے۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شیخ صاحب سوال بھی کر رہے ہیں اور جواب بھی خود دے رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ پھر یہ وزارت منڈا صاحب کو دے دیں چونکہ ان کو بہت پتا ہے لہذا وہ ادھر آ جائیں اور میں ان سے سوال کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ ان کو چھوڑیں اور ضمنی سوال کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بڑی simple سی بات ہے کہ ایک internal audit ہوتا ہے اور ایک external audit ہوتا ہے اور ایک third party audit ہوتا ہے۔ میں نے وزیر موصوف سے پوچھا ہے کہ کیا اس محکمے کا کبھی third party audit ہوا ہے؟

وزیر بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! اگر انہوں نے یہ ساری بات پوچھنی ہے تو یہ نیا سوال بھیج دیں میں شیخ صاحب کو تسلی بخش جواب دوں گا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شیخ صاحب یہ سوال نہیں پوچھ سکتے تھے، آپ حکومتی بنچز سے کسی کو کہہ دیتے لیکن آپ نے بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں خود فرمایا تھا کہ ان کو یہ سوال پوچھنے کا استحقاق نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کس کو استحقاق نہیں ہے؟

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! چونکہ وہ (ق) لیگ کے ہیں۔

جناب سپیکر: ایسے نہیں۔ یہ اس House کے معزز ممبر ہیں، وہ سوال پوچھ سکتے ہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): بس ٹھیک ہے، میں بھی تو یہی بات کہنا چاہتا تھا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ سوال House کی امانت ہے اور شیخ صاحب (ن) لیگ کے ممبر نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ مجھ سے نہ پوچھیں بلکہ چودھری صاحب سے پوچھ لیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: یہ سوال (ن) لیگ کے معزز ممبر کا تھا اور شیخ صاحب (ن) لیگ کے ممبر نہیں ہیں لہذا وہ یہ نہیں پوچھ سکتے۔

جناب سپیکر: پلیز تشریف رکھیں۔ کیا اب آپ اس پر بھی آدھ گھنٹہ لگائیں گے؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ بات بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں ہوئی تھی۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! کوئی بھی سوال House کی property ہوتا ہے اور کوئی بھی ممبر اس پر ضمنی سوال پوچھ سکتا ہے۔ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کو کوئی استحقاق نہیں ہے کہ وہ House کی property اس سے چھین لے لہذا آپ ruling دیں کہ جب کوئی بھی سوال House کی property ہوتا ہے تو House کا کوئی بھی معزز ممبر اس پر ضمنی سوال پوچھ سکتا ہے۔ اگر بزنس ایڈوائزری کمیٹی اس کے خلاف فیصلہ دیتی ہے تو میں یہ لفظ تو استعمال نہیں کرنا چاہتا لیکن یہ ایوان کی عزت کے خلاف ہے۔

جناب سپیکر: ایک طریق کار ہوتا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! دنیا کی کسی اسمبلی میں یہ rules نہیں ہیں کہ ۔۔۔

جناب سپیکر: دنیا کی کسی تاریخ میں ایسا بھی نہیں ہے جیسے آپ کر رہے ہیں۔ یہ مناسب نہیں ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ اس پر رولنگ دیں کہ جو بات Rules of Procedure میں ہے کیا بزنس ایڈوائزری کمیٹی اس کے خلاف فیصلہ کر سکتی ہے؟

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں آپ کی رولنگ چاہوں گا کہ Rules of Procedure میں جو rule موجود ہو کیا بزنس ایڈوائزری کمیٹی اس کے خلاف کوئی فیصلہ کر سکتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے رولنگ مانگی ہے، انشاء اللہ آپ کو رولنگ مل جائے گی۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: میں تو ابھی آ کر بیٹھا ہوں لیکن مجھے سیکرٹری صاحب بتا رہے ہیں کہ اس پر کافی زیادہ ضمنی سوال ہو چکے ہیں تو میرے خیال میں اب اگلا سوال take up کر لیتے ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! پھر اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ آپ نے House میں رولنگ مانگی ہے، بالکل رولنگ آ جائے گی۔

وزیر بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! میرے بڑے بھائی نولاٹیا صاحب اور شوکت بسراء صاحب نے بڑے اچھے سوالات کئے ہیں، میں انہیں داد دیتا ہوں لیکن ایک وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ شیخ علاؤالدین سے کہیں زیادہ قابل ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بھاگٹ صاحب! اپنا سوال نمبر بولیں۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی پوائنٹ آف آرڈر نہیں۔ قائد حزب اختلاف کے ساتھ یہ طے ہوا تھا کہ وقفہ سوالات میں کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا privilege breech ہوا ہے۔ منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ یہ شیخ صاحب سے کہیں زیادہ قابل ہیں۔ وہ ایک ممبر سے کہہ رہے ہیں کہ وہ اس قابل ہی نہیں ہیں کہ وہ نولاٹیا صاحب کے سامنے کھڑے ہو سکیں۔ میں اس House کا ممبر ہوں اور اگر کسی بھی ممبر کا privilege breech ہو گا تو میں اس پر ضرور بات کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہر ایک کو personal view رکھنے کی اجازت ہے۔ جی، وارن صاحب!

ملک جہانزیب وارن: جناب سپیکر! ان دوستوں کو ذرا جلدی ہوتی ہے سوال ہمارے ہوتے ہیں اور ہر دفعہ موقع ان کو ملتا ہے۔ میں نے 27۔ مئی 2009 کو یہ سوال کیا تھا لیکن اس کا جواب ابھی 2011 میں آیا ہے۔ آپ اس میں دیکھیں کہ جو آڈٹ رپورٹ آئی ہے وہ تسلی بخش نہیں ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ادارہ اور وزیر صاحب کیا کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں اس پر کافی بات ہو چکی ہے پلیز تشریف رکھیں۔ اب اگلا سوال بھاگٹ صاحب کا ہے۔

جناب آصف بشیر بھاگٹ: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 6278 ہے۔ میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

منڈی بہاؤالدین، تعلیمی اداروں کو گرانٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*6278: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کل کتنی گرانٹ منڈی بہاؤالدین کے کس کس تعلیمی ادارے کو فراہم کی گئی؟

(ب) یہ گرانٹ ان اداروں کو کس مقصد کے لئے فراہم کی گئی؟

(ج) ان اداروں کو گرانٹ کس حساب سے کس کی منظوری سے دی گئی؟

(د) ان اداروں میں یہ گرانٹ خرچ کرنے کی اجازت کون دیتا ہے؟

(ہ) کیا اس گرانٹ کا آڈٹ ہوتا ہے تو یہ آڈٹ کون کرتا ہے؟

(و) کس کس ادارے کے آڈٹ کے دوران رقم کی خُورد بُرد کا انکشاف ہوا؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ نے سال 09-2008 کے دوران ماسوائے تعلیمی وظائف (فنی) و انتظامی اخراجات زکوٰۃ کی دیگر مدات میں صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کو فنڈز کا اجراء نہیں کیا لہذا ضلع منڈی بہاؤالدین کے تعلیمی ادارہ جات (جنرل) کو زکوٰۃ فنڈ جاری نہیں کئے گئے۔ البتہ سال 10-2009 کے دوران تعلیمی ادارہ جات (جنرل) کی مد میں ضلع منڈی بہاؤالدین کو مبلغ 28 لاکھ 97 ہزار 450 روپے جاری کئے گئے لیکن ضلع زکوٰۃ کمیٹی کی عدم تشکیل کی وجہ سے یہ رقم تقسیم نہ ہو سکی۔ اس طرح فنی تربیتی ادارہ جات کو ان سالوں میں جو فنڈز جاری کئے گئے ان کی سال وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

نام ادارہ	2008-09	2009-10
VTI مونگ منڈی بہاؤالدین	54 لاکھ 36 ہزار 4 روپے	56 لاکھ 1 ہزار 167 روپے
VTI پھالیہ	31 لاکھ 96 ہزار 6 سو روپے	21 لاکھ 25 ہزار 50 روپے
VTI بادشاہ پور	29 لاکھ 53 ہزار 8 سو روپے	25 لاکھ 12 ہزار 3 سو روپے
VTI کٹھیالہ شیخان	29 لاکھ 11 ہزار 2 سو روپے	19 لاکھ 95 ہزار روپے
میزان	1 کروڑ 44 لاکھ 98 ہزار روپے	1 کروڑ 22 لاکھ 33 ہزار 517 روپے

(ب) فنی تعلیمی اداروں کو زکوٰۃ فنڈ سے امداد زیر تربیت مستحقین زکوٰۃ طلباء و طالبات کی ٹیکنیکل ٹریننگ اور وظائف کے لئے فراہم کی گئی۔

(ج) فنی تعلیمی اداروں کے مستحق طلباء کو ماہانہ۔/2500روپے فی طالبعلم وظائف اور فیس کی مد میں ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کی منظوری سے دیئے گئے۔

(د) مرکزی زکوٰۃ کونسل کے منظور کردہ زکوٰۃ کی تقسیم کے قواعد کے تحت ان اداروں میں درج ذیل افراد پر مشتمل ادارے کی سکالر شپ کمیٹی یہ گرانٹ خرچ کرنے کی اجازت دیتی ہے۔

1۔ چیئرمین، ضلع زکوٰۃ کمیٹی
2۔ ضلع زکوٰۃ کمیٹی کا نامزد کردہ ممبر
3۔ پرنسپل یا تربیتی ادارہ کا سربراہ
4۔ تدریسی عملہ کا سینئر ممبر
5۔ ضلع زکوٰۃ آفیسر

(ہ) جی ہاں! اس گرانٹ کا آڈٹ ہوتا ہے اور یہ آڈٹ ڈائریکٹوریٹ آف زکوٰۃ آڈٹ اسلام آباد کرتا ہے۔

(و) ان اداروں کو سال 09۔2008 میں جاری کردہ رقوم کا ابھی آڈٹ نہیں ہوا۔ جہاں تک 10۔2009 کا تعلق ہے۔ اس سال کے اخراجات اور حسابات ابھی مکمل نہیں ہوئے لہذا قبل از وقت آڈٹ ممکن نہیں ہے۔

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب سپیکر! زکوٰۃ سے related جتنے بھی جوابات آئے ہیں ہر سوال اور ہر جواب میں ایک ہی بات بار بار repeat کی گئی ہے اور یہاں پر جتنے دوستوں نے بھی ضمنی سوال کئے انہوں نے یہی بات کی کہ اب تک زکوٰۃ کمیٹیاں مکمل کیوں نہیں ہوئیں؟ اس سوال کے جواب کے جز(الف) میں بھی انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ عدم تشکیل کی وجہ سے رقم تقسیم نہ ہو سکی۔ کیا اس کی وجہ یہ تو نہیں ہے کہ پنجاب حکومت کی مالی بد انتظامی چھپانے کے لئے یا فنڈز کی کمی کی وجہ سے چونکہ تمام محکمہ جات کے کنٹریکٹرز کے چیک بھی dishonour ہو رہے ہیں اور زکوٰۃ کی رقم اس لئے release نہیں کی جا رہی کہ یہ رقم دوسرے ترقیاتی کاموں کی طرف لگائی جا رہی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چونکہ وقفہ سوالات ختم ہونے والا ہے اس لئے آپ اپنی بات کو brief کر لیں۔

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب سپیکر! میں نے ایسی بات کر دی ہے اس لئے اب وقفہ سوالات تو ختم ہونا ہی ہونا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بھاگٹ صاحب! آپ اپنی بات ضرور کریں لیکن مہربانی کر کے Chair پر اس طرح attack نہ کیا کریں، House میں ہر چیز note ہوتی ہے۔

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب سپیکر! کیا یہ درست ہے کہ زکوٰۃ اور بیت المال کی رقم وطن کارڈ سکیم میں matching grant کے طور پر استعمال کی گئی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران) جناب سپیکر! فاضل ممبر میرے لئے بڑے محترم ہیں لیکن بڑے افسوس کے ساتھ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اپنے سوال کا جواب پڑھے بغیر ہی ضمنی سوال پوچھ لیا ہے اگر یہ جواب پڑھ لیتے تو انہیں اپنے سوال کا جواب مل جاتا۔ میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ VTIs کو ایک کروڑ 44 لاکھ 98 ہزار روپے سال 09-2008 میں دیئے گئے اور اس کے بعد سال 10-2009 میں ایک کروڑ 22 لاکھ 33 ہزار 517 روپے دیئے گئے۔ بار بار کہا جا رہا ہے کہ پیسے دیئے ہی نہیں گئے حالانکہ جواب میں اس کی باقاعدہ تفصیل دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں دوسری یہ بات عرض کرنی چاہتا ہوں کہ زکوٰۃ کے پیسوں کا پنجاب کے بجٹ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ محکمہ خزانہ کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ یہ پیسے ہمیں direct موصول ہوتے ہیں اور ان کے اجراء کا اختیار صرف زکوٰۃ کونسل اور زکوٰۃ کمیٹی کو ہے۔ بار بار کہا جا رہا ہے کہ پنجاب حکومت کے پاس پیسے نہیں ہیں اس لئے زکوٰۃ کے پیسے پنجاب حکومت اپنے اخراجات پر لگا رہی ہے۔ یہ انتہائی غلط بات ہے۔ اسی طرح وطن کارڈ کے سلسلے میں جو 20 ہزار روپے دیئے گئے اور matching grant کیا گیا کہ 10 ہزار روپے پنجاب حکومت نے دینے ہیں اور 10 ہزار روپے وفاقی حکومت دے گی تو یہ رقم بھی حکومت پنجاب نے اپنے finance سے دی ہے۔ میں on the floor of the House یہ بات clear کرنا چاہتا ہوں کہ زکوٰۃ کے funds سے یہ رقم نہیں دی گئی۔ یہ مت گھبرائیں، زکوٰۃ fund بالکل separate ہے اور یہ صرف اور صرف مستحقین کے لئے ہی استعمال ہو گا۔

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب سپیکر! میں نے وزیر موصوف سے جو سوال پوچھا ہے انہوں نے اس کا جواب تو نہیں دیا البتہ جو بات ان کو favour کرتی تھی اس کا انہوں نے ذکر کر دیا ہے۔ یہاں پر پچھلے

ایک گھنٹے سے یہی ہو رہا ہے کہ سوال گندم اور جواب چنا ہے۔یہی حالات پچھلے ایک گھنٹے سے چل رہے ہیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران)جناب سپیکر!میں اپنے فاضل دوست سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حقائق کی بات کریں۔یہ فرما رہے ہیں کہ انہوں نے جو سوال کیا تھا اس کا جواب نہیں ملا،یہ بالکل غلط بیانی کر رہے ہیں۔آپ ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیں اگر ان کے تمام سوالوں کے جوابات نہ دیئے گئے ہوں تو پھر یہ ایسی بات کریں لیکن غلط بیانی نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،بہت شکریہ۔اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران)جناب سپیکر!میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر بیت المال(حاجی احسان الدین قریشی):جناب سپیکر!میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،ٹھیک ہے۔بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سال 2007-08،بیت المال فنڈز کی تقسیم کا مسئلہ

*3954: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر بیت المال از راہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 08-2007 میں محکمہ بیت المال پنجاب کو دو سو ملین کا فنڈ allocate کیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ فنڈز حقداروں کو محض کمیٹیاں نہ ہونے کی وجہ سے نہیں مل سکا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ فنڈ پنجاب بیت المال نے ڈسٹرکٹ کمیٹیوں کو منتقل کر دیا اور یہ بغیر استعمال کے بنکوں میں پڑا ہے؟

وزیر بیت المال(حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) پنجاب بیت المال کو 08-2007 میں 100 ملین روپے کی گرانٹ allocate ہوئی تھی۔

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران 15002 مستحقین میں 9 کروڑ 76 لاکھ روپے فنڈ تقسیم ہوا ہے۔

(ج) مذکورہ سال میں یہ فنڈ ضلعی بیت المال کمیٹیوں کو منتقل کر دیا گیا تھا اور یہ فنڈ مستحق، نادار اور حقدار لوگوں میں تقسیم کیا گیا۔ جس کی تفصیل جز(ب) میں بتائی گئی ہے۔

گجرات، زکوٰۃ کمیٹیوں اور گرانٹ کی تفصیل

*6414: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں کل کتنی زکوٰۃ وعشر کمیٹیاں کام کر رہی ہیں؟

(ب) یکم مارچ 2008 سے آج تک حکومت کی طرف سے ان کمیٹیوں کو کل کتنی رقم ادا کی گئی؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع گجرات میں 638 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں کام کر رہی ہیں۔ جن کی تحصیل وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام تحصیل	تعداد مقامی زکوٰۃ کمیٹی
1	گجرات	340
2	کھاریاں	239
3	سرائے عالمگیر	59
کل تعداد		638

(ب) ضلع زکوٰۃ کمیٹی گجرات نے یکم مارچ 2008 سے آج تک ان مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو 2 کروڑ 6 لاکھ 91 ہزار 648 روپے کی رقم جاری کی جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

1	گزارہ الاؤنس	1 کروڑ 70 لاکھ 31 ہزار 648 روپے
2	جہیز فنڈ	25 لاکھ 70 ہزار روپے
3	سوشل ویلفیئر / بحالی	10 لاکھ 90 ہزار روپے
	میزان	2 کروڑ 6 لاکھ 91 ہزار 648 روپے

نوٹ: سوشل ویلفیئر / بحالی کی مد سے مستحقین زکوٰۃ کو چھوٹے کاروبار کے لئے 5 ہزار روپے کی رقم فراہم کی جاتی تھی۔ مرکزی زکوٰۃ کونسل نے مالی سال 10-2009 میں مختص کردہ بجٹ میں اس مد میں کوئی رقم فراہم نہیں کی گئی۔

سال 2007، ضلع فیصل آباد، بیت المال فنڈز کی تفصیلات

*4285: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں یکم جنوری 2007 سے تاحال بیت المال کی مد میں سالانہ کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ب) اس وقت ضلع فیصل آباد میں بیت المال کی کتنی کمیٹیاں فنکشنل اور کتنی فنکشنل نہ ہیں؟

(ج) جو رقم ضلع فیصل آباد کو بیت المال سے فراہم کی گئی، اس کے اخراجات کی تفصیل مد وار بتائیں؟

(د) اس وقت کتنی رقم کس کے اکاؤنٹ میں کس جگہ پڑی ہوئی ہے؟

(ہ) کیا حکومت جو رقم بیت المال کی ہے اس کو غرباء اور مستحق و نادار افراد میں تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) ضلع فیصل آباد میں یکم جنوری 2007 سے تاحال پنجاب بیت المال کی طرف سے جو سالانہ رقم فراہم کی گئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال2007	3353290
سال2008	15125020
سال2009	
ٹوٹل:	18478310

(ب) ہر ضلع میں ایک ہی ضلعی بیت المال کمیٹی ہوتی ہے جو اس وقت تشکیل کے مرحلہ میں ہے۔

(ج) ضلع فیصل آباد میں جو رقم فراہم کی گئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

	2007	2008	2009	میزان
این جی او	1890000	—	—	1890000
مالی امداد	3491000	—	—	3491000
وظیفہ	3936000	—	—	3936000
جہیز	1070000	—	—	1070000
علاج معالجہ	114305	—	—	114305
انتظامی اخراجات	49322	12806	11205	73333
میزان	10550627	12806	11205	10574638

(د) سال 2009 تک جو رقم ضلعی بیت المال کمیٹی فیصل آباد کے جن اکاؤنٹس میں موجود ہے اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

ضلع بیت المال کمیٹی اکاؤنٹ 1.4 پنجاب بنک ریلوے روڈ فیصل آباد	19495673.99
صدقات و خیرات اکاؤنٹ نمبر 1303.1 پنجاب بنک ریلوے روڈ فیصل آباد	205.40

چیئرمین ضلعی بیت المال کمیٹی کاؤنٹ نمبر 5757.0	373196.20
ٹوٹل	19869075.59

(ہ) جی ہاں! ضلعی بیت المال کمیٹی کی تشکیل کے بعد یہ رقم غرباء اور مستحق و نادار لوگوں میں تقسیم کی جائے گی۔

ضلع بہاولنگر۔ووکیشنل انسٹیٹیوٹس کی تعداد ودیگر تفصیلات

*6730: محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیاوزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع بہاولنگر میں کتنے ووکیشنل انسٹیٹیوٹ قائم ہیں؟

(ب) مذکورہ انسٹیٹیوٹس میں طلباء وطالبات کو کون کون سے ہنر سکھائے جاتے ہیں؟

(ج) مذکورہ سنٹروں سے 09-2008 میں کتنے طلباء وطالبات ہنر سیکھ کر فارغ ہوئے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع بہاولنگر میں پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے تحت پانچ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ قائم ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ منچن آباد۔
2۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ منڈی صادق گنج۔
3۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ بہاولنگر۔
4۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ چشتیاں۔
5۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ فورٹ عباس۔

(ب) مذکورہ انسٹیٹیوٹ میں طلباء و طالبات کو جو ہنر سکھائے جاتے ہیں ان کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ سنٹروں سے سال 2008 میں کل 809 طلباء و طالبات اور سال 2009 میں 809 طلباء و طالبات ہنر سیکھ کر فارغ ہوئے، جس کی ادارہ اور ہنر وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بیت المال پنجاب میں گریڈ 18 اور اُوپر کی اسامیوں کی تعداد ودیگر تفصیلات

*4893: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیاوزیر بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بیت المال پنجاب میں گریڈ 18 اوراوپر کی کتنی اسامیاں ہیں؟

(ب) کتنی اسامیاں پُر اور کتنی کب سے خالی ہیں؟

(ج) ان اسامیوں پر کتنے ملازمین ڈیپوٹیشن پر کام کر رہے ہیں؟
(د) ڈیپوٹیشن پر کام کرنے والے ملازمین کے نام اور ان کے parent محکمہ جات کی تفصیل بیان کریں؟
(ہ) ڈیپوٹیشن ملازمین کو تنخواہوں کے علاوہ اور کیا کیا سہولیات حکومت فراہم کر رہی ہے؟
(و) کیا حکومت ڈیپوٹیشن پر کام کرنے والے ملازمین کو واپس ان کے اصل محکمہ جات میں بھجوانے کو تیار ہے، نہیں تو وجوہات؟

وزیر بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) بیت المال پنجاب میں ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر گریڈ 18 کی ایک اسامی ہے اوپر کی کوئی اسامی نہ ہے۔
(ب) کوئی اسامی خالی نہ ہے۔
(ج) کوئی بھی ملازم ڈیپوٹیشن پر کام نہیں کر رہا ہے۔
(د) ۔ایضاً۔
(ہ) ۔ایضاً۔
(و) ۔ایضاً۔

ضلع سرگودھا۔عملہ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6976: **چودھری عامر سلطان چیمہ:** کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) دفتر ضلعی زکوٰۃ و عشر سرگودھا میں عملہ کی تعداد، نام، عہدہ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل بتائی جائے؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلعی دفتر میں عملہ کی تعداد آبادی کے لحاظ سے کم ہے، اگر ہاں تو یہ تعداد کب تک پوری کر دی جائیگی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) دفتر ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹی سرگودھا میں عملہ کی تعداد سات ہے جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) عملہ کی تعداد کا تعلق آبادی سے منسلک نہیں۔ حکومت پنجاب نے ہر ضلع زکوٰۃ و عشر کمیٹی کے لئے یکساں عملہ منظور کیا ہوا ہے۔ ایک مخصوص ضلع میں سرکاری عملہ کی تعداد کو نہ

بڑھایا جاسکتا ہے اور نہ ہی کم۔ ضلع سرگودھا میں منظور شدہ عملہ تعینات کیا گیا ہے لہذا اس ضلع میں سٹاف کی کمی نہیں۔ خالی اسامی پر حکومت کی جانب سے بھرتی پر پابندی اٹھنے کے بعد قواعد و ضوابط کے مطابق تعیناتی کی جائے گی۔

بیت المال پنجاب کو وفاقی حکومت کی طرف سے ملنے والی رقم کی تفصیلات

*4894: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بیت المال پنجاب کو وفاقی حکومت سے سال 2007-08 اور 2008-09 کے دوران کتنی رقم وصول ہوئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم اضلاع میں تقسیم کی گئی؟

(ج) کتنی رقم تنخواہوں کی ادائیگی پر خرچ ہوئی اور کتنی رقم ٹی اے/ڈی اے اور دیگر انتظامی امور پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم سرکاری دفاتر کی تعمیر و مرمت پر خرچ ہوئی؟

وزیر بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) بیت المال پنجاب کو وفاقی حکومت کی طرف سے سال 2007-08 اور 2008-09 کے دوران کوئی رقم وصول نہ ہوئی ہے۔

(ب) کوئی نہیں۔

(ج) ۔ایضًا۔

(د) ۔ایضًا۔

ضلع لاہور۔ مستحقین جہیز میں تقسیم کی گئی رقم کی تفصیلات

*7128: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

جنوری تا مئی 2010 ضلع لاہور میں کل کتنے مستحقین جہیز میں کتنی رقم تقسیم کی گئی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

ضلع لاہور میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی عدم تشکیل کی وجہ سے جنوری تا مئی 2010 شادی گرانٹ کی مد میں کوئی رقم تقسیم نہ ہوئی۔ بعد ازاں 1282 مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں میں سے

1059 مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کے بعد 392 مستحق غیر شادی شدہ بچیوں کی شادی کے لئے 10ہزار روپے فی کس کے حساب سے مبلغ 39لاکھ 20ہزار روپے تقسیم کئے گئے۔

بیت المال سے معزور افراد کو مالی امداد دینے کا مسئلہ

*5189: محترمہ ثمینہ نوید(ایڈووکیٹ): کیاوزیر بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے تاحال پنجاب میں بیت المال کی کمیٹیاں تشکیل نہ دی ہیں جس وجہ سے معذور اور بے سہارا افراد مالی امداد سے محروم ہیں؟

(ب) حکومت کب تک تمام اضلاع میں کمیٹیوں کی تشکیل کرے گی تاکہ معذور اور بے سہارا افراد کی مالی امداد جاری ہو سکے؟

وزیر بیت المال(حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) ضلعی بیت المال کمیٹیاں تشکیل کے آخری مراحل میں ہیں۔ ضلعی بیت المال کمیٹیاں تشکیل پانے کے بعد معذور اور بے سہارا افراد کو مالی امداد دی جائے گی۔تاہم بیت المال کونسل کی انتظامی کمیٹی نے سال 2010 کے دوران کل 974افراد کو امداد فراہم کی۔

(ب) حکومت پنجاب کی طرف سے تمام اضلاع میں ضلعی بیت المال کمیٹیاں تشکیل کے آخری مراحل میں ہیں جو جلد ہی تشکیل پا جائیں گی۔

سال 2009، ضلع لاہور میں مستحقین جہیز کو تقسیم کی گئی رقم کی تفصیلات

*7130: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیاوزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 2009 کے دوران صوبہ پنجاب میں مستحقین جہیز میں کل کتنی رقم تقسیم کی گئی؟

(ب) سال 2009 کے دوران ضلع لاہور میں مستحقین جہیز میں کل کتنی رقم تقسیم کی گئی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر(ملک ندیم کامران):

(الف) صوبہ پنجاب میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی مدت کار 30۔جون 2008 کو ختم ہو گئی تھی لہذا مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ نے دوران سال 09-2008 صوبہ پنجاب کو جہیز کی مد میں کوئی رقم جاری نہ کی جس کی وجہ سے مذکورہ سال کے دوران مستحقین کو جہیز کی مد میں کوئی رقم تقسیم نہ کی جا سکی۔

سال 2009-10 میں ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں نے 3 کروڑ 44 لاکھ 59 ہزار 671 روپے 3446 غیر شادی شدہ مستحق بچیوں کی شادی کے لئے 10 ہزار روپے فی کس کے حساب سے تقسیم کئے۔

(ب) مرکزی زکوٰۃ کونسل کی طرف سے فنڈز کی عدم فراہمی کی وجہ سے سال 2008-09 کے دوران ضلع لاہور کے مستحقین میں جہیز فنڈ کی مد میں کوئی رقم تقسیم نہ ہو سکی۔
مالی سال 2009-10 میں مستحق بچیوں کی شادی کے لئے ضلع زکوٰۃ کمیٹی لاہور نے 392 غیر شادی شدہ مستحق بچیوں کی شادی کے لئے 10 ہزار روپے فی کس کے حساب سے مبلغ 39 لاکھ 20 ہزار روپے تقسیم کئے۔

ضلع لاہور کو فراہم کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*5211: سیدہ ماجدہ زیدی: کیا وزیر بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2008 سے آج تک پنجاب بیت المال کی طرف سے بیت المال ضلع لاہور کو کتنی رقم دی گئی؟

(ب) کتنی رقم غریبوں میں تقسیم کی گئی؟

(ج) کتنی رقم سرکاری ملازمین، افسران کی تنخواہوں، ٹی اے/ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی خرید پر خرچ ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت، پٹرول وغیرہ پر خرچ ہوئی؟

(و) کتنی رقم یوٹیلٹی بلز پر خرچ ہوئی؟

وزیر بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) یکم جنوری 2008 سے آج تک پنجاب بیت المال کی طرف سے بیت المال ضلع لاہور کو مبلغ -/21968452 روپے کی رقم دی گئی۔

(ب) مبلغ -/7719800 روپے کی رقم غریبوں میں تقسیم کی گئی۔

(ج) سرکاری ملازمین، افسران تنخواہوں، ٹی اے/ڈی اے پر کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی۔

(د) سرکاری گاڑیوں کی خرید پر کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی۔

(ہ) سرکاری گاڑیوں کی مرمت، پٹرل وغیرہ پر کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی۔

(و) مبلغ-/66493روپے کی رقم یوٹیلٹی بلز پر خرچ ہوئی۔

ضلع حافظ آباد۔زکوٰۃ کی مد میں فراہم کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*7170: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع حافظ آباد میں سال 09-2008 اور 10-2009 میں زکوٰۃ کی مد میں کتنی رقم سال وار موصول ہوئی؟

(ب) مذکورہ سالوں میں کتنی کتنی رقم خرچ کی گئی، علیٰحدہ علیٰحدہ سال وار تفصیل بیان کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سالوں میں آڈٹ کے دوران زکوٰۃ کی تقسیم میں خُورد بُرد پائی گئی ہے۔اگر ہاں تو جو افراد اس خُورد بُرد میں ملوث تھے ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، آگاہ کریں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع حافظ آباد کو مالی سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران وصول شدہ فنڈز کی مد وار اور سال وار تفصیل حسب ذیل ہے:-

مد	2008-09	2009-10	میزان
گزارہ الاؤنس	0	69لاکھ 32ہزار 101روپے	69لاکھ 32ہزار 101روپے
تعلیمی وظائف	0	20لاکھ 79ہزار 630روپے	20لاکھ 79ہزار 630روپے
دینی مدارس	0	9لاکھ 24ہزار 284روپے	9لاکھ 24ہزار 284روپے
ہیلتھ کیئر	0	6لاکھ 93ہزار 210روپے	6لاکھ 93ہزار 210روپے
شادی گرانٹ	0	9لاکھ 24ہزار 295روپے	9لاکھ 24ہزار 295روپے
تعلیمی وظائف (فنی)	98لاکھ 18ہزار 294روپے	93لاکھ 62ہزار 080روپے	1کروڑ 91لاکھ 80ہزار 374روپے
میزان	98لاکھ 18ہزار 294روپے	2کروڑ 9لاکھ 15ہزار 600روپے	3کروڑ 7لاکھ 33ہزار 894روپے

(ب) سال 09-2008 کے دوران تعلیمی وظائف (فنی) میں مبلغ 98 لاکھ 18 ہزار 294 روپے خرچ ہوئے۔

سال 10-2009 کے دوران 84 لاکھ 92 ہزار 5 سو روپے خرچ کئے گئے ہیں جس کی مد وار تفصیل حسب ذیل ہے:

مد	خرچ کردہ رقم
تعلیمی وظائف (فنی)	79لاکھ 45ہزار روپے
ہیلتھ کیئر	5لاکھ 47ہزار 5سو روپے
میزان	84لاکھ 92ہزار 5سو روپے

(ج) ضلع زکوٰۃ کمیٹی حافظ آباد نے آڈٹ سال09-2008 تک کا ہوا ہے اور دوران آڈٹ زکوٰۃ کی تقسیم میں کوئی خُورد بُرد نہ پائی گئی ہے۔جہاں تک 10-2009 کا تعلق ہے۔اس سال کے اخراجات اور حسابات ابھی مکمل نہیں ہوئے لہذا قبل از وقت آڈٹ ممکن نہیں ہے۔

ضلع قصور۔بیت المال کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*6145: محترمہ شگفتہ شیخ: کیا وزیر بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع قصور کو بیت المال سے مالی سال09-2008 اور10-2009 کے دوران کتنی رقم سالانہ فراہم کی گئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کل کتنے لوگوں کو مالی امداد دی گئی، کتنے لوگوں کو علاج معالجہ کے لئے رقم فراہم کی گئی، تحصیل قصور، چونیاں، پتوکی اور کوٹ رادھا کشن کی علیحدہ علیحدہ تفصیل مہیا کی جائے؟

(ج) موجودہ بیت المال کی باڈی کن کن افراد پر مشتمل ہے؟

وزیر بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) ضلعی بیت المال کمیٹی قصور کو دوران سال09-2008 مبلغ-/5530861 روپے اور دوران سال10-2009 مبلغ-/2857534 روپے کی گرانٹ جاری کی گئی۔

(ب) بیت المال کمیٹیوں کی تشکیل نو نہ ہونے کی وجہ سے ان سالوں میں کسی فرد یا ادارہ کو کسی قسم کی امداد یا علاج معالجہ کی مد میں کوئی رقم مہیا نہ کی گئی ہے۔

(ج) ضلعی بیت المال کمیٹی کم از کم دس ارکان پر مشتمل ہوتی ہے۔تاہم ضلعی بیت المال کمیٹی قصور ابھی تشکیل کے مراحل میں ہے۔

ضلع لاہور میں زکوٰۃ کی مد میں فراہم کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*7171: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور کو زکوٰۃ کی مد میں09-2008 اور10-2009 میں کتنی رقم موصول ہوئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سالوں میں آڈٹ رپورٹس کی روشنی میں بعض چیئرمین رقم کی خُورد بُرد میں ملوث پائے گئے ہیں، اگر ہاں تو ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع لاہور کو مالی سال09-2008 اور 10-2009 کے دوران وصول شدہ رقم کی مد وار تفصیل حسب ذیل ہے:-

مد	2008-09	2009-10
گزارہ الاؤنس	0	5کروڑ25لاکھ84ہزار907روپے
تعلیمی وظائف	0	ایک کروڑ57لاکھ75ہزار472روپے
دینی مدارس	0	70لاکھ11ہزار350روپے
ہیلتھ کیئر	0	52لاکھ58ہزار491روپے
شادی گرانٹ	0	70لاکھ11ہزار435روپے
تعلیمی وظائف (فنی)	5کروڑ82لاکھ35ہزار798روپے	5کروڑ84لاکھ24ہزار917روپے
میزان	5کروڑ82لاکھ35ہزار798روپے	14کروڑ60لاکھ66ہزار572روپے

نوٹ: سال09-2008 کے دوران ماسوائے تعلیمی وظائف (فنی) مرکزی زکوٰۃ کونسل نے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی عدم تشکیل کی وجہ سے زکوٰۃ فنڈ جاری نہیں کئے تھے۔

(ب) ضلع زکوٰۃ کمیٹی لاہور کا سال09-2008 کا آڈٹ نہیں ہوا لہذا آڈٹ رپورٹ کی عدم موجودگی میں زکوٰۃ کی رقم کی خُورد بُرد یا اس کی نشاندہی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جبکہ سال10-2009 کے حسابات ابھی مکمل نہیں ہوئے اس سال کا آڈٹ، فنڈز کے استعمال کی مدت اور حسابات کی تکمیل کے بعد ممکن ہو گا۔

ضلع منڈی بہاؤالدین، بیت المال کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*6276: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین محکمہ بیت المال کو سال09۔2008 اور10۔2009 کے دوران کتنی رقم وصول ہوئی؟

(ب) کتنی رقم کس کس مد میں خرچ ہوئی؟

(ج) کتنی رقم ان سالوں کے دوران خُورد بُرد ہوئی اور اس کی خُورد بُرد کے ذمہ دار کون کون افراد ہیں؟

وزیر بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) دوران سال09-2008وصول شدہ رقم -/3092205

دوران سال10-2009وصول شدہ رقم -/1597593

کل وصول شدہ رقم -/4689798

(ب) ضلع منڈی بہاؤالدین میں دوران سال09-2008اور دوران سال10-2009کسی مد میں کوئی رقم خرچ نہ ہوئی ہے۔

(ج) ضلع منڈی بہاؤالدین میں دوران سال09-2008اور10-2009کوئی رقم خُورد بُرد نہ ہوئی ہے۔

فیصل آباد کے ہسپتالوں کو دی جانے والی زکوٰۃ کی رقم کی تفصیلات

*7307: رانا محمد افضل خان: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد ضلعی زکوٰۃ کمیٹی نے سال11۔2010کے لئے ہسپتالوں میں غریب لوگوں کے لئے کتنی رقم مختص کی ہے؟

(ب) یہ رقم کن کن ہسپتالوں کو کتنی کتنی دی گئی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) سال11-2010کے دوران ضلعی زکوٰۃ کمیٹی فیصل آباد کے لئے صحت کی مد میں مبلغ90لاکھ 36ہزار992روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ب) ضلع زکوٰۃ کمیٹی فیصل آباد کی تشکیل کے بعد صحت کی مد میں موصولہ فنڈز تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کو جاری کئے جائیں گے۔

ضلع لاہور۔بیت المال سے مستحقین کو رقم تقسیم کرنے کی تفصیلات

*7074: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ بیت المال نے سال10-2009کے دوران کل کتنی رقم مستحقین میں تقسیم کی؟

(ب) ضلع لاہور میں محکمہ بیت المال نے سال10-2009کے دوران کتنی بیواؤں کو کل کتنی رقم تقسیم کی؟

وزیر بیت المال (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) ضلع لاہور میں سال 10-2009 میں کوئی رقم مستحقین کو تقسیم نہ کی گئی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں محکمہ بیت المال کی طرف سے سال 10-2009 میں کوئی رقم بیواؤں میں تقسیم نہ کی گئی ہے۔

پنجاب میں زکوٰۃ فنڈز سے تعلیمی وظائف کے لئے مختص رقم کی تفصیلات

*7308: **رانا محمد افضل خان**: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں زکوٰۃ فنڈ سے کتنی رقم 11-2010 میں تعلیمی وظائف کے لئے مختص کی گئی ہے، ضلع وار تفصیل مہیا کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں PEEF کا ادارہ بھی تعلیمی وظائف میں بہترین کارکردگی اور غریب بچوں کے الگ میرٹ کو کمپیوٹرائز کر کے وظائف دے رہا ہے، کیا یہ ممکن ہے کہ محکمہ زکوٰۃ تعلیمی وظائف کی رقم PEEF کے حوالے کر دے تاکہ وہ بہتر نظام اور طریق کار جو PEEF نے وضع کیا ہے اس سے فائدہ اٹھایا جا سکے اور عملہ کا duplicate کام ختم کر کے سرکاری اخراجات کم کئے جا سکیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ نے صوبہ پنجاب کے لئے سال 11-2010 کے لئے تعلیمی وظائف (جنرل) کی مد میں 36 کروڑ 76 لاکھ 8 ہزار روپے کی رقم مختص کی ہے جس میں سے 18 کروڑ 38 لاکھ 4 ہزار روپے کی رقم ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں کو جاری کر دی گئی ہے۔ تعلیمی وظائف (جنرل) کی جاری کردہ رقم کی ضلع وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہیں، پنجاب ایجوکیشنل اینڈومنٹ فنڈ بہترین کارکردگی والے طلباء و طالبات کے علاوہ غریب طلباء و طالبات کی حوصلہ افزائی کے لئے مالی معاونت کر رہا ہے۔ زکوٰۃ فنڈ اور PEEF سے مالی معاونت یا وظائف جاری کرنے کے دو مختلف طریق کار اور مقاصد ہیں۔ زکوٰۃ فنڈ PEEF کے حوالے نہیں کئے جا سکتے چونکہ یہ فنڈ مستحقین زکوٰۃ کی امانت ہیں اور صرف زکوٰۃ کے مستحق طلباء و طالبات کو وظیفہ کے طور پر دیئے جاتے ہیں جبکہ PEEF کے فنڈ صرف بہترین کارکردگی کے حامل غریب طلباء پر خرچ کئے جاتے ہیں۔ PEEF غریب

بچوں میں مختلف طریق کار سے وظائف تقسیم کرتا ہے۔ان دو فنڈز جن کے مقاصد مختلف ہیں ان کو اکٹھا نہیں کیا جا سکتا۔

یہ بھی وضاحت کی جاتی ہے کہ دو مختلف مقاصد، دو مختلف مالی وسائل اور دو مختلف قوانین کی بنیاد پر کسی قسم کی duplication نہیں۔علاوہ ازیں زکوٰۃ فنڈ کا انتظام حکومت پر اضافی بوجھ نہیں جبکہ PEEF کا مکمل انحصار سرکاری وسائل پر ہے۔

ضلع خانیوال،آڈیٹرز کو مستقل کرنے اور تنخواہوں کی ادائیگی کی تفصیلات

*7337:رانا بابر حسین:کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) یکم جنوری2002 سے آج تک ضلع خانیوال میں کتنے آڈیٹر بھرتی کئے گئے اور ان کو کتنے عرصے کے لئے بھرتی کیا گیا تھا؟

(ب) ان میں سے کتنے آڈیٹرز کو مستقل کر دیا ہے اور کتنے ابھی تک مستقل نہیں ہوئے؟

(ج) اس وقت ان میں سے کتنے آڈیٹر تنخواہ حاصل کر رہے ہیں اور کتنوں کو تنخواہوں کی ادائیگی نہ ہو رہی ہے،ان کو تنخواہ کی ادائیگی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت اس ضلع میں تعینات تمام آڈیٹر کو مستقل کرنے اور ان کی تنخواہوں کی ادائیگی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زکوٰۃ وعشر(ملک ندیم کامران):

(الف) یکم جنوری2002 سے آج تک ضلع زکوٰۃ کمیٹی خانیوال میں چار آڈیٹر بھرتی کئے گئے ہیں اور ان کو عرصہ تین سال کے لئے عارضی معاہدہ ملازمت پر بھرتی کیا گیا تھا۔

(ب) ان میں سے کسی بھی آڈیٹر کو مستقل نہیں کیا گیا کیوں کہ یہ تعیناتیاں خالصتاً عارضی معاہدہ پر اور غیر سرکاری ہیں۔ان ملازمین پر کوئی سرکاری قوانین لاگو نہیں ہوتے۔

(ج) ضلع زکوٰۃ کمیٹی خانیوال میں اس وقت چار آڈیٹرز تعینات ہیں اور سب کو تنخواہ دی جا رہی ہے۔

(د) عاملین زکوٰۃ جن میں آڈیٹر بھی شامل ہیں کو زکوٰۃ فنڈ سے ایک مقررہ ماہانہ شرح کے مطابق تنخواہوں کی ادائیگی کی جاتی ہے۔جہاں تک ان کو مستقل کرنے کا تعلق ہے یہ معاملہ سپریم کورٹ آف پاکستان میں زیر سماعت ہے اور عدالت عظمیٰ کے فیصلہ کی روشنی میں عملدرآمد کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم Call Attention Notices لیتے ہیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نیازی صاحب! پہلے Call Attention Notices ہو جائیں تو اس کے بعد میں آپ کو floor دوں گا۔ سب سے پہلے چودھری ظہیر الدین خان صاحب کا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 715 ہے۔

(اذان عصر)

جناب ڈپٹی سپیکر: نماز عصر کے لئے 15 منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز عصر کی ادائیگی کے لئے ایوان کی کارروائی 15 منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(اس مرحلہ پر نماز عصر کے وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر رانامشہود احمد خان 5 بج کر 30 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: علی حیدر نور خان نیازی صاحب! قائد حزب اختلاف بات کرنا چاہ رہے ہیں ان کے بعد پھر آپ بات کر لیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں نے آپ سے پہلے request کی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پھر جتنی دیر میں لاء منسٹر صاحب House میں آتے ہیں تو میں ان کی بات سن لوں۔ جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ نے وقفہ نماز پندرہ منٹ کا کیا تھا لیکن انتہائی افسوس کی بات ہے کہ آج اس اپوزیشن کی requisition پر بلائے گئے اجلاس میں آپ نے تقریباً 45 منٹ کا وقفہ نماز کیا ہے۔ مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آ رہی کہ آپ کیوں اس میں فریق بن رہے ہیں کہ جو اپوزیشن کے لوگ ہیں وہ چلے جائیں اور کسی طرح سے کورم کا مسئلہ بنے۔ کورم کا مسئلہ نہیں بنا، اپوزیشن کے ارکان یہاں پر موجود رہیں گے چاہے ہم انہیں کل صبح تک بٹھائیں وہ بیٹھے رہیں گے۔

جناب سپیکر! جس طرح یہ حکومت تمام محکموں میں منفی ہتھکنڈے استعمال کر رہی ہے جس طریقے سے یہ حکومت چلائی جا رہی ہے، جن منفی طریقوں اور ہتھکنڈوں سے محکموں میں فراڈ کر رہے

ہیں اسی طرح آج انہوں نے اس House کو چلانے کا منفی روّیہ اختیار کیا ہے ہم اس کی پُر زور الفاظ میں مذمت کرتے ہیں کہ حکومت نے اپوزیشن کے بلائے ہوئے اجلاس کو یرغمال بنانے اور اس کو ناکام بنانے کی کوشش کی ہے لیکن یہ ان کی غلط فہمی ہے ہم انشاء اللہ ان کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔ یہ کسی صورت میں کسی بھی platform پر ہم سے مضبوط ہیں، طاقتور ہیں اور نہ ہی ہمارے ارادے ان سے کم ہیں۔ ہم ذوالفقار علی بھٹو اور محترمہ بینظیر بھٹو (شہید) کے ماننے والے ہیں۔ ہماری قیادت نے اس ملک کے لئے جان دی ہے۔ ہمارے لئے پنجاب کے عوام کی خاطر دو تین یا چار گھنٹے بیٹھنا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اگر ہمیں پنجاب کے عوام کے لئے جان بھی دینا پڑی تو ہم اس سے بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے لیکن میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ خدا کے لئے آپ کا جو مرتبہ ہے اس کو سامنے رکھتے ہوئے آپ فریق نہ بنیں۔ آپ نے جو وقت کا اعلان کیا تھا اس میں سب لوگ نماز پڑھ کر آ گئے لیکن آپ دیر سے آئے جس کا ہمیں دکھ ہے۔ ہم آئندہ آپ سے امید کرتے ہیں کہ ان منفی ہتھکنڈوں، ان لوٹے بنانے والوں، ان شور بابلانے والوں کا ساتھ نہیں دیں گے اور ہم ان کا مقابلہ کریں گے۔ آج ہم نے ان کو practically میدان سے بھگا دیا ہے اور حکومت میدان چھوڑ کر بھاگ گئی ہے۔ ہم اس ایوان میں حزب اختلاف کی نشستوں سے پنجاب کے عوام کے جو دکھ ہیں، پنجاب کے ہسپتالوں میں جو مریض مر رہے ہیں، پنجاب کے سکولوں میں جو بچے بغیر چھتوں کے درختوں کے نیچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کے لئے آواز اٹھاتے رہیں گے اور یہ اپوزیشن بیٹھی ہے اور بیٹھی رہے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: علی حیدر نور خان صاحب! ایک منٹ تشریف رکھیں، میں آپ کو floor دیتا ہوں۔ محترم راجہ ریاض صاحب! آپ میری بات سنیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ جب میں نے وقفہ نماز کیا تھا تو آپ کو پتا ہے کہ آج ہم نے تین بجے House کی کارروائی شروع کرنی تھی لیکن آپ نے سپیکر چیمبر میں بات کی کہ تین بجے شروع نہ کریں بلکہ ساڑھے تین بجے House شروع کریں۔ میرے خیال میں اس میں حکومت کا کوئی چکر نہیں ہے بلکہ ہم مل جل کر باہمی طریقہ سے اس House کو چلا رہے ہیں اور جب آپ نے یہ بات کی تھی تو اس وقت رانا ثناء اللہ خان صاحب بھی موجود تھے۔ اب جبکہ وقفہ نماز کے دوران آپ کے دوست ہی تھے جو ہمارے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ان کے کچھ مسائل تھے اور وہ سن کر میں سیدھا House میں آ گیا ہوں۔ اس وقت میرے پاس کوئی حکومتی ممبر نہ تھا بلکہ میرے پاس تمام اپوزیشن کے ممبران بیٹھے ہوئے تھے۔ میں ان کی بات سن کر House میں آیا ہوں تو kindly آپ ذرا facts کو

دیکھ کر اس حساب سے چلیں۔ ہم پر حکومت کی طرف سے کوئی دباؤ نہ ہے بلکہ ہم سب نے اس House کو مل کر چلانا ہے۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر!۔۔۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! توجہ دلاؤ نوٹس کا وقت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! میں علی حیدر نور خان نیازی صاحب کی بات سن لوں تو اس کے بعد میں آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس لے لیتا ہوں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ میں اس ایوان کی توجہ ایک نہایت اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور بات کچھ اس طرح ہے کہ کچھ عرصہ پہلے جو سیلاب آیا تھا تو میرا ضلع بھی اسی سیلاب سے متاثر ہوا تھا تو چند متاثرین سیلاب کا وفد میرے پاس آیا جو سیلاب سے پسے ہوئے لوگ تھے، اس صوبے کے مظلوم عوام تھے، وہ آکر خون کے آنسو رو رہے تھے اور ان کے ہاتھ میں ایک میگزین تھا۔ یہ میگزین گل احمد لان کا ایک ثمر میگزین ہے جس میں ایک تصویر لگی ہوئی ہے جو کہ میں آپ کو دکھاتا ہوں۔ اس تصویر میں ایک ماڈل ماڈلنگ کر رہی ہے اور اس کے پیچھے نظر آنے والی تصویر گورنر ہاؤس کے دربار ہال کی ہے۔ میں اپنے تمام دوستوں سے گزارش کروں گا کہ یہ تصویر بڑی اہم ہے اور اس تصویر کو دیکھیں۔

(اس مرحلہ پر جناب علی حیدر نور خان نیازی نے میگزین کی تصویر کو ایوان میں لہرایا)

یہ پیچھے نظر آنے والا ہال دربار ہال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کیا دکھا رہے ہیں؟

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! یہ پیچھے نظر آنے والا دربار ہال ہے جو کہ گورنر ہاؤس کا دربار ہال ہے جہاں پر یہ ماڈلنگ کی جا رہی ہے۔ گورنر ہاؤس ایک صوبہ کے آئینی سربراہ کی جگہ ہے جہاں سے اس صوبہ کو چلایا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں پر کھڑے ہو کر احتجاج کرنے لگے)

جناب سپیکر! گورنر ہاؤس وفاق کی علامت ہے۔ جب آج یہ ملک دہشت گردی کا شکار ہے۔ وہ دربار ہال جس کے اندر اس صوبے کا آئینی سربراہ، اس صوبے کا Chief Executive، اس صوبے کے وزراء اس صوبے اور اس ملک سے وفاداری کا حلف اٹھاتے ہیں، اس صوبے کے عوام کی فلاح و بہبود

کا حلف اٹھاتے ہیں، اس دربار ہال اور اس گورنر ہاؤس میں یہ catwalk and modeling کروائی جارہی تھی۔ان کا یہ طرز عمل اور طرز فکر دیکھ کر میں صرف یہ کہوں گا کہ جب روم جل رہا تھا تو میرا ان بانسری بجار ہا تھا۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا حکومت سو رہی ہے، کیا اس حکومت نے اس ملک سے ٹارگٹ کلنگ ختم کروا دی ہے، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس حکومت نے سیلاب سے بے گھر ہونے والے لوگوں کو چھت دے دی ہے، کیا اس ملک سے ڈرون حملے بند ہو گئے ہیں، جب یہ صوبہ اور یہ ملک دہشت گردی کا شکار ہے، جب معصوم لوگ مر رہے ہیں تو یہ حکمران گورنر ہاؤس میں catwalk and fashion shows کروا رہے ہیں اور کیا یہ سخی سرور کے دربار پر ہونے والے دھماکا میں ان معصوم شہیدوں کے زخموں پر نمک نہیں چھڑک رہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے؟

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں صرف آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ حکومت اور لاء منسٹر صاحب بتائیں کہ کیا گورنر ہاؤس میں یہ commercial activities جائز ہیں اور ان commercial activities سے آنے والے پیسے کہاں ہیں؟

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "توجہ دلاؤ نوٹس کا ٹائم ہے" کی آوازیں)

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House.

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! یہ توجہ دلاؤ نوٹس کی بات کرتے ہیں۔ کیا انہوں نے اپنے آبائی علاقے سخی سرور کے دربار پر دھماکا میں شہید ہونے والوں کے زخموں پر مرہم رکھی ہے؟ یہ تو ان کے زخموں پر نمک چھڑکنے کے برابر ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر پلیز۔ علی حیدر نور خان نیازی صاحب! میں پوچھتا ہوں کہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے؟

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! اگر یہ مجھے بات نہیں کرنے دیں گے تو میں اس House کو نہیں چلنے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب علی حیدر نور خان نیازی صاحب! میری بات سنیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں اس پر تحریک التوائے کار out of turn پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میری بات سنیں جب تحریک التوائے کار کا وقت آئے گا تو دیکھیں گے۔ابھی تو توجہ دلاؤنوٹس کا وقت ہے۔جناب علی حیدر نور خان نیازی صاحب!اب آپ تشریف رکھیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پرویز رفیق صاحب!میں آپ کو توجہ دلاؤنوٹس کے بعد ٹائم دیتا ہوں۔

کورم کی نشاندہی

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا ہے۔کارروائی جاری رکھی جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر!۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House. Order in the House.

جی، چودھری صاحب!

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! مجھے ایک سیکنڈ دے دیں۔(شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: علی نور نیازی صاحب!آپ تشریف رکھیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر!آپ نے اگر مجھے floor دیا ہے تو House کو in order بھی کرائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: علی نور نیازی صاحب!اب آپ تشریف رکھیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر!ان کی بات ہو چکی ہے، مجھے موقع دیا جائے۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! کیا حکومت مجھے اس بات کا جواب دے سکتی ہے کہ گورنر ہاؤس میں اس طرح کی commercial activities ہو سکتی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا پوائنٹ آف آرڈر آ گیا ہے۔ بس، مہربانی!

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! مجھے اس کا جواب دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: توجہ دلاؤ نوٹس کے بعد میں آپ کو جواب دلواتا ہوں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب سے کہیں کہ مجھے اس بات کا جواب دیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! مجھے جواب دیا جائے کہ کیا گورنر ہاؤس میں اس طرح کی فحاشی اور commercial activities ہو سکتی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نیازی صاحب! اب آپ تشریف رکھیں اور اُن کو بات کرنے دیں۔ جی، چودھری صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! کیا یہ درست ہے کہ مورخہ۔۔۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میرے پوائنٹ آف آرڈر کا جواب دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ کو توجہ دلاؤ نوٹس کے بعد جواب لے کر دیتا ہوں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! یہ کیا طریق کار ہے؟ مجھے بات کرنے دی جائے۔ (شور وغل)

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House. Order in the House.

نیازی صاحب! تشریف رکھیں۔ (شور وغل)

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! اگر یہ حکومت مجھے اس بات کا جواب نہیں دے سکتی تو میں اس ایوان سے واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب علی حیدر نور خان نیازی ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: میں دونوں اطراف سے گزارش کروں گا کہ اس House کے اندر ہم نے decorum کو بھی maintain رکھنا ہے اور اس طرح کے پوائنٹ آف آرڈرز کے اوپر بات نہیں ہونی چاہئے۔ چودھری ظہیر الدین صاحب! آپ توجہ دلاؤ نوٹس پیش کریں۔

چودھری ظہیر الدین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! جیسا کہ پہلے سے طے شدہ بات تھی کہ وقفہ سوالات اور توجہ دلاؤ نوٹس کے بعد پوائنٹ آف آرڈرز ہوں گے۔ جب میں نے عرض کیا تھا تو آپ نے کہا تھا کہ جب یہ دونوں ختم ہو جائیں گے تو آپ پوائنٹ آف آرڈر لے سکتے ہیں۔ حالانکہ پارلیمانی لیڈر اور اپوزیشن لیڈر کا استحقاق ہوتا ہے کہ وہ پوائنٹ آف آرڈر لے سکتا ہے لیکن ہم آپ کے حکم کی پابندی کرتے ہیں اور پوائنٹ آف آرڈر نہیں لیتے۔ میں توجہ دلاؤ نوٹس سے پہلے ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جب بھی توجہ دلاؤ نوٹس پیش ہوتا ہے تو یہاں پر ہمارے محترم چیف منسٹر صاحب تشریف فرما ہوتے ہیں۔ آج بہت ہی اہم توجہ دلاؤ نوٹس تھا مگر مجھے بہت دُکھ سے کہنا پڑ رہا ہے کہ وہ تشریف فرما نہیں ہیں اور آئی جی صاحب بھی یہاں پر تشریف فرما نہیں ہیں۔ اگر آئی جی صاحب اس ایوان میں تشریف لائیں تو میں یقین دلاتا ہوں کہ ان کی عزت افزائی ہو گی اور ان کو اس ایوان کے اندر بھی اور باہر بھی تحسین کی نظر سے دیکھا جائے گا۔ یہ ایک بہت بڑے واقعہ سے متعلق توجہ دلاؤ نوٹس ہے اس لئے آئی جی صاحب کو یہاں پر تشریف لانا چاہئے تھا۔ اب میں اسے پڑھتا ہوں۔

ڈی جی خان، دربار حضرت سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ پر خودکش دھماکوں کی تفصیلات

چودھری ظہیر الدین خان: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 3-اپریل 2011 کو حضرت سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر عرس کی تقریبات جاری تھیں کہ 3 خودکش دھماکے ہوئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس حادثے میں 46 سے زائد زائرین جاں بحق اور ایک سو سے زائد زخمی ہوئے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو سکیورٹی کے مناسب اقدامات نہ کرنے کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں جواب دینے سے پہلے محترم چودھری ظہیر الدین صاحب نے جو فرمایا ہے اس کے متعلق یہ عرض کروں گا کہ پوری طرح سے یہ rules کے مطابق ہے کہ میں ان کی خدمت میں جواب پیش کر سکتا ہوں اور توجہ دلاؤ نوٹس پر آئی جی صاحب نہیں بلکہ ضلعی انتظامیہ کا یہاں پر موجود ہونا ضروری ہے۔ ڈی پی او (ڈیرہ غازی خان) اس وقت گیلری میں بھی موجود ہیں اور میری ان کے ساتھ اس بارے میں مکمل discussion بھی ہوئی ہے اور اس جواب کے علاوہ اس مقدمے کی تفتیش کے حالات کی بھی پوری تفصیل موجود ہے۔ اگر چودھری صاحب مناسب سمجھیں تو اس حوالے سے میں ان کی ڈی پی او صاحب کے ساتھ میٹنگ بھی کروا دوں گا اور یہ تفصیل بھی ان کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔

(الف) مورخہ 3-اپریل 2011 کو عرس کی تقریبات کے دوران۔۔۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! قائد حزب اختلاف صاحب کھڑے ہیں ان کو پہلے بات کرنے دیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب نے جو بات کی ہے، آپ اس House کی روایات اٹھا کر دیکھ لیں یہاں پر چیف منسٹر خود آ کر جواب دیتے تھے۔ آئی جی اور ہوم سیکرٹری بھی یہاں پر موجود ہوتے تھے۔ میں قانون کی بات نہیں کر رہا لیکن روایات اٹھا کر دیکھ لیں۔ اگر ان کے کہنے پر آئی جی نہیں آتا، ہوم سیکرٹری نہیں آتا اور چیف منسٹر، خیر اُس کو تو یہ بے چارے کچھ کہہ ہی نہیں سکتے، ان کی جرأت ہی نہیں ہے، وہ تو ان کی بات سُننے کے لئے بھی تیار نہیں۔ جو آ سکتے ہیں آئی جی اور ہوم سیکرٹری اگر وہ یہاں پر موجود ہوں تو مناسب بات ہو گی اور اگر آج نہیں تو آئندہ سے یہ کوشش کریں کہ کسی طریقے سے منت سماجت کر کے ان کو لے آئیں تو یہ House کی بہتری کے لئے زیادہ اچھا ہو گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں محترم قائد حزب اختلاف کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ وہ روایات اٹھا کر دیکھ لیں۔ اِس سے پہلے کی اسمبلی کی روایات دیکھ لیں یا اُس سے بھی پہلے کی اسمبلی کی روایات دیکھ لیں۔ ہوم سیکرٹری اور آئی جی کا لاء اینڈ آرڈر کی general discussion پر موجود ہونا روایات میں پایا جاتا ہے۔ پچھلے پانچ سال کی روایات چودھری ظہیر الدین صاحب کو معلوم ہیں کہ ان سے تو یہ بھی ممکن نہ ہوا تھا اور ہوم سیکرٹری پانچ سال تک ان کے بھی اور

ہمارے بھی بلانے کے باوجود کبھی لاء اینڈ آرڈر کی general discussion پر موجود نہیں تھے۔ باقی جہاں تک قائد حزب اختلاف نے عرض کیا ہے تو ان کی خدمت میں، میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارے اندر تو واقعی شاید جرأت نہیں ہے، وہ ہماری پارٹی کے لیڈر ہیں، ہم ان کو کچھ کہہ سکیں لیکن افسوس تو ہمیں اس بات پر ہے کہ تین سال تک آپ کو بھی جرأت نہیں ہوئی کہ آپ ان کے سامنے کوئی صحیح بات کہہ سکیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

تین سال تک یہ بھی مسلسل خوشامد کرتے رہے اور جب بھی کبھی کیبنٹ کا اجلاس ہوتا تھا یہ ہم سے پہلے ہی ایسی خوش آمد شروع کرتے تھے کہ ہمیں بات کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا تھا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "واہ، واہ" کی آوازیں)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): یہ بالکل جھوٹ ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) مورخہ 3-اپریل 2011 کو عرس کی تقریبات کے دوران دربار حضرت سخی سرور رحمتہ اللہ علیہ پر ایک خودکش دھماکا ہوا۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! آپ کی بات کے جواب میں قائد حزب اختلاف کھڑے ہوئے ہیں ان کو بات کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر انہوں نے اس بات کو طول دیا تو میں حلفاً اور قرآناً جو الفاظ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے متعلق ان کی کیبنٹ میٹنگ میں ان کے سامنے کہتے رہے وہ سارے الفاظ یاد دلاؤں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یہ بات پھر ان کے لئے قابل برداشت نہیں ہو گی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں ان کے چیلنج کو قبول کرتا ہوں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ توجہ دلاؤ نوٹس کے جواب کے بعد راجہ ریاض صاحب کو اس بات کا جواب دینے کے لئے special time دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! وہ قائد حزب اختلاف ہیں ان کو بات کرنے دیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب والا! انہوں نے میری ذات پر attack کیا ہے، رانا ثناء اللہ خان نے یہ غلط کہا ہے، جھوٹ کہا ہے، یہ ریکارڈ لے آئیں میرے پیپلز پارٹی کے وزراء موجود ہیں۔ وزیر اعلیٰ میں کوئی خوبی نہیں ہے میں نے کس چیز پر ان کی خوشامد کرنی تھی؟ ان میں کوئی خوبی نہیں ہے۔ میں ان کی اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ اگر میں نے ان کی کوئی خوشامد کی ہو تو میں اس House کی membership سے resign کر دوں گا۔ خوشامد تو ایک طرف کی بات ہے وہ چیف منسٹر کسی کی سنتا ہے، کسی کی مانتا ہے اور نہ ہی اس کو کسی کی سمجھ آتی ہے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! آپ مجھے اجازت دیں، میں حقائق پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون صاحب کو بات کرنے دیں۔ سوہنا صاحب! دیکھیں اس House کا ایک decorum ہے اس decorum کو maintain رکھیں۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب والا! اب آپ مجھے بات تو کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے وزیر قانون صاحب کو بات کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! قائد حزب اختلاف کی بات کا جواب میں نے دینا ہے، سوہنا صاحب نے تو نہیں دینا۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب والا! آپ مجھے بات تو کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوہنا صاحب! تشریف رکھیں۔ ان کے بعد میں آپ کو floor دیتا ہوں۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب والا! اب حقائق سامنے آنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! راجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کسی کی سنتا ہے اور نہ ہی کسی کی مانتا ہے۔ میں ریکارڈ سے ثابت کروں گا، راجہ صاحب کی سن کے، راجہ صاحب کی مان کے، یہ عرض کروں گا کہ ان کے حلقے میں تین سالوں میں ایک ارب روپے کی ڈویلپمنٹ ہوئی ہے اور میں یہ بات ریکارڈ سے ثابت کروں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)
اس بات کے لئے آپ کوئی وقت رکھ لیں اور میں آپ کو باقاعدہ ایک پریس کانفرنس کا ریکارڈ پیش کروں گا جس میں راجہ صاحب خود کہہ رہے ہیں کہ میں نے اپنے حلقے میں تین سال کے اندر ایک ارب روپے کی ڈویلپمنٹ کرائی ہے۔ باقی جہاں تک خوشامدی الفاظ کا تعلق ہے تو یہ سوہنا صاحب کلمہ پڑھ کر کہہ دیں کہ راجہ صاحب کیبنٹ کی میٹنگوں میں کیا کہتے رہے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب والا! اگر رانا صاحب ثابت کر دیں تو میں اس House سے استعفیٰ دے دوں گا اور اگر یہ ثابت نہ کر سکے تو یہ استعفیٰ دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! یہ استعفیٰ لکھ کر sign کر کے تیار رکھیں۔

(الف) مورخہ 03-04-11 کو عرس کی تقریبات کے دوران مزار حضرت سخی سرور رحمتہ اللہ علیہ پر ایک خود کش دھماکا ہوا جس کے تقریباً آدھ گھنٹہ بعد دوسرا دھماکا ہوا۔ پہلے دھماکا کے نتیجہ میں ہلاک شدگان کی تعداد 52 اور زخمیوں کی تعداد 93 تھی جبکہ دوسرے دھماکے میں خود کش زخمی ہوا اور اس کو گرفتار کر لیا گیا جو کہ زیر علاج کے ساتھ ساتھ زیر تفتیش ہے۔

(ب) اس حادثہ میں 52 زائرین جاں بحق ہوئے جبکہ 93 زائرین زخمی ہوئے۔

(ج) تحریر ہے کہ دربار حضرت سخی سرور پر مناسب سکیورٹی انتظامات کئے گئے تھے، زندہ بچ جانے والے خود کش حملہ آور کے بیان کے مطابق "ان کا ارادہ دربار کے اندر جا کر دھماکا کرنے کا تھا" جو کہ پولیس کے مؤثر انتظامات کی وجہ سے وہ دربار کے اندر داخل نہ ہو سکے اور انہوں نے دربار کے احاطہ سے باہر سبیل اور لنگر خانے کے قریب دھماکا کر دیا۔ سکیورٹی کے مناسب انتظامات تھے وہاں پر دو walk through gates چار CCTV کیمرے اور اس کے علاوہ مناسب نفری انتظامات کے لئے موجود تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ کے کسی ضمنی سوال سے پہلے ممبران سے ایک بات عرض کر دوں کہ جس طرح سے آپ نے خود بات کی اور آپ ماشاء اللہ سینئر پارلیمنٹیرین بھی ہیں، توجہ دلاؤ نوٹس کے اندر کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا اور اس پر کوئی بحث بھی نہیں ہو سکتی اس پر صرف ضمنی سوالات ہو سکتے ہیں۔ ہماری کارروائی کو پوری قوم دیکھ رہی ہے اس کے متعلق ہم تھوڑا سا یہ مظاہرہ کریں کہ اس House کے اندر ہم طریقے سے چلیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے اس سوال پر دو تین ضمنی سوالات ہیں۔ پہلا ضمنی سوال تو یہ ہے کہ ڈیرہ غازی خان کے اندر یہ تیسرا واقعہ ہوا ہے۔ پہلا واقعہ دو سال پہلے چالیسویں کے جلوس پر ہوا تھا اور پھر سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب کے گھر پر ایک حملہ ہوا اور وہ بھی دہشت گردی کی واردات تھی اور اب یہ تیسرا دھماکا ایک ہی ضلع کے اندر ہوا ہے۔ اس دھماکے سے پہلے اخباری خبریں یہ بھی تھیں کہ کچھ اطلاعات تھیں کہ پنجاب کے اندر دہشت گردی کے امکانات ہیں۔ کیا یہ درست ہے کہ یہ تیسرا واقعہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ ضلع ڈیرہ غازی خان میں دہشت گردی کا یہ تیسرا واقعہ ہے اور دونوں واقعات جو اس سے پہلے ہوئے ہیں وہ بھی worked out ہو چکے ہیں۔ ان میں بھی جو مشتبہ لوگ تھے اور جو لوگ اس دہشت گردی کے واقعات میں ملوث تھے ان کو بھی گرفتار کیا گیا ہے اور اس مقدمہ میں بھی جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ ایک خود کش بمبار تو موقع سے ہی زندہ گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ پہلے سات پھر ایک، اس کے بعد انیس افراد کو گرفتار کیا گیا ہے اور اس میں بہرام خان جس نے دہشت گردوں کو یہاں تک پہنچانے میں main کردار ادا کیا اس کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے اور اس کے علاوہ جو لوگ گرفتار ہوئے ہیں ان سے بھی کافی positive اور مؤثر معلومات حاصل ہوئی ہیں جس سے دہشت گردی کے خلاف کارروائیاں کی جارہی ہیں اور اس سے کافی مدد ملے گی۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے اور یہ بالکل relevant ہے، اتفاق سے آج ہی کی ایک اخباری خبر کے حوالے سے اس کی relevance بن جاتی ہے کہ پہلے بھی چند ایک واقعات صوبہ پنجاب کے اندر اور خاص طور پر لاہور کے اندر ہوئے ہیں۔ اس میں یہ اطلاع آتی رہی ہے کہ مرکز کی طرف سے یہ اطلاع دی گئی ہے کہ کچھ دہشت گرد صوبہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اس کے بعد بھی دو واقعات ہوئے ہیں۔ آج کے اخبار میں یہ خبر ہے کہ اس ایوان کے معزز ممبر چودھری مونس الٰہی صاحب کی زندگی کو شدید خطرہ لاحق ہے۔ مختلف ایجنسیوں نے اور وزارت داخلہ نے حکومت پنجاب کو یہ خط لکھا ہے، میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ کیا یہ خط ان کو موصول ہوا ہے اگر موصول ہوا ہے تو کیا security beef up کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! ضمنی سوال اس سے relevant تو نہیں ہے۔ ماشاء اللہ آپ سینئر پارلیمنٹیرین ہیں، آپ اس سلسلے میں Rule No.66 پڑھ لیں۔ اس وقت ایک specific issue پر بات ہو رہی ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب والا! میں آپ کی بات کو تسلیم کرتا ہوں۔ اگر آپ اس کو reject فرما دیں گے تو میں اس پر اعتراض نہیں کروں گا۔ میں نے اس معزز ایوان کے ایک معزز ممبر کی زندگی کے خطرے کے بارے میں بات کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ تو آپ جب مرضی بات کر لیں لیکن توجہ دلاؤ نوٹس میں تو آپ specific بات کریں گے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب والا! Relevancy پر آپ ruling دے دیں۔ میں تو ہمیشہ آپ کی بات مانتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی مہربانی۔

چودھری ظہیر الدین خان: میں نے تو کہا ہے کہ پہلے بھی یہ ہوتا رہا ہے۔ اگر تو ان کے پاس یہ letter آیا ہے بعد میں چونکہ یہ کہا جاتا رہا ہے کہ ہمیں تو خط ہی نہیں ملا۔ لاہور کا واقعہ ہو گیا، بعد میں انہوں نے کہا ہمیں تو خط نہیں ملا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم چودھری صاحب نے جو بات کی ہے وہ یقیناً rules کے مطابق یا اس سوال سے متعلقہ information تو نہیں ہے لیکن میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اجلاس سے فارغ ہو کر ہوم سیکرٹری سے بات کر کے ان کو بتاؤں گا۔ اگر کوئی اس قسم کا letter موصول ہوا ہے تو یقیناً یہ بھی ہماری حکومت کی ذمہ داری ہے چودھری مونس الٰہی اس ایوان کے ایک معزز ممبر ہیں۔ ٹھیک ہے، ان کے اوپر جو بھی الزام ہے وہ معاملہ subjudice ہے اور عدالت میں وہ اس کو face کریں گے۔ اگر ان کی جان سے متعلق یا کسی threat کی اطلاع ہوئی تو اس کا proper اور مناسب انتظام کیا جائے گا۔ یہ معاملہ جو اس وقت under discussion ہے اس کے متعلق عرض کروں گا کہ عمر ولد زبیر خود کش جو کہ پکڑا گیا ہے اس کے بیان میں سے چند لائنیں میں اس معزز ایوان کے علم میں اس لئے لانا چاہوں گا کہ یہ جو بات ہوتی ہے کہ دہشت گردوں کا کوئی بہت بڑا نیٹ ورک ہے، اس نیٹ ورک میں یہاں پر کوئی ٹریننگ ہو رہی ہے اور اس کی وجہ سے یہ ساری دہشت گردی ہو رہی ہے۔ گورنمنٹ اور ایجنسیاں کیا کر رہی ہیں، ان کا کیا کام ہے؟ یہ اتنے مختصر سے نیٹ ورک کے ساتھ اور ان کا کام کرنے کا جو انداز ہے وہ اس دہشت گرد کے بیان سے پورے معزز ایوان کی سمجھ میں آ جائے گا کہ یہ معاملات چلتے کس طرح سے ہیں۔

عمر ولد زبیر قوم پٹھان سکنہ میر علی شمالی وزیرستان۔

میرا والد کراچی میں چوکیدار تھا وہ وہاں پر ایک حملہ میں مارا گیا تھا۔ میرا کوئی بھائی نہ ہے، میں نور پبلک سکول عیسیٰ خیل باجوڑ ایجنسی میں استاد نذیر سے کلاس نہم میں پڑھتا تھا تقریباً سات آٹھ ماہ قبل قاری ظفر مجھے ملا اس نے کہا کہ دنیا داری کو چھوڑو، دنیاوی پڑھائی حاصل کرکے تم کیا کرو گے ؟ تم کافروں کے خلاف جہاد کرو اور اپنی آخرت سنوارو۔ میں نے قاری ظفر کی باتوں میں آکر پڑھائی چھوڑ دی اور قاری ظفر سکنہ میر علی دراوڑی کے ساتھ مرکز ٹریننگ سنٹر میر علی میں چلا گیا۔ مرکز میں قاری ظفر کے علاوہ قاری مومن بھی تھا۔ وہاں مرکز میں میرے ساتھ محمد اسماعیل عرف عبداللہ ولد نور اللہ، عبدالعزیز اقوام پٹھان، میر علی پٹھان سکنہ میر علی شمالی وزیرستان اور متقی سکنہ جنوبی وزیرستان نے بھی ٹریننگ حاصل کی۔ مورخہ 11-03-28 کو ایک شخص نعیم اللہ، اس کا نام نعیم اللہ غلط ہے بعد میں پتا لگا کہ اس کا نام بہرام خان ہے جو کہ ہمارا رہبر تھا مجھے اور محمد اسماعیل عرف عبداللہ کو مرکز سے بنوں لے آیا اور بنوں سے ہم تینوں کراچی والی فلائنگ کوچ پر سوار ہو کر مورخہ 11-03-29 کو تقریباً ساڑھے چار بجے ڈیرہ غازی خان بائی پاس پر اترے۔

جناب سپیکر یہ ایک patron ہے جس کے ذریعے اتنا بڑا حملہ کیا گیا جس میں باون افراد شہید ہوئے اور سو کے قریب زخمی ہوئے۔آپ دیکھ لیں کہ یہ اس کی ٹوٹل preparation اور ساری چیز ہے۔ ڈیرہ غازی خان بائی پاس پر اترے، ہم بائی پاس سے رکشا پر سوار ہو کر ٹریفک چوک ڈیرہ غازی خان پہنچے۔ نعیم کو کسی شخص کا فون آیا جس نے بتلایا کہ تم المدینہ ہوٹل میں کمرہ لے لو، ہم تینوں نے لیاقت بازار ڈیرہ غازی خان المدینہ ہوٹل پہنچ کر کمرہ نمبر 21 میں رہائش اختیار کر لی اور پھر وہ وہیں سے انہیں سخی سرور دربار پر لے گیا اور وہاں انہیں سمجھا کر خود کش حملے کے لئے بھیجا۔ یہ لوگ ایک مختصر نیٹ ورک سے کام کرتے ہیں، ہماری بعض ایجنسیز اور بعض مغرب زدہ NGOs یہ بات کہتی ہیں کہ پورے جنوبی پنجاب میں ٹریننگ ہو رہی ہے، وہاں دہشت گردی ہو رہی ہے اور پتا نہیں وہاں پر کتنا بڑا نیٹ ورک قائم کیا ہوا ہے لیکن ایجنسیز اور پولیس اس بارے میں کچھ نہیں کر رہی۔ ان کا یہ طریق کار ہے جو اس قسم کے حادثات کا سبب بنتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محسن لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ واقعہ میرے حلقے کے سب سے بڑے شہر سخی سرور میں ہوا ہے۔ لاء منسٹر صاحب نے جو بیان فرمایا ہے میں اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ اس واقعہ میں خود کش حملہ آور کو زندہ گرفتار کرنے میں سب سے اہم کردار ہماری بارڈر ملٹری پولیس نے کیا اور میں

معذرت کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ وہاں پنجاب پولیس کہیں بھی نظر نہیں آئی۔وہاں بارڈر ملٹری پولیس سخی سرور کا تھانہ ہے جس وقت وہاں دھماکا ہوا تو وہ اہلکار پہنچے، وہاں 1122 پہنچا اور بم ڈسپوزل سکواڈ والے پہنچے لیکن بم ڈسپوزل سکواڈ والوں کی حالت یہ تھی کہ ان کے پاس وائر کٹر یا قینچی تک نہیں تھی اس سے اندازہ لگالیں کہ ہمارا علاقہ کتنا equipped ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لغاری صاحب! اس پر ضمنی سوال ہو سکتا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! انہوں نے جو information دی ہے اگر میں اسے complete کر دوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ وہ بعد میں کر سکتے ہیں۔ماشاء اللہ آپ تو خود rules follow کرنے والے ہیں، آپ rule 66 پڑھ لیں۔آپ اس پر ضمنی سوال کر سکتے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اگر میری بات اتنی ناگوار گزر رہی ہے تو آپ shut up call دے دیں، میں چپ کر جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جب law کو سمجھنے والے اس طرح بات کریں گے؟۔۔۔آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! جن اہلکاروں نے بہادری کا یہ کام کیا ہے اور انہوں نے خود کش حملہ آور کو disable کیا ہے کیا حکومت پنجاب ان لوگوں کو کوئی شاباش، کوئی ترقی یا کوئی انعام دینے کا ارادہ رکھتی ہے اور جن لوگوں نے اس میں role ادا نہیں کیا جیسے پنجاب پولیس وہاں پر missing تھی تو کیا ان لوگوں سے کوئی پوچھ گچھ کی جائے گی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معاملہ یہ ہے کہ دربار حضرت سخی سرور کی location اس طرح ہے اور لغاری صاحب بھی اس بات کی تصدیق کریں گے کہ وہاں سے قبائلی علاقہ شروع ہوتا ہے یعنی دربار کا کچھ حصہ settled area ہے اور کچھ حصہ وہیں سے قبائلی علاقہ شروع ہو جاتا ہے اس لئے وہاں پر بارڈر پولیس اور پنجاب پولیس یعنی دونوں Forces موجود تھیں، غالباً اس کا نام اعجاز ہے اور وہ بارڈر پولیس کا اہلکار تھا جب خود کش بمبار نے اپنی جیکٹ کو blow up کرنے کی کوشش کی تو وہ نہ ہو سکی اور اس کا ایک ہاتھ اڑ گیا اور جب اس نے دوسرے ہاتھ سے کوشش کی تو یقیناً اس اہلکار نے بڑی سمجھ داری سے اس کے اس بازو کو زخمی کیا اور وہ دھماکا نہیں ہو سکا۔بالکل اس کی رپورٹس پنجاب

حکومت تک اور ان کی متعلقہ فورس تک پہنچائی جا رہی ہیں اور وہ پہنچی ہیں، ان کے مطابق ان کا جائزہ لے کر جن جن اہلکاروں نے وہاں پر بہتر کام کیا ہے انہیں انعام دیا جائے گا اور اگر کسی نے اپنی ڈیوٹی سے غفلت کی ہے تو اس کی بھی باز پرس ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: توجہ دلاؤ نوٹس کے پندرہ منٹ ہوتے ہیں اب وہ وقت ختم ہو چکا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

چودھری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین صاحب!

چیئر کی رولنگ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے طبع شدہ مواد کا ایوان میں لایا جانا

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جب سپیکر صاحب کی رولنگ کی خلاف ورزی کی گئی تو اس وقت House out of order ہو گیا تھا۔ جناب کی رولنگ یہ ہے کہ اس ایوان کے اندر کسی قسم کا printed material اور فوٹو گرافس لا کر display نہیں کی جا سکتیں۔ وہ جب یہاں پر display کی گئیں اس وقت House in order نہیں تھا۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ آج کل کے زمانے میں جب کمپیوٹر کا دور ہے تو بہت سی ماڈلنگ کے پیچھے Birmingham Palace and Trafalgar Square کی تصویریں ہوتی ہیں لیکن وہ وہاں پر نہیں پہنچے ہوئے ہوتے اس لئے ان چیزوں کو evidence کے طور پر پیش کرنے کے لئے یہ ایوان نہیں ہے۔ آپ کی اور لاء منسٹر صاحب کی موجودگی میں یہ فیصلہ ہوا تھا اور ابھی تک اس فیصلے کی violation اپوزیشن کی طرف سے نہیں ہوئی۔ مجھے بڑے دکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ آپ کی موجودگی میں، جناب کی موجودگی میں بنائے ہوئے قوانین کی جو خلاف ورزی ہوتی ہے، جناب جو time to time rules بناتے ہیں اور ان کو amend بھی کرتے رہتے ہیں جب انہیں violate کیا جاتا ہے تو وہ حکومتی بنچوں کی طرف سے کیا جاتا ہے اور پھر اس پر appreciation بھی ملتی ہے۔ میری استدعا ہے کہ آپ جو rules بناتے ہیں ان پر عملدرآمد کرایا جائے۔ میرے بھائی نے یہاں پر جو display کیا، اسے لہرایا میں ان کی دلآزاری نہیں کرنا چاہتا اور ان بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہتا، وہ ہمارے بھائی ہیں اور وہ issues کے متعلق بات کرتے رہتے ہیں لیکن یہ بات ان کے علم میں ہے کہ کوئی گورنر ہاؤس کی فوٹو گراف ہو یا کسی کی بھی ہو، یہاں پر بے شمار مرد اور

خواتین ماڈلز ایسے ہیں جن کے پیچھے قلعہ جات ، فورٹس اور فارن فورٹس کی تصویریں ہوتی ہیں۔یہ کوئیevidenceنہیں ہے لہذا اسےissueنہ بنایا جائے۔بہت بہت شکریہ

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مستی خیل صاحب! ایک منٹ۔چودھری صاحب! وہ ہمارے معزز ممبر ہیں، چاہے انہوں نے جو بھی کیا ہے لیکن انہوں نے واک آؤٹ کیا ہوا ہے لہذا میں چودھری عغفور صاحب اور اولکھ صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ ان کے پاس جائیں اور انہیں منا کر لائیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سےNo, Noکی نعرہ بازی)

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز!Houseکا ایکdecorumہے اور وہ ہمارے معزز ممبر ہیں۔

(اس مرحلہ پر چودھری عبدالغفور اور ملک احمد علی اولکھ معزز ممبر
جناب علی حیدر نور خان نیازی کو واپس ایوان میں لانے کے لئے باہر تشریف لے گئے)

جناب محمد اشرف خان سوہنا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سوہنا صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں، ان کے بعد مستی خیل صاحب بات کریں گے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب نے کچھ کیبنٹ میٹنگ کا تذکرہ کیا اور میں خواہش کروں گا کہ سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب بھی میری بات کی طرف توجہ فرمائیں۔ کیبنٹ میٹنگ کے اندر اپنے چیف منسٹر کی خوشامد اور ان پر تنقید یہ سب کا اپنا اپنا ظرف ہے۔میں آپ کے توسط سے سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب سے پوچھتا ہوں کہ اس دن کیا بات ہوئی تھی جب انہوں نے راجہ ریاض صاحب کو فون کیا اور ان سے کہا کہ میں آپ کو ملنے کے لئے آنا چاہتا ہوں۔راجہ صاحب نے کہا کہ میں اس وقت فیصل آباد میں ہوں تو سردار صاحب لاہور سے سپیشل فیصل آباد راجہ ریاض صاحب کو ملنے کے لئے تشریف لے گئے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب علی حیدر نور خان نیازی
واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لائے)

MR DEPUTY SPEAKER: Niazi Sahib! Welcome back.

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! سردار صاحب نے فیصل آباد میں جاکر راجہ صاحب سے کیا گفتگو کی؟ راجہ صاحب نے مجھے جو حکم دیا میں وہ یہاں بیان کئے دیتا ہوں۔ اس دن کیبنٹ میٹنگ کے اندر کیا ہوا؟ پہلے مجھ سے وہ سن لیں۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: ہم یہاں کہانیاں سننے نہیں آئے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Please, order in the House.

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! میں نے، پیپلز پارٹی کے وزیر نے اپنے وزیر اعلیٰ سے کہا کہ جب آپ صوبے میں اپنی کارکردگی اچھی کرنے کے لئے اپنی پسند کے سیکرٹری اور افسران لگاتے ہیں تو وزراء کو بھی تھوڑا حق دیں اور ان سے مشورہ کر لیا کریں۔ وزراء کو بھی اپنے محکموں میں اچھی کارکردگی دکھانے کے لئے اچھے افسران کی ضرورت ہے۔ آپ مہربانی کریں اور وزراء کو تھوڑا وزن دیں اور ان کی بات سنا کریں۔ میں نے وزیر اعلیٰ صاحب سے دوسری بات کیا کہی؟ میں نے وزیر اعلیٰ صاحب سے کہا کہ جناب! آپ وزراء کے محکموں میں visit کرتے ہیں اور متعلقہ وزیر کو اس بات کی خبر بھی نہیں ہوتی کہ آپ کسی وزارت کے دفتر کا visit کر رہے ہیں۔ آپ کے اس عمل سے وزراء کے متعلق غلط message جاتا ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب وزراء کو وزن، وُقعت اور اہمیت نہیں دیتے۔ آپ مہربانی کریں اور آئندہ سے جب میرے محکمے کا visit کریں تو مجھے ساتھ ضرور لے کر جائیں۔ اس کے بعد میٹنگ ختم ہو گئی۔ اب میرا ظرف اجازت نہیں دیتا کہ میں ہر شخص کا نام لے کر آپ کو بتاؤں کہ اُس نے میری اس گفتگو کے اوپر کیا تبصرہ کیا۔ میرے مسلم لیگ (ن) کے وزراء میں سے کوئی تو مجھے آکر گلے ملا اور کہا کہ بہت اچھی بات کی ہے، آپ نے ہماری عزت بھی رکھی ہے۔ کسی نے مجھے تھپکی دی اور ایک وزیر نے مجھے وزراء کے اختیار کی بات کرنے پر sweet dish سمیت کھانا بھی کھلایا۔ اگر کوئی مجھ سے اس سچ پر اختلاف کرے گا تو میں ادھر اس وزیر کا تذکرہ بھی کر دوں گا، وقت بھی بتا دوں گا اور اس دن کھانے کا جو bill pay ہوا ہے وہ بھی دے دوں گا۔

جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ اس دن وزیر اعلیٰ کا کیا پیغام لے کر راجہ ریاض کے پاس گئے تھے؟ وہ پیغام یہ تھا کہ راجہ صاحب! میاں محمد شہباز شریف صاحب ہماری پارٹی کے سربراہ ہونے کے ساتھ ساتھ پنجاب کے وزیر اعلیٰ بھی ہیں۔ آپ اپنے وزیر کو روکیں کہ وہ Cabinet کے اندر وزیر اعلیٰ صاحب سے اس طرح کی گفتگو نہ کیا کریں۔ میں نے حقائق آپ کے سامنے رکھ دیئے ہیں اور یہ دونوں اشخاص بھی اس وقت یہاں ایوان میں موجود ہیں ان کی بات آپ سُن

لیں اور اس کا فیصلہ یہ معزز ایوان کرلے گا کہ میرے وزیراعلیٰ کے اندر اختلاف سننے کا کتنا حوصلہ ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں اس وزیر کا نام بتادیتا ہوں کہ جس نے مجھے کھانا کھلایا تھا۔

معزز ممبران حزب اختلاف: نہیں، نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوہنا صاحب! اب آپ تشریف رکھیں۔ میرا خیال ہے کہ کافی point of orders ہو گئے ہیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! نیازی صاحب پہلے بھی بات کر چکے ہیں اور یہ House کے ماحول کو خراب کرتے ہیں اس لئے اب ان کو بات نہ کرنے دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! علی حیدر نور خان نیازی صاحب پارلیمانی پارٹی کے لیڈر ہیں اور اپنی پارٹی کو head کرتے ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں بھی پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نیازی صاحب! آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ پہلے گوندل صاحب کو بات کر لینے دیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! House کو conduct کرنے کے جو skills ہیں میں ان کا ہمیشہ سے معترف رہا ہوں لیکن مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آرہی کہ ایک تانگہ یا سائیکل پارٹی کے پارلیمانی لیڈر کو آپ بار بار کیوں وقت دے رہے ہیں اور آپ کو کیا مجبوری ہے کہ آپ دوسری مرتبہ ان کو time دے رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے اس لئے تشریف رکھیں۔ یہاں پر ہر معزز ممبر کو بات کرنے کا حق حاصل ہے۔ مہربانی کر کے House میں کسی پر personal attack نہ کریں۔ آپ سب تشریف رکھیں۔ جن معزز ممبران نے بات کرنے کے لئے ہاتھ کھڑے کئے ہیں میں ان کے نام نوٹ کر رہا ہوں اور میں ان کو باری باری موقع دوں گا۔ پرویز رفیق صاحب نے بہت دیر سے بات کرنی تھی۔ جی، پرویز رفیق صاحب! آپ بات کر لیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! I am on a point of order میں نے ایک point raise کیا ہے اور میں حکومت سے اس کا جواب لینا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں! جب وزیر قانون چاہیں گے تو وہ جواب دے دیں گے آپ ان کو مجبور نہیں کر سکتے۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! مجھے وزیر قانون صاحب جواب تو دیں کہ آیا ایسا ہوا ہے یا نہیں اور اس پر حکومت نے کیا ایکشن لیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نیازی صاحب! تشریف رکھیں۔ جب وزیر قانون نے جواب دینا ہو گا تو وہ دے دیں گے۔ جی، پرویز رفیق صاحب!

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں نے آپ کو جو تصویر دکھائی ہے اس بارے میں وزیر قانون صاحب مجھے جواب تو دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں! وزیر قانون صاحب! پابند نہیں ہیں کہ آپ کو فوری جواب دیں۔ جب انہوں نے جواب دینا ہو گا دے دیں گے۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں نے ایک point raise کیا ہے، ایک چیز کو point out کیا ہے تو وزیر قانون صاحب مجھے اس کا جواب دیں۔ میں حکومت سے اس چیز کا جواب مانگ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے منسٹر صاحب کو بھیج کر آپ کو House میں واپس بُلایا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جب انہوں نے جواب دینا ہو گا تو وہ دے دیں گے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! علی حیدر نور خان نیازی صاحب نے یہاں پر جو point raise کیا ہے اس بارے میں چودھری ظہیر الدین خان صاحب پہلے وضاحت کر چکے ہیں اور میں بھی ان کو یقین دلاتا ہوں کہ گورنر ہاؤس میں اس قسم کی کوئی بات نہیں ہوئی۔ اس کے ساتھ ساتھ میری آپ اور نیازی صاحب سے یہ گزارش ہے کہ اس تصویر کے حوالے سے جذباتی نہ ہوں۔ میں نے چیک کر لیا ہے، ایسا کچھ نہیں ہوا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر علی حیدر نور خان نیازی نے گورنر ہاؤس
میں ماڈلنگ کی تصویر والا رسالہ دوبارہ ایوان میں دکھایا)
(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: .Order in the Houseآپ سب تشریف رکھیں۔ علی حیدر نور خان نیازی صاحب!آپ اس رسالے کو بند کریں۔ جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں نے چیک کر لیا ہے اس قسم کا کوئی واقعہ گورنر ہاؤس میں نہیں ہوا۔ میں اپنے بھائی نیازی صاحب کی گورنر ہاؤس کے عملے اور گورنر صاحب سے ملاقات کرا دیتا ہوں وہ ان کو اس بات کی یقین دہانی کرا دیں گے۔

جناب سپیکر! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ علی حیدر نور خان نیازی صاحب نے جو الفاظ کہے ہیں ان تمام کو کارروائی سے حذف کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ میں پہلے الفاظ کو چیک کر لوں اگر کوئی ایسے الفاظ ہوئے تو میں حذف کر دوں گا۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! یہ میرا کوئی غیر پارلیمانی لفظ بتادیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب!آپ کون سے الفاظ حذف کرانا چاہتے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ گورنر ہاؤس میں ماڈلنگ ہوئی ہے۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں تو اب بھی اپنے ان الفاظ پر قائم ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! نیازی صاحب نے ایک بات point out کی جس کے بارے میں آپ نے on the floor of the House کہہ دیا کہ ایسا نہیں ہوا۔ میرا خیال ہے کہ ہم آپ کی بات کو مقدم سمجھتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ نے جو کہا ہے وہ بالکل بجا اور درست ہے۔ میرے بھائی کو جو غلط فہمی ہوئی تھی اسے میں نے دُور کر دیا ہے۔ ایک واقعہ سرے سے ہوا ہی نہیں تو اس بارے میں جو remarks دیئے گئے ہیں وہ حذف کئے جائیں کیونکہ گورنر صاحب اس صوبے کے آئینی سربراہ ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ نیازی صاحب House میں یہ کتاب لا ہی نہیں سکتے تھے۔ گورنر

صاحب کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے اس کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔ میں نیازی صاحب کو ساتھ لے جا کر اس بات کی تصدیق کرا دوں گا کہ ایسا واقعہ بالکل نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! میں اس کو چیک کر لوں گا اگر کوئی قابل اعتراض الفاظ ہوں گے تو ان کو حذف کر دیا جائے گا۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! میں نے پرویز رفیق صاحب کو کہا ہوا ہے اس لئے پہلے ان کو بات کر لینے دیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میرا بھی بات کرنے کا استحقاق ہے۔ میں نے سب سے پہلے پوائنٹ آف آرڈر raise کیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں! میں سب کو floor دوں گا۔ میں نے نام لکھے ہوئے ہیں۔ آپ کی باری بھی آئے گی۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! سب کے ساتھ ایک جیسا سلوک کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل ایک جیسا سلوک ہے۔ جس ترتیب سے میں نے نام لکھے ہوئے ہیں میں اسی حساب سے آپ کو موقع دوں گا۔ جی، راجہ ریاض صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں یہاں پر اپنی ایک personal position clear کرنا چاہتا ہوں کہ پورا ایوان اس چیز کا گواہ ہے کہ وزیر قانون صاحب نے مجھ پر دو الزامات لگائے۔ انہوں نے ایک الزام یہ لگایا کہ میں کیبنٹ میٹنگ میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی خوشامد کرتا تھا۔ رانا صاحب نے پتا نہیں کیوں اور کس وجہ سے یہ بات کی ہے کیونکہ میں اُن کی عزت ضرور کرتا تھا لیکن اُن کی خوشامد کبھی نہیں کی۔ میں سینئر منسٹر تھا اس لئے میری پارٹی کی طرف سے اپنے وزراء کو کیبنٹ کے ساتھ چلانے اور ماحول بہتر رکھنے کی میری ذمہ داری تھی۔ رانا صاحب نے میرے ساتھیوں کے ذہنوں میں غلط فہمی ڈالنے کے لئے شرارتاً یہ دوسرا الزام مجھ پر لگایا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے میرے حلقہ میں ترقیاتی کاموں کے لئے ایک ارب روپیہ دیا ہے۔ میاں محمد شہباز شریف انہیں ایک ارب روپیہ نہیں دیتا تو ہمیں کہاں سے ایک ارب روپیہ دے گا؟ رانا صاحب نے میری پوزیشن خراب کرنے کے لئے یہ الزامات لگائے

ہیں لہٰذا میں انہیں چیلنج کرتا ہوں کہ اگر راناصاحب ان الزامات کو ثابت کر دیں تو میں یہ بات ایوان کے سامنے کہہ رہا ہوں کہ میں استعفیٰ دے دوں گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم قائدِ حزبِ اختلاف اس بات کو بہت زیادہ serious لے گئے ہیں حالانکہ سوہنا صاحب نے بات کو کہاں سے شروع کیا، کہاں لے کر گئے، کہاں جا کر suspense پیدا کیا اور کہاں جا کر ایک کھانے پر اپنی بات گرا دی۔ ہم تین سال تک ایک کیبنٹ کا حصہ رہے ہیں اور سوہنا صاحب نے بات کی کہ کسی صاحب نے انہیں کھانا کھلا دیا حالانکہ سوہنا صاحب کو تو کبھی یہ توفیق نہیں ہوئی کہ ان تین سالوں میں ہمیں یہ کھانا کھلاتے۔ معاملہ یہ ہے کہ اب قائدِ حزبِ اختلاف نے یہ فرمایا ہے کہ میں وزیراعلیٰ کی عزت کرتا تھا، خوشامد نہیں کرتا تھا اور اپنی پارٹی کی طرف سے یہ میرا فرض تھا کہ پیپلز پارٹی کے دوسرے وزراء بھی وزیراعلیٰ کی عزت کریں۔ آپ کی وساطت سے قائدِ حزبِ اختلاف سے میری یہی گزارش ہے کہ جب آپ تین سال تک بطور وزیراعلیٰ اُن کی عزت کرتے رہے ہیں تو آپ سے اب بھی ہماری یہی گزارش ہے کہ اب آپ قائدِ حزبِ اختلاف ہیں اور وہ قائدِ ایوان ہیں اب بھی آپ اُن کی عزت کیا کریں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب پرویز رفیق صاحب!

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ آج سے کچھ دن پہلے MD, Solid Waste Management, Ajmal نے Sanitary Workers کے خلاف اسمبلی کے باہر آ کر احتجاج کیا تھا تو آپ نے ہمیں اُن کے پاس بھیجا تھا اور اُس کے بعد آپ نے ایوان میں ایک کمیٹی بنائی تھی۔ میں آپ سے نہایت افسوس کے ساتھ گزارش کرتا ہوں کہ اُس کمیٹی نے پنجاب اسمبلی کے کمیٹی روم میں تین دن تک بیٹھ کر چار سفارشات مرتب کیں۔ اُن میں سب سے پہلی سفارش یہ تھی کہ ڈاکٹر وسیم اجمل کے خلاف دفعہ A-295 کے تحت فوری طور پر مقدمہ درج کیا جائے اور اُنہیں شامل تفتیش کیا جائے۔ دوسری سفارش یہ تھی کہ ڈاکٹر وسیم اجمل کو فوری طور پر معطل کیا جائے۔ تیسری سفارش یہ تھی کہ ڈاکٹر وسیم اجمل نے Solid Waste Management کے جن ملازمین کے خلاف اس دورانیے میں انتقامی کارروائی کر کے ملازمتوں سے فارغ کیا ہے اُنہیں فوری طور پر ملازمتوں پر بحال کیا جائے۔ چوتھی سفارش یہ تھی کہ اسلم مسیح گل، اے ڈی اے راوی ٹاؤن کے خلاف سولہ MPO کے تحت ناجائز مقدمہ درج کر کے جیل بھیج دیا گیا تھا اُس کو رہا کیا جائے۔ ہم نے

کامران مائیکل کو ایک وزیر ہونے کے ناتے اس کمیٹی کا سربراہ بنایا اور کامران مائیکل صاحب پنجاب اسمبلی کے باہر احتجاج کرنے والے لوگوں سے وعدہ کر کے آئے کہ مجھے وزیر اعلیٰ نے بلایا ہے تو ہم ڈاکٹر وسیم اجمل کو معطل کریں گے اور اُس کے خلاف کارروائی بھی ہو گی۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ وہ ملازمین پچھلے بیس دنوں سے بھوک ہڑتال پر بیٹھے ہیں لیکن ڈاکٹر وسیم اجمل کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جا رہی اور پوری کارپوریشن میں یہ پبلک نوٹس لگائے گئے ہیں کہ ان پانچ بندوں کو دفتر میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پنجاب حکومت افسر شاہی کی گود میں بیٹھی ہوئی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پرویز رفیق صاحب! آپ نے اپنا point raise کر دیا ہے لیکن کامران مائیکل صاحب موجود نہیں ہیں اور چونکہ اس ایوان نے کمیٹی بنائی تھی تو میں اس معاملے کو دیکھ کر آپ کو بتاؤں گا۔ جی، ثناء اللہ مستی خیل صاحب!

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کی توجہ ضلع بھکر کے علاقہ کہاوڑ کلاں، دریا خان میں قبرستان سے نعشوں کو نکال کر اور اُن کو پکا کر کھانے کے انسانیت سوز واقعہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ واقعہ یہ ہے کہ پی پی۔48، دریا خان، ضلع بھکر وزیر اعلیٰ پنجاب کے حلقہ میں کہاوڑ کلاں میں ایک نہایت رُوح فرسا اور انسانیت سوز واقعہ سرزد ہوا ہے جہاں درندوں نے نعشوں کو قبرستان سے نکال کر روسٹ کر کے کھایا، اس سے پورے ضلع بھکر کے اندر ایک کپکپی اور خوف طاری ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے انسانیت کی بھی تذلیل ہوئی ہے اور اس سے قیامت صغریٰ برپا ہوئی ہے۔ اس انسانیت سوز واقعہ سے نہ صرف چنگیز خان اور ہلاکو خان کی روحیں کانپ اُٹھی ہوں گی بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس جیسا گھناؤنا واقعہ رُوئے زمین پر شاید ہی ہوا ہو لیکن اُن درندوں کے خلاف دفعہ 297 & 295 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے اور دہشت گردی کی دفعات بھی لگائی گئی ہیں۔ اس ایوان سے میری یہ گزارش ہو گی کہ ان دفعات کی سزائیں بہت کم ہیں اس لئے آپ کے توسط سے وزیر قانون صاحب سے میری گزارش ہو گی کہ اس بارے میں وفاقی حکومت کو recommend کیا جائے کہ ان دفعات کی سزاؤں میں ترمیم اور ان کی سزاؤں میں اضافہ کیا جائے۔ آپ سے میری یہ بھی گزارش ہو گی کہ اس کی comprehensive basis پر تحقیقات کرائی جائیں کیونکہ local level پر جو تحقیقات کی گئی ہیں اُن کے مطابق وہ کسی لحاظ سے بھی psyche patients نہیں تھے۔ پنجاب حکومت

سے میری یہ گزارش ہو گی کہ جن نعشوں کے ساتھ یہ واقعہ ہوا ہے اُن کے لواحقین کی مالی امداد کی جائے اور اس بارے میں متفقہ قرارداد بنا کر پیش کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مستی خیل صاحب! میرا خیال ہے کہ یہ مطالبہ وفاقی حکومت سے بنتا ہے کیونکہ section 295 & 296 میں یہ change آئی ہے تو آپ اس پر قرارداد لے کر آئیں ہم اس کو بالکل take up کریں گے۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: بہت شکریہ

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ سے گزارش کروں گی کہ کچھ دن پہلے میں نے as a member سپیکر صاحب اور اسمبلی سیکرٹریٹ کو ایک خط لکھا تھا جس میں ہماری پارٹی کے کچھ لوگ جو اپنے آپ کو یونیفکیشن بلاک کہتے ہیں، جنہوں نے علیحدہ نشستوں کی درخواست کی تھی تو اس کی کاپی میں نے مانگی تھی۔ مجھے سپیکر صاحب کے چیمبر اور اسمبلی سیکرٹریٹ سے اس letter کی کاپی جو سپیکر صاحب کی طرف سے گیا تھا جس میں انہیں seats allot کی گئی تھیں وہ مل گئی تھی میں اس پر ان کی مشکور ہوں۔

جناب سپیکر! seating arrangement جس کے مطابق یہاں سب لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور یہاں جگہ جگہ پر جو seating plan چسپاں کیا گیا ہے اس سے یہ بالکل مختلف ہے۔ اس طرح یہ seating plan غلط ہے یا مجھے جو information provide کی گئی ہے وہ غلط ہے۔ مجھے as a member اگر اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے غلط information provide کی گئی ہے تو اس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے اور میں یہ حق محفوظ رکھتی ہوں کہ میں اسمبلی سیکرٹریٹ کے خلاف تحریک استحقاق پیش کروں۔

جناب سپیکر! زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ نہ صرف ایک معزز ممبر کو غلط information provide کی گئی ہے۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ اس میں یہ ہے کہ ہر اجلاس میں seating plan تبدیل کیا جاتا ہے۔ آپ کو بھی پتا ہے اور rules بھی ہیں۔ آپ کو جو information provide کی گئی تھی تو اس وقت seating plan یہ تھا اور آج کا seating plan تمام معزز ممبران کے لئے لگایا گیا ہے اس کو وہ follow کر لیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اگر اس دن کی بات کرتے ہیں تو میرے پاس اس دن کا اور آج کا seating plan بھی موجود ہے جو میں باہر سے ابھی لے کر آئی ہوں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ ہم معزز ممبر صرف کہنے کے لئے نہیں ہیں۔ یہاں پر ڈاکٹر ہماری بات نہیں سنتا جبکہ قانون کہتا ہے کہ ہم VIPs ہیں تو ہم کس بات کے VIPs ہیں کہ ہم ایک صحیح اور سچی information اپنے چیمبر سے حاصل نہیں کر سکتے۔ اس کے علاوہ افسوس کا مقام ہے کہ نہ صرف ممبران کو cheat کیا جا رہا ہے بلکہ یہ مسئلہ اس وقت الیکشن کمیشن میں ہے اور چیف الیکشن کمشنر کو بھی یہ information provide کی گئی ہے۔ مجھے سپیکر صاحب کے چیمبر سے جو letter فراہم کیا گیا ہے اس میں specifically جو seats allot کی گئی ہیں وہ seats یہ ہیں جن پر آج ہم بیٹھے ہیں اور میں یہاں کھڑی ہوں۔ یہ اپوزیشن کی seats ہیں، یہ treasury کی seats نہیں ہیں۔ آپ اپنا ریکارڈ چیک کر لیں۔ I can challenge, I can assure you کہ Forward Block کا کوئی بھی ممبر اپوزیشن کی seats پر نہیں بیٹھا۔ ہم آپ سے اسی floor پر agitate کرتے رہے ہیں کہ ایک لوٹا وزیر کی seat پر کیوں بیٹھا ہے؟ ہم آپ سے اسی floor پر agitate کرتے رہے ہیں کہ آپ نے ایک لوٹے کو پارلیمانی لیڈر کس طرح بنا دیا ہے، ابھی بھی اس seat پر پرچی لگی ہوئی تھی۔ اگر مجھے غلط لگا ہے تو آپ سیکرٹری صاحب کو بھیجیں کہ وہ دیکھیں کہ اس پر طاہر علی جاوید کا نام ہے یا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ ادھر ہے۔

محترمہ سیمل کامران: چلیں، ٹھیک ہے۔ اِدھر ہے یا اُدھر ہے جہاں پر بھی ہے لیکن میں نے اس دن وہاں سے پرچی اتار کر آپ کو بھجوائی تھی کہ یہ کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے ادھر سے ہی بھجوائی تھی۔

محترمہ سیمل کامران: نہیں جی۔ میں وہاں پر تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ آپ نے یہاں سے بھجوائی تھی۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ میں اپنا حق استعمال کرتے ہوئے Chair سے یہ request کر رہی ہوں کیونکہ میرے پاس اس دن کا اور آج کا بھی seating

planہے سپیکر صاحب کے دفتر سے میرے نام پر جوletter issueہوا، ہمارے پارلیمانی لیڈر کے نام پرissue ہوا۔

(اذانِ مغرب)

جناب ڈپٹی سپیکر:اب نماز مغرب کے لئے15منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کی ادائیگی کے لئے15منٹ کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر
7بج کر5منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر غزالہ رضارانا:جناب سپیکر!کورم پورا نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا نہیں ہے۔15منٹ کے لئے مزید گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر15منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر:گنتی کی جائے۔(گنتی کی گئی) کورم پورا ہے کارروائی شرع کی جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف راجہ ریاض سے میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ point of orders پر بات کرنی ہے یا باقاعدہ کارروائی شروع کی جائے؟

پوائنٹ آف آرڈر

قواعد معطل کر کے بلا باری قرارداد پیش کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد):پوائنٹ آف آرڈر۔جناب سپیکر!میںout of turnایک Resolutionپیش کرنا چاہتا ہوں، آپHouseمیں گنتی کروالیں جس کیmajorityہو اس کے حق میں فیصلہ کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو معلوم ہے کہ Resolution کا ایک باقاعدہ طریق کار ہے اس طریق کار کو آپ follow کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب والا! میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس پر voting کروالیں یا پھر House کی sense لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس Resolution کی کاپی مجھے provide کر دیں، House میں بھی آپ کی majority موجود ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): میں پھر اسے پڑھ دیتا ہوں۔ میں آج کا یہ Resolution پیش کرتا ہوں کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے آپ قواعد انضباط کار کو معطل کرنے کی تحریک پیش کریں اور اگر آپ اس کو باقاعدہ move کرنا چاہتے ہیں تو اس کی ایک کاپی مجھے دے دیں۔ اس کے بعد ہی وہ پیش ہوگی۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب والا! میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ rules کو معطل کر کے مجھے Resolution پڑھنے کی اجازت دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے آپ اس کی کاپی تو مجھے provide کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! out of turn Resolution ہمیشہ House میں consensus کے ساتھ پیش ہوتی ہے۔ اگر out of turn Resolution پیش ہونی ہو تو حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے درمیان consensus کے بعد ہوتا ہے۔ یہ تو نہیں کہ ایک آدمی اٹھ کر اپنی Resolution پیش کرنا شروع کر دے۔ ایسے نہیں ہو سکتا۔ (قطع کلامیاں)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب والا! میں اس سلسلے میں Rule No. 234 پڑھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میری بات سنیں، اس سیٹ سے آپ بات نہیں کر سکتے، اپنی سیٹ سے آ کر بات کریں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جو بات آپ کر رہے ہیں اس طرح تو حکومت سارے business کو bulldoze کرنا شروع کر دے گی اسی لئے اس کی جو logic ہے۔ (شور وغل)

آپ پہلے میری بات سن لیں۔ out of turn کے لئے بزنس ایڈوائزری کمیٹی کے اندر بیٹھ کر یہ فیصلہ ہوا تھا کہ قائد حزب اختلاف، وزیر قانون اور اس کے علاوہ جتنے پارلیمانی لیڈر ہیں وہ سارے بیٹھ کر جو

فیصلہ کریں گے اس کو ہی out of turn take up کیا جائے گا۔ اب آپ اس پر فرمائیں کہ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ایک نہایت ہی اہم point کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یہ Rule 234 ہے۔

> Suspension of Rules: Whenever any inconsistency or difficulty arises in the application of these rules, a member may, with the consent of the Speaker, move that any rule may be suspended in its application to a particular motion before the Assembly, and if the motion is carried, the rule in question shall stand so suspended.

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ خود دیکھیں کہ Rule 234 میں سپیکر کی powers ہیں۔ بسراء صاحب! اب میری بات سنیں۔ انہی powers پر بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بیٹھ کر اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ کل حکومت اپنے numbers کی طاقت سے ہر چیز کو bulldoze نہ کرے اور اس پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس میں جتنے بھی stakeholders ہیں وہ بیٹھ کر فیصلہ کریں گے اور وہ جس پر out of turn کا فیصلہ کر لیں گے وہ لی جائے گی۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ House کی sense لے لیں، اگر House میں ہماری majority ہو تو آپ اجازت دے دیں اور اگر ہماری majority نہ ہو تو آپ بے شک اسے reject کر لیں لیکن sense لے لیں۔ میں نے جب ایک چیز point out کر دی ہے تو پھر اس پر sense لینا آپ کی ذمہ داری میں شامل ہے۔

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں according to the rules بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بسراء صاحب! آپ نے جو بات کی ہے اس میں بڑا clear ہے Rule 234 suspension of rules کے متعلق ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ ایک قرارداد out of turn لے کر آئی

نہیں sense of the House ہے تو وہ suspension of rules کے بغیر نہیں ہو سکتی۔اس میں ہے بلکہ اس میں suspension of the rules ہے اور suspension of the rules ہے کہ:

> 234. **Suspension of Rules:** Whenever any inconsistency or difficulty arise in the application of these rules, a member may, with the consent of the Speaker, move that any rule may be suspended in its application to a particular motion before the Assembly, and if the motion is carried, the rule in question shall stand so suspended.

اب اس کے اندر سپیکر کی consent اور powers ہیں، کل کلاں یہاں سے اٹھ کر حکومت کہے گی اور پورے House کے business کو bulldoze کرے گی اور سپیکر Custodian of the House ہے اور اسی وجہ سے اس میں یہ رکھا گیا تھا کہ اس میں جب تک تمام stakeholders بیٹھ کر out of turn کا فیصلہ نہیں کریں گے تب تک out of turn نہیں لی جائے گی۔مجھے ذاتی طور پر نہیں پتا کہ آپ کیا پیش کرنا چاہتے ہیں، آپ ابھی لاء منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر اس پر بات کر لیں۔اگر آپ کی بات ہو جاتی ہے تو پھر ہم اسے بالکل House میں لائیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لغاری صاحب! ایک منٹ پلیز۔پہلے لاء منسٹر صاحب بات کر لیں پھر آپ بات کر لینا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! 234 suspension of rules ہے۔ میری استدعا ہے کہ محترم قائد حزب اختلاف اس پورے rule کو پڑھ کر سنا دیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): یہ ان کے بات کرنے کا طریقہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس House کے یہ precedents ہیں۔ ابھی پچھلے اجلاس میں جو قانون سازی ہوئی ہے اس میں وہ قانون سازی بھی ہوئی ہے جو House کے original agenda پر نہیں تھی لیکن آپ نے House کی sense لے کر rules suspend کر کے وہ قانون سازی کی ہے۔

The Speakers charge being neutral.

جناب ڈپٹی سپیکر: No, no . This is very different thing آپ دیکھیں کہ قرار داد اور قانون سازی پر بڑا clear ہے۔ چودھری ظہیر الدین صاحب موجود ہیں، راجہ ریاض صاحب موجود ہیں، علی حید نور خان نیازی صاحب موجود نہیں ہیں رانا ثناء اللہ صاحب موجود ہے، بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بیٹھ کر بڑا categorically decide کیا گیا ہوا ہے۔پہلی بات تو یہ ہے کہ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے، راجہ ریاض صاحب، رانا ثناء اللہ خان صاحب، چودھری ظہیر الدین صاحب اور باقی دوست بیٹھ کر ابھی فیصلہ کر لیں تو I can take it. مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن ہم نے بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں جو principle طے کیا ہوا ہے میں نے بطور Custodian اسے follow کرنا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں جب آپ نے rules suspend کر کے قانون سازی کی ہے اس وقت آپ نے راجہ ریاض صاحب کو consult کیا نہ چودھری ظہیر صاحب کو consult کیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب اس پر بھی میری بات سن لیں۔اس وقت آپ لوگوں کا بائیکاٹ تھا۔ میں نے اس پر یہاں سے کمیٹی بنا کر دوستوں کے پاس بھیجا اور انہیں کہا کہ ان کی consent لے کر آئیں اور اس پر House کا ریکارڈ موجود ہے۔وہ کمیٹی گئی اور اس نے آکر بتایا کہ وہ اندر نہیں آنا چاہتے پھر اس کے بعد ہم نے یہ کارروائی شروع کی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معاملہ یہ ہے کہ آج کے اجلاس کا ایجنڈا اپوزیشن نے دیا ہے اگر تو انہوں نے اس ایجنڈے پر کوئی قرار داد رکھی ہے تو بتائیں۔دوسری بات یہ ہے کہ اگر آج انہوں نے ایجنڈے پر بات نہیں کرنی تو ہماری یہ request ہو گی کہ پھر House کا ٹائم extend نہ کیا جائے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ House کے Custodian ہیں۔جو بات محسن لغاری صاحب نے کی ہے میں بھی یہی بات کہنے والا تھا کہ شاید پنجاب اسمبلی کی تاریخ کا سب سے سیاہ باب اس دن تھا، اس دن تو آپ کو یاد نہ رہا اور آپ ظہر کی نماز کے بعد rules suspend کر کے

revised agenda لے کر آئے اور یہ غیر قانونی کام تھا حالانکہ یہ ایجنڈا تین دن پہلے table کرنا ہوتا ہے لیکن آپ نے under article 59 وہ table نہ کیا۔اگر آپ Custodian of the House ہیں اور آپ آج یہ روایت ڈال دیں گے تو پھر اس اتنے بڑے صوبے کی عوام جو آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں ان کا اس House سے اعتماد اٹھ جائے گا۔پلیز مجھے بات کر لینے دیں۔آپ نے بھی section 234 پڑھا ہے، اب میں پڑھتا ہوں۔

> **Rule.234. Suspension of Rules.** Whenever any inconsistency or difficulty arise in the application of these rules…

مجھے بات کر لینے دیں، زیادہ دنوں کی بات نہیں ہے بلکہ آج سے چودہ دن قبل اسی اسمبلی میں اسی floor پر اپوزیشن کی عدم موجودگی میں آپ کام کر سکتے ہیں تو پھر آج تو حکومتی بنچز موجود ہیں، اپوزیشن اتنی بڑی تعداد میں موجود ہے اور ہمارے قائد حزب اختلاف ایک important matter پر ایک قرار داد لے کر آنا چاہتے ہیں، آپ اس پر House کی sense لے سکتے ہیں۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ rules violate کر کے تاریخ کا یہ باب مت رقم کیجئے، ہمیں آپ پر اعتماد ہے اور ہم ایک قرار داد لانا چاہتے ہیں اور یہ rules بول رہے ہیں، اگر آپ کہیں تو میں اردو میں ترجمہ کر دیتا ہوں۔

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے No, No کی آوازیں)

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House.

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! رانا صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر یہ قرار داد ایجنڈے پر ہے تو دکھائیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اگر یہ ایجنڈے پر ہوتی تو پھر rules suspend کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ ایجنڈے پر نہیں ہے اسی لئے تو rules suspend کرنے کی ضرورت پڑ رہی ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا مائیک تو کھلوادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ فرمائیں!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ:

> A member may, with the consent of the Speaker, move that any rule may be suspended in its application to a

particular motion before the Assembly, and if the motion is carried, the rule in question shall stand so suspended.

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے No, No کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! پہلے قائد حزب اختلاف بات کر لیں ان کے بعد آپ بات کر لیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ہم نے آج گندم پر بات کرنی تھی اور اسی گندم سے related بات کرنی تھی کہ گندم کی فصل اسی وقت اچھی ہو سکتی ہے جب پانی ہو۔اس وقت صوبہ میں پانی کا ایک بحران آیا ہے ہم نے اس بارے میں قرارداد دینی ہے۔پتا نہیں ان کو کس چیز کا خوف ہے اس میں تو کوئی ایسی بات ہی نہیں ہے۔آپ نے آج سے بارہ دن پہلے اسی جگہ پر بیٹھ کر یہ کام کیا ہے اور آپ نے sense لی ہے۔اب بھی آپ sense لے لیں اگر sense یہ ہو کہ اس قرارداد کو لایا جائے تو لے آئیں اور اگر sense اس کے خلاف ہو تو پھر اسے نہ لایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! قانون سازی کے بارے میں بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں باقاعدہ یہ بات طے ہے، اصول بھی یہ ہے اور روایت بھی یہی ہے کہ without quorum کسی قیمت پر بھی قانون سازی نہیں ہو سکتی۔اس کی requirement صرف کورم ہے۔جہاں تک Resolution کا تعلق ہے تو یہ روزانہ پیش ہوتی ہیں، جن قراردادوں کو out of turn لینے پر consensus ہو جاتا ہے تو یہ motion move ہوتی ہے اور اس پر House کی sense لی جاتی ہے لیکن اس لئے consensus ضروری ہے۔یہ ہمیں Resolution کی کاپی تو دیں۔یہ ہمیں کاپی مہیا کریں گے اس کو دیکھ کر پھر ہم بیٹھ کر اس بارے میں بات کریں گے اور اگر consensus ہو گیا تو ٹھیک ہے پھر یہ Resolution پیش ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کائرہ صاحب!

جناب تنویر اشرف کائرہ: جناب سپیکر! بات Rule-234 کی suspension کے حوالے سے ہو رہی ہے۔آپ نے فرمایا ہے کہ اگر سپیکر صاحب permission دیں تو پھر Resolution پیش کرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔قائد حزب اختلاف نے آپ سے اجازت ہی مانگی تھی۔اس کے بعد وزیر قانون صاحب نے ہمیں جو offer کی ہے ہم اس کو accept کرتے ہیں۔انہوں نے ہمیں offer کی اور اس کا مطلب consensus ہی ہے۔انہوں نے یہ کہا ہے کہ اگر اپوزیشن والے قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں تو

ہم آٹھ بجے کے بعد House کو چلانے کی اجازت نہیں دیں گے۔ لہذا ہم آٹھ بجے سے پہلے ہی یہ قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں اور ان کی offer کے ساتھ ہی یہ consensus بھی ہو گیا ہے اس لئے مہربانی کر کے rules relax کر کے ہمیں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ذرا تحمل سے دونوں اطراف کے معزز ممبران میری بات سن لیں۔ ہم نے اس House کو صرف آج ہی نہیں بلکہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی اچھے طریقے سے چلانا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! ذرا ہماری بات تو سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! ایک منٹ تشریف رکھیں اور میری بات سُن لیں۔ سپیکر صاحب، راجہ ریاض صاحب، رانا ثناء اللہ خان صاحب، چودھری ظہیر الدین خان صاحب، علی حیدر نور خان نیازی صاحب اور میں نے بیٹھ کر جو پہلے سے decide کیا ہوا ہے اس کے مطابق اگر آپ ایک منٹ کے لئے رانا ثناء اللہ خان صاحب کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں گے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اس طرح Chair کے لئے بھی آسانی ہو جائے گی۔ مجھے آپ کی Resolution پر کوئی problem نہیں ہے لیکن وہ اصول جو آپ نے طے کیا ہوا ہے اس پر عمل کیا جانا چاہئے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کے یہ الفاظ اچھے نہیں ہیں۔ آپ اپنی Chair کے تقدس کا خیال رکھیں۔ پچھلے ہی اجلاس میں آپ نے rules کو suspend کر کے قانون سازی کی ہے۔ کیا اس وقت ہم سے مشورہ کیا گیا تھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بسراء صاحب! یہ مناسب بات نہیں ہے۔ اللہ کے فضل سے اس Chair کے تقدس کا خیال کرتے ہوئے میں یہ بات کر رہا ہوں۔ پچھلی دفعہ میں نے حزب اختلاف کے ممبران سے بات کرنے کے لئے ایک پوری کمیٹی بھجوائی تھی۔

معزز ممبران حزب اختلاف: ہمارے پاس کوئی نہیں آیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ آئندہ آنے والے دنوں کے لئے کوئی ایسی غلط مثال قائم نہ کریں۔ آپ لوگوں نے مل کر جو ایک چیز decide کی ہوئی ہے اسی کے مطابق چلیں۔ مجھے آپ کی قرارداد پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں کہ آپ کس حوالے سے قرارداد لے کر آنا چاہتے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہم گندم کی خریداری کے حوالے سے بات کرنا چاہتے تھے لیکن حکومت کی طرف سے دو مرتبہ کورم کی نشاندہی کی گئی۔ انہوں

نے کوشش کی ہے کہ ہم بات نہ کر سکیں حالانکہ طے یہ ہوا تھا کہ آپ اس حوالے سے بات کریں، ہم سننے کے لئے تیار ہیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ گندم کی خریداری کے لئے حکومت کے پاس کوئی پروگرام نہیں ہے۔یہ حکومت پنجاب کے کسانوں کو بھوکا مارنا چاہتی ہے۔میں وزیر زراعت اور وزیر خوراک سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی وزارت سے استعفیٰ دے دیں کیونکہ وہ گندم کی خریداری کے حوالے سے کوئی منصوبہ نہیں بنا سکے۔وزیر اعلیٰ استعفیٰ دے دیں کیونکہ وہ بھی گندم کی خریداری کے لئے کوئی مناسب منصوبہ بندی نہیں کر سکے ہیں۔یہ بھاگ کیوں رہے ہیں اور یہ بار بار کورم کی نشاندہی کیوں کر رہے ہیں؟یہ خوفزدہ ہیں اور اس خوف کی وجہ سے ہی بار بار کورم کی نشاندہی کر رہے ہیں۔آج انہوں نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ ہم آپ کی باتیں سنیں گے لیکن ابھی تک ہمیں بات کرنے کا کوئی موقع فراہم نہیں کیا گیا۔

وزیر خوراک(چودھری عبدالغفور):جناب سپیکر!راجہ صاحب نے میرے حوالے سے بات کی ہے اس لئے مجھے اس کا جواب دینے کے لئے floor دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،فرمائیں!

وزیر خوراک(چودھری عبدالغفور):جناب سپیکر!میں راجہ ریاض صاحب اور حزب اختلاف کے باقی ممبران کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ:

کل کا آج بھی دیکھا ہم نے
آج کا کل بھی دیکھیں گے
میں تو پَل پَل سوچ رہا ہوں
آج کے کل کا کیا ہو گا؟
شیش محل میں رہنے والو!
ہم پر کنکر مت پھینکو
جب کنکر واپس پلٹیں گے
تو شیش محل کا کیا ہو گا؟

جناب سپیکر!ہم بالکل تیار ہیں،مجھے اس پر فخر ہے کہ میرے وزیر اعلیٰ نے کسانوں کو facilitate کرنے کے لئے صرف اس سال ہی نہیں بلکہ اس سے پچھلے اور اُس سے پچھلے سال بھی ایک

جامع منصوبہ بندی کی ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے گندم کی procurement کے لئے اپنے وزراء کی ڈیوٹیاں لگائیں۔ میرے colleagues کی ڈیوٹیاں لگیں اور ہمارے سابقاوزیر خزانہ اس ڈیوٹی پر میرے ساتھ تھے۔ پنجاب کے کسان کو facilitate کرنے کے لئے شہباز شریف سے بڑا کوئی نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے پنجاب کے اندر جعلی ادویات کا خاتمہ کیا، انہوں نے پنجاب کے کسان کے لئے گرین ٹریکٹر دیئے، پنجاب کے کسان کے لئے ٹریکٹر کے اوپر دولاکھ روپے کی subsidy دی گئی اور پنجاب کے کسان کو ہر لحاظ سے facilitate کیا گیا۔ گندم کی خریداری کے حوالے سے ہماری تیاری مکمل ہے۔ ہم ان کی ہر بات کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔ پنجاب کے کسان کو facilitate کرنے اور گندم کی خریداری کے لئے ہم نے مکمل انتظامات کر لئے ہیں۔ ہم نے کسان کو maximum facilitate کرنا ہے۔ کسان کے لئے میاں محمد نواز شریف سے زیادہ میاں محمد شہباز شریف سے زیادہ درد کسی اور کے دل میں نہیں ہو سکتا۔ جب کسان کی فصلیں سیلاب کے اندر بہہ رہی تھیں، جب ان کے گھر بہہ رہے تھے تو اُس وقت ان کا صدر بھوربن جاکر عیاشی کر رہا تھا۔ (قطع کلامیاں)

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! یہ کیا ہو رہا ہے؟ یہ کوئی تھیٹر نہیں ہے، یہ پنجاب اسمبلی کا معزز ایوان ہے اس لئے یہ ڈرامہ بند کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: .Order please, order in the House چودھری صاحب کو اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! ہم اپوزیشن کی ہر بات کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔ ہمیں کوئی مسئلہ درپیش نہیں ہے۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ:-

اکثر دھوکا دے جاندے نیں اپنے ویکھے جاچے لوگ
سانوں آ کے راہواں دسن اپنے گھروں گواچے لوگ

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ تقریر کس rule کے تحت کر رہے ہیں؟

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! ہمیں بھی بات کرنے کا موقع دیں۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! یہ ہم سے کیا بات کریں گے، یہ کس منہ سے بات کریں گے اور اگر انہوں نے گندم کی خریداری پر بحث کرنی ہے تو ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ اگر ان میں اخلاقی جرأت ہے تو آئیں اور اچھے طریقے سے بحث کریں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے اور ہم ان کی ہر بات کا

جواب دینے لئے بالکل تیار ہیں۔ ہم حزب اختلاف کی طرف سے دی جانے والی تمام اچھی تجاویز کو admit کرنے کے لئے تیار ہیں۔ میری یہ جو colleagues کھڑی ہیں میں ان سے آپ کی وساطت سے کہتا ہوں کہ ایک دن مقرر کر لیں جس دن وانا، وزیرستان پر بحث کی جائے، ایک دن مقرر ہو جس دن پرویز الہیٰ کی کرپشن پر بحث ہو اور اسی طرح مونس الہیٰ کی بدترین کرپشن پر بحث کے لئے بھی ایک دن مقرر ہونا چاہئے۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: .Order please, order in the House آپ تشریف رکھیں میں آپ کو ابھی موقع دیتا ہوں۔

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! حزب اختلاف کے ممبران تجاویز دیں ہم ان کی ہر اچھی تجویز کو admit کریں گے اور ہم ان کی ہر بات کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔ ہم نے ہر وقت اور ہر لحاظ سے حزب اختلاف کی بات سنی ہے۔ ہم تنقید برائے اصلاح سننے کے لئے تیار ہیں لیکن یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ صرف شور کر کے ایوان کا وقت ضائع کیا جائے۔ یہ ساری دنیا جانتی ہے کہ اس ایوان کو disturb کرنے کے لئے، اس کا تقدس پامال کرنے کے لئے سب سے اہم role کس کا ہے۔ اس مقدس ایوان کا تقدس پامال انہی لوگوں نے کیا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اس ایوان کو اچھے طریقے سے چلنے نہیں دینا چاہتے۔ یہ لوگ جمہوریت کے دشمن ہیں۔ حزب اختلاف کے ممبران wheat procurement پر بحث کریں ہم بالکل تیار ہیں۔ یہ جس issue پر چاہتے ہیں بحث کریں ہم ہر طرح سے تیار ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! کون سے rules کو suspend کر کے وزیر صاحب کو بولنے کا موقع دیا گیا ہے؟

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! میں پیپلز پارٹی کے اپنے بھائیوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ پنجاب میں wheat procurement پر بات کرنا چاہتے ہیں لیکن ان کی حکومت سندھ کے اندر کسانوں پر ظلم کر رہی ہے۔ ان کی حکومت نے سندھ کے اندر گندم کی نقل و حمل پر پابندی لگا دی ہے۔ یہ کہاں کے کسان دوست ہیں؟ پیپلز پارٹی کی حکومت کسان دوست نہیں ہو سکتی۔ یہ اپنی قیادت سے بات کریں کہ سندھ کے اندر گندم کی نقل و حمل پر جو پابندی لگائی گئی ہے اس کو ختم کیا جائے۔ ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، بسراء صاحب!۔۔ (قطع کلامیاں)

چودھری شوکت محمود بسراء،(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!یہ پنجاب کامقدس ایوان ہے۔[****]

جناب ڈپٹی سپیکر: میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ میں اس House کے اندر کسی کو personal attack کی اجازت نہیں دوں گا۔ تمام معزز ممبران ایک دوسرے کااحترام کریں۔

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر!ہم نے جمہوریت کی بقاء کی جنگ لڑی ہے، جمہوریت کی جنگ لڑی ہے اور جانے یہ کہاں سے اُٹھ کرآ گئے ہیں؟ان کو check کرایا جائے اور ان کا پتا کیا جائے کہ انہوں نے اس ملک اور اس قوم پر کون کون سے ظلم نہیں کئے۔ یہ جمہوریت کا قتل کرنا چاہتے ہیں اور ان کو شرم نہیں آتی کہ ان کے وزراء سرکاری محکموں کو لوٹتے ہیں اور یہ بد تمیزی کرتے ہیں،وہ PIA کو لوٹتے ہیں اور یہ بد تمیزی کرتے ہیں،وہ سٹیل ملز کو لوٹتے ہیں اور یہ بد تمیزی کرتے ہیں۔ یہ 10 فیصد سے 100 فیصد بن گئے ہیں پھر بد تمیزی کرتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب!آپ تشریف رکھیں۔ تمام معزز ممبران سے میری گزارش ہے کہ اس House کا decorum برقرار رکھیں،ایک دوسرے پر personal attack نہ کریں کیونکہ پوری قوم آپ کو دیکھ رہی ہے اور جو کچھ یہاں پر ہو رہا ہے اس بارے میں آپ کے حلقہ کے لوگوں نے آپ سے سوال کرنے ہیں۔ جی،راناصاحب!

جناب تنویر الاسلام: جناب سپیکر!ابھی وزیر موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ یہ لوگ جمہوریت کے دشمن ہیں۔ میں اس بات کی سخت مذمت کرتا ہوں اور پوری قوم جانتی ہے کہ کس نے جمہوریت کا قتل کیا اور کس نے جمہوریت کے لئے قربانیاں دیں اور کون رات کے اندھیرے میں اس ملک کو چھوڑ کر چلے گئے۔ شہید محترمہ بے نظیر بھٹو نے اس جمہوریت کے لئے اپنے خون کا نذرانہ پیش کیا۔

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! میرے قائد ملک چھوڑ کر کہیں نہیں گئے۔ میری قیادت نے کوئی ملک نہیں چھوڑا اور مجھے یہ کہنے کی اجازت دیں:

بڑے ظالم ہیں اس شہر کے لوگ
قتل کر کے پوچھتے ہیں یہ جنازہ کس کا ہے

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"بی بی ہم شرمندہ ہیں، تیرے قاتل زندہ ہیں" کی نعرہ بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! تشریف رکھیں۔ جی، حسن مرتضیٰ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ آپ منڈا صاحب سے کہیں کہ جو بات کرنی ہو، کھڑے ہو کر کیا کریں۔ یہ انتہائی اہم issue ہے اور اس پر حکومتی ممبران کی طرف سے تین دفعہ کورم point out کیا گیا کہ اس issue پر بات نہ ہو سکے۔ اس صوبہ کی 70 فیصد عوام دیہاتوں سے related ہے اور اُن لوگوں نے پاکستان پیپلز پارٹی کو ووٹ دیا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ حوصلے سے میری بات سنیں۔ میں نے پچھلے اجلاس میں اس ایوان کے اندر بات کی تھی جب crushing season شروع ہونے والا تھا تو میں نے اُس وقت بھی اس ایوان میں عرض کی تھی کہ شوگر مافیا غریب کسانوں کو لوٹے گا اور اُن کا خون نچوڑے گا لیکن اُس وقت بھی میری ان باتوں کو bulldoze کر دیا گیا اور حکومت کی طرف سے اُس پر کوئی واضح پالیسی نہ آ سکی۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ آپس میں cross talk نہ کریں۔ Order in the House جو بات بھی کرنی ہے Chair کو مخاطب ہو کر کریں۔ جی، شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پچھلے تین سال کے واجبات آج بھی شوگر ملوں کے ذمہ ہیں۔ انہوں نے variety کے نام پر 30/30 فیصد کٹوتیاں کیں، زمینداروں کو لوٹا گیا، وہاں پر اُن کا کوئی پُرسانِ حال نہیں تھا۔ میں نے پچھلے اجلاس میں قبل از وقت یہ بات کی تھی۔۔۔

(معزز ممبر حزب اقتدار چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)
کی طرف سے "چور مچائے شور" کی نعرہ بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اپنی بات جاری رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: میں آپ کی وساطت سے اپنے بھائی منڈا صاحب سے پھر گزارش کرتا ہوں کہ جب بھی کوئی بات کرنی ہو، کھڑے ہو کر کیا کریں۔ اب گندم کی کٹائی سر پر ہے تو حکومت کی طرف سے اب

بھی گندم کی خریداری کے حوالے سے کوئی ایسی پالیسی نہیں آئی کہ جس سے کسان کو کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ہر معزز ممبر کو حق ہے کہ وہ یہاں پر اپنی رائے کا اظہار کر سکتا ہے اس لئے ہر معزز ممبر کی بات کو سننے کا حوصلہ پیدا کریں اور اگر کسی نے اُس کا کوئی جواب دینا ہو یا کوئی غلط بات ہے تو اپنی باری پر اُس بات کا جواب دیں۔ جی، شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! گندم کی یہ صورتحال ہے کہ پچھلے سال اس صوبے میں ایک کروڑ 65 لاکھ ٹن گندم پیدا ہوئی اور حکومت کا 40 سے 45 لاکھ ٹن گندم خریدنے کا ہدف تھا۔ اس سال اُس 45 لاکھ ٹن گندم خریدنے کے ہدف کو کم کر کے 40 لاکھ ٹن کر دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: House کا وقت 15 منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہمارے پاس پورے صوبہ میں 25 لاکھ ٹن گندم کو ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے۔۔۔

(اذانِ عشاء)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ دس لاکھ bags میرے ضلع کے ایک purchase centre میں پڑا ہے جس میں پانچ لاکھ bags سٹور کے اندر اور پانچ لاکھ باہر ہیں۔ اسی طریقے سے باقی purchase centres پر بھی گندم پہلے سے پڑی ہے اور وہ اتنی زیادہ ہے کہ نئی گندم خریدنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس موقع پر حکومت نے اپنی پالیسی کا اعلان کیا کہ ہم بارہ ایکڑ کے مالک کو آٹھ bags فی ایکڑ کے حساب سے گندم کی خریداری کے لئے باردانہ فراہم کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اگر یہ بات کرنا چاہتے ہیں تو میں قائد حزب اختلاف سے یہ بات کروں گا کہ تحاریک استحقاق اور تحاریک التوائے کار کو skip کر کے direct بحث پر آ جاتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ہم قرارداد لانا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں قرارداد پر آپ کا کوئی consensus نہیں ہوا۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہو گی کہ آپ House کی sense لے لیں، voting کرا لیں اور rules suspend کر کے۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ مجھے rule بتا دیں۔ میں نے تو House میں بڑی مؤدبانہ گزارش کی ہے، چودھری ظہیر الدین خان صاحب جو ہمارے سینئر پارلیمنٹیرین اور راجہ صاحب آپ خود بھی ان تمام میٹنگز میں موجود رہے ہیں۔ میں نے آپ سے اور رانا ثناء اللہ خان صاحب سے اس لئے درخواست کی تھی کہ آپ باہر جا کر اس معاملہ کو طے کر لیں ورنہ یہ ایک ایسا precedent ہو گا اور میں نہیں چاہتا کہ ہمارے ہاتھ سے ایسا کام ہو لہذا اس پر آپ مل کر ایک مشترکہ لائحہ عمل بنا کر لے آئیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ پہلے بھی یہ کرتے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں وہ بالکل کرتا رہا ہوں لیکن اس پر بزنس ایڈوائزری کمیٹی کا جو فیصلہ ہوتا ہے ہم اس کے مطابق چلے ہیں۔ راجہ صاحب! میں نے اس پر آپ کو وقت بھی دیا ہے، آپ اس کا فیصلہ کر لیں۔

ملک محمد وارث کلو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کلو صاحب!

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! نہایت اہم issue ہے جو کہ ان ہی کا ایجنڈا ہے کہ انھوں نے گندم کی خریداری کے حوالے سے بحث کے لئے کہا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے راجہ صاحب سے استدعا کرتا ہوں کہ قرارداد کی بحث میں وقت ختم ہو جائے گا۔ یہاں 70 فیصد زمیندار بیٹھے ہیں، اس وقت گندم کی کٹائی ہو کر تھریشر لگ چکے ہیں۔ میں راجہ صاحب اور محسن لغاری صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ گندم کی خریداری کی بحث پر آ جائیں اور آپ اس کی اجازت دے دیں۔ آپ کی مہربانی ہو گی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ وہ لوگ ہیں جو کورم کی نشاندہی کرتے رہے ہیں۔ اگر ہم نے کورم پورا کر دیا ہے تو اب انہیں بڑی ہمدردی ہو گئی ہے اور انہیں یہ بہت اہم issue نظر آ رہا ہے۔ یہ non-serious لوگ ہیں۔ یہ صرف House کا وقت ضائع کرنا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! مجھے انتہائی افسوس ہے کہ کلو صاحب کو بڑی دیر کے بعد خیال آیا کہ یہ بہت اہم issue ہے۔ یہ جس وقت کورم کی نشاندہی کرتے رہے ہیں پتا نہیں اس وقت یہ کہاں پر تھے؟ ہم نے اس issue کو اہم سمجھا تو ہم نے اجلاس بلایا ہے۔ اگر یہ اس issue کو اہم سمجھتے ہیں تو یہ آپ کو کہیں کہ آپ اعلان کریں کہ یہ اجلاس کل بھی چلے گا اور اس موضوع پر بحث ہو گی۔

اگر یہ اس کو اہم سمجھتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ آپ کل سوال بھی ختم کر دیں اور باقی سارا ایجنڈا suspend کر دیں۔ ہم نے گندم کی خریداری اور لاء اینڈ آرڈر کے issue اٹھائے ہیں۔ آپ کل سارا دن بات کرائیں لیکن میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ سننے کے لئے تیار نہیں ہیں، ان میں حوصلہ نہیں ہے اور جس طریقے سے آج انھوں نے کورم کی نشاندہی کرائی ہے ان کے جو ماہر ہیں تو ہم ان کو جانتے ہیں۔ یہاں نیازی صاحب نے جو کیا، جس طریقے سے کورم کی نشاندہی کرائی جا رہی ہے تو یہ خوفزدہ اور ڈرے ہوئے لوگ ہیں۔ ان کا چیف منسٹر ہمیں face نہیں کر سکتا اور سامنے آ کر نہیں بیٹھ سکتا۔ میں پورے پاکستان کے میڈیا کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقت House میں اپوزیشن کی majority ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ لوگ کیا تاثر لیں گے تو میں کہتا ہوں کہ majority ہماری ہے لیکن ہمیں بات نہیں کرنے دی جا رہی۔ سپیکر صاحب جو ہمارے لئے انتہائی قابل احترام ہیں ہم ان کی بہت عزت کرتے ہیں لیکن سپیکر صاحب اپنی پارٹی کی نمائندگی کر رہے ہیں اور ہمارے پاس House میں اکثریت ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے جو Resolution لانی ہے اس پر میں بعد میں بات کروں گا پہلے یہ اس بات کا جواب دیں کہ کیا ان میں اتنی جرأت اور ہمت ہے کہ یہ آپ سے اعلان کرائیں کہ کل اجلاس ہو گا اور گندم پر بحث ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جو بات محترم قائد حزب اختلاف اور ان سے پہلے حسن مرتضیٰ صاحب نے کی ہے کہ non-serious اور خوفزدہ لوگ کورم point out کرتے ہیں تو واقعی non-serious لوگ ہی کورم point out کرتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! اس معزز ایوان میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جنھوں نے ایک دن کے اجلاس میں 22 مرتبہ کورم point out کیا، یہ اس ایوان کی history ہے۔ پچھلا اجلاس جو 22 دن چلا اس میں کتنی بار کورم point out ہوا اور کس کس طرح سے ہوا یہ سب کو معلوم ہے۔ میرا خیال ہے کہ آج کم از کم آپ لوگوں کو اس بات کا احساس ہو گیا ہو گا کہ کورم point out کرنے سے کس قسم کے احساسات ابھرتے ہیں۔ میں یہاں پر یہ بات on record لانا چاہوں گا کہ آپ کے حکم پر ہم باہر گئے ہیں تو میں نے ان دوستوں سے بات کی ہے۔ میں نے ان سے یہ گزارش کی تھی کہ جو ہمارے درمیان بزنس ایڈوائزری کمیٹی کا consensus ہے اُس کو ہمیں توڑنا نہیں چاہئے۔ جہاں تک آپ کی قرارداد کا تعلق ہے تو ٹھیک ہے جو آپ نے سپریم کورٹ میں reference دائر کیا ہے اُس کے متعلق قرارداد پیش

کرنا چاہتے ہیں اور اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آج آپ کے ممبران زیادہ ہیں تو آپ اِس قرارداد کو پاس کروالیں گے لیکن یہ بھی میں نے ان سے کہا کہ آپ rules کو دیکھیں، اگر آپ قرارداد پیش کرتے ہیں تو پھر اِدھر سے بیس آدمی اٹھ کر oppose کر دیتے ہیں تو اُس پر تین دن تقاریر ختم نہیں ہوں گی، پھر آپ اسی بات پر آئیں گے کہ کسی کی لیڈرشپ کے متعلق یہاں پر بات نہیں ہونی چاہئے۔ میں نے کہا کہ جب آپ کی لیڈرشپ بلکہ اُس لیڈر کے خلاف یہاں پر بات ہوگی یا اُس کو متنازع بنایا جائے گا جو یقیناً اس وقت متنازع نہیں ہے کیونکہ اس وقت پوری قوم اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ ذوالفقار علی بھٹو (شہید) کو غلط پھانسی دی گئی تھی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "نعرہ بھٹو، جئے بھٹو" کی نعرہ بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House بات سن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ ذرا میری پوری بات سن لیں۔ پوری قوم یہ سمجھتی ہے کہ اُس کیس میں laws کو مدنظر نہیں رکھا گیا تھا لیکن اگر آپ اس بات کو متنازعہ بنا کر قرارداد لاتے ہیں اور اُس پر پھر oppose کیا جاتا ہے تو پھر کچھ لوگوں کی یہ رائے بھی بڑی مضبوط ہے کہ پیپلز پارٹی نے دو مرتبہ بھٹو کے نام پر ووٹ لئے، تیسری مرتبہ محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) کے نام پر ووٹ لئے اور اب ذوالفقار علی بھٹو کی قبر کو کٹہرے میں کھڑا کر کے ہمدردی کے جذبات پیدا کر کے دوبارہ ووٹ لینا چاہتے ہیں اور لوگوں کی ہمدردیاں حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "نعرہ بھٹو، جئے بھٹو" کی نعرہ بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز ان کی بات سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! انہوں نے دو مرتبہ بھٹو کے نام پر اور تیسری مرتبہ بے نظیر بھٹو (شہید) کے نام پر ووٹ لے کر جو کرپشن کی ہے اس کرپشن سے چوتھی مرتبہ پھر اس ملک کو لوٹنا چاہتے ہیں۔ میں نے اِن سے یہ بات کی ہے کہ آپ اس قرارداد کو اس طرح سے نہ لائیں۔ اگر آپ اس طرح سے لائیں گے تو پھر آپ کو اس قسم کی باتیں بھی سننی پڑیں گی۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "بھٹو دے نعرے وجّن گے" کی نعرہ بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House بات کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم قائد حزب اختلاف اور سوہنا صاحب نے مجھے کہا کہ آپ ایسا کریں کہ آپ اپنے ممبران کو اعتماد میں لے لیں جس پر میں نے کہا کہ اگر اعتماد میں لینا تھا تو آپ نے یہ بات پہلے بتانا تھی لیکن اگر اب بھی آپ چاہتے ہیں تو آپ اس قرارداد کو آج نہ لائیں۔ دوبارہ جب آپ کو موقع ملے تو اُس سے پہلے آپ مجھے بتائیں۔ ہم اپنی پارلیمانی پارٹی میں یہ بات discuss کریں گے اگر دوست اعتماد میں آ گئے اور consensus پیدا ہو گیا تو پھر آپ قرارداد پیش کر لیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "جب تک سورج چاند رہے گا،
بھٹو تیرا نام رہے گا" کی نعرہ بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ آپ خواہ مخواہ ذوالفقار علی بھٹو (شہید) کی ذات کو اس تنازعہ میں نہ لائیں۔ اب ٹائم 15 منٹ اوپر ہو گیا ہے اگر یہ ایجنڈے پر بات کرنا چاہتے ہیں تو بات کریں ہم اُس کا جواب دینے کو بھی تیار ہیں، جو wheat procurement کے لئے انتظامات کئے ہیں اور funds raise کئے ہیں وہ ساری چیزیں اس معزز ایوان کے سامنے رکھنے کو تیار ہیں لیکن اگر انہوں نے ایجنڈے پر بات نہیں کرنی تو پھر ان کی مرضی ہے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سوہنا صاحب!

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب کو کس بات کا خوف ہے کہ ہم قبر کے نام پر ووٹ لیں، بھٹو کے نام پر ووٹ لیں یا بے نظیر بھٹو کے نام پر ووٹ لیں، ذوالفقار علی بھٹو نے عوام کے لئے جان دی ہے تو عوام اُس کو ووٹ دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: House کا وقت پانچ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! جب ہم یہ کہتے ہیں کہ "جب تک سورج چاند رہے گا بھٹو تیرا نام رہے گا" تو یہ ہم معصومیت سے نہیں بلکہ شعور کے ساتھ کہتے ہیں۔ آج میں یہ کہتا ہوں کہ گزشتہ آٹھ سالوں سے اُس قبر کے صدقے میں اِس ایوان میں موجود ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر ذوالفقار علی

بھٹو اُس وقت جہاز میں بیٹھ کر کہیں جلاوطنی میں چلے جاتے تو آج میں اُن کے نام کا ووٹ نہ لے سکتا۔(نعرہ ہائے تحسین)

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! آپ کو آج ٹائم دینا پڑے گا اور ہم اِس کا جواب دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں نصیر صاحب! آپ اُن کی بات ختم ہو لینے دیں اُس کے بعد میں آپ کو floor دیتا ہوں۔ پلیز تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! ہمیں بھی جواب دینا آتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈھلوں صاحب! تشریف رکھیں۔ اُن کو بات کر لینے دیں پھر میں آپ کو floor دیتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! یہ گیس اور بجلی پر بحث کیوں نہیں کرتے؟ یہ ہمارے ملک کو لوٹتے ہیں۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! میں صرف دو فقرے آپ سے کہتا ہوں کہ مجھے پتا ہے کہ ضیاءالحق نے کن کے لئے کہا تھا کہ میری زندگی اُن کو لگ جائے۔ آج میں کہتا ہوں کہ اس House کے اندر اگر کوئی مرد موجود ہے تو وہ کھڑا ہو کر یہ کہے کہ وہ ضیاءالحق کی وجہ سے اس House میں موجود ہے، آج کوئی تو اس چیز کو own کرے۔ ہم یہ قرارداد لانا چاہتے ہیں اگر میرے دوستوں میں سے کوئی شخص اس قرارداد کی مخالفت کرنا چاہتا ہے تو ہم اُس کی سیاسی سوچ کو welcome کرتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ آؤ! اگر تم اس تاریخی غلطی کو پھر دہرانا چاہتے ہو تو دنیا کی تاریخ موجود رہے گی۔ آپ ہمیں یہ قرارداد پیش کرنے دیں پھر دیکھیں کہ آج ضیاءالحق کی روح کس کے اندر سے بولتی ہے؟(نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے قائد حزب اختلاف بولیں گے پھر میاں نصیر صاحب بات کریں گے۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کلو صاحب! قائد حزب اختلاف کھڑے ہیں اُن کو بولنے دیں پھر میاں نصیر صاحب بات کریں گے۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! وہ تو صبح سے بول رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ اُن کا حق ہے۔Order in the House please تمام ممبران تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ ہم بھٹو کا نعرہ نہیں سنیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! پلیز تشریف رکھیں اور قائد حزب اختلاف کو بولنے دیں۔(قطع کلامیاں)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ House in order کریں کیونکہ یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: غزالہ رانا صاحبہ! ذرا تشریف رکھیں۔

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ملک لوٹو ملک لوٹو، جئے بھٹو جئے بھٹو" کی نعرہ بازی)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ سے گزارش ہے کہ House in order کریں۔ اگر اس طرح انہوں نے کیا تو پھر قائد ایوان نے بھی House میں آنا ہے اور کبھی نہ کبھی وہ بھول کر آجائیں گے تو پھر ان کے لئے مشکل ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، ہم ایک دوسرے کا احترام ملحوظ خاطر رکھیں اور انہیں بات کرنے دیں۔ قائد حزب اختلاف کے بعد میاں نصیر صاحب بات کریں گے۔House کا وقت پانچ منٹ اور بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! میں ذرا لاء منسٹر صاحب کی بات سن لوں پھر میں آپ کو floor دیتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں قائد حزب اختلاف سے آپ کی وساطت سے یہ سوال کرنا چاہوں گا کہ جو بات آپ کے چیمبر میں بیٹھ کر ان کے ساتھ طے ہوئی تھی تو کیا سوہنا صاحب کی speech اس سے مطابقت رکھتی ہے؟ اگر یہ اس طرح کی بات کریں گے تو پھر جواب میں ایسی باتیں سننا پڑیں گی کیونکہ ایک مرتبہ آپ طے کرتے ہیں کہ لیڈر شپ کے متعلق کوئی بات نہیں کرنی اور چودھری ظہیر صاحب بھی اس وقت موجود تھے تو پھر اس کے بعد سوہنا صاحب نے جو تقریر کی ہے تو اس کا جواب تو آئے گا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ انہیں خود اس بات کا نوٹس لینا چاہئے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! راناثناء اللہ صاحب سے میری صرف یہ گزارش ہے کہ جو ارشادات چودھری غفور صاحب نے آج فرمائے ہیں تو اگر اشرف سوہنا صاحب نے کوئی بات کی ہے تو پہلے آپ چودھری غفور صاحب کے ارشادات سن لیں اس کے بعد یہ جو شکایت کریں گے ہم اس کا ازالہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ لاء منسٹر راناثناء اللہ صاحب نے کہا کہ بھٹو کے نام پر ووٹ لئے ہیں تو بھٹو کے نام پر ہی دو دفعہ راناثناء اللہ صاحب اس ایوان میں تشریف لا چکے ہیں۔ ہم ایک تاریخی غلطی کو درست کرانا چاہتے ہیں، اس سے کوئی سیاسی issue یا کسی کے خلاف انتقامی کارروائی کرنا ہمارا مقصد ہرگز نہیں ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہماری طرف سے اگر کوئی اٹھ کر اعتراض کرتا ہے تو میرا ان سے ایک سوال ہے کہ کیا چودھری نثار ان کے لیڈر نہیں جنہوں نے قومی اسمبلی میں یہ بیان دیا ہے کہ بھٹو صاحب کا قتل جوڈیشل murder تھا؟ یہی بات ہم کرنا چاہتے ہیں اور مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف صاحب نے محترمہ بے نظیر بھٹو سے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم اسے اسمبلی میں لائیں گے اور اسمبلی سے پاس کرائیں گے کہ وہ جوڈیشل murder تھا۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! اس سے زرداری صاحب مکر بھی گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں۔ جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! محترمہ سے میں صرف یہ گزارش کروں گا کہ اگر یہ اس طرح کریں گی تو ہم بھی اس کا جواب دیں گے کیونکہ ہم ایک سنجیدہ گفتگو کر رہے ہیں اور انہیں احساس نہیں ہے کہ وہ کیا بات کر رہی ہیں اس لئے خدارا پہلے سوچیں اور پھر بولیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "پریس اس بات کا گواہ ہے" کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ آج جس طرح حکومت نے اکثریت والی اپوزیشن کو غیر آئینی اور غیر جمہوری طریقے سے bulldoze کرنے کی کوشش کی ہے اور ہمیں

گندم کی خریداری اور امن و امان کی صورتحال پر بات کرنے کا موقع نہیں دیا گیا تو میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ اگر یہ ایوان کل تک adjourn ہو جائے تو کوئی قیامت نہیں آ جانی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "نہیں آنی" کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ نہیں آنی تو ہم ان کی بات مان لیتے ہیں کہ ان مسائل پر ہماری تیاری مکمل ہے اور ہم ان issues پر بات کرنا چاہتے ہیں، اپوزیشن کی رائے لینا چاہتے ہیں، بحث کرانا چاہتے ہیں اور اپوزیشن کو اس کا جواب دیں گے تو welcome، ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہم آپ کو اپنی رائے، تجاویز دیں گے، صوبہ میں امن وامان کی صورتحال پر بات کریں گے اور گندم کی خریداری کے حوالہ سے اپوزیشن اپنے خیالات کا اظہار کرے گی۔ اس کے بعد حکومت کی طرف سے وزیر خوراک جواب دیں جو کہ خود فتح سٹور سے آٹا خریدتے ہیں تو انہیں کیا پتا کہ گندم کہاں سے خریدنی ہے؟ وہ وزیر جو فتح سٹور کا آٹا کھاتے ہیں اور پنجاب کے زمینداروں کی گندم کی خریداری کے حوالے سے جواب دینے جا رہے ہیں۔ یہاں پنجاب کے زمینداروں کی گندم کی خریداری کا جواب کون دے رہے ہیں؟ چودھری غفور، ظلم خدا کا کہ چودھری غفور کا گندم کی خریداری سے کیا تعلق ہے؟ چودھری غفور جو فتح سٹور کا آٹا کھاتے ہیں۔۔۔

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں پورے ایوان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں بطور وزیر آج بھی اپنے گاؤں میں پرانے گھر میں رہتا ہوں اور میری فیملی اپنی زمین سے گندم کاشت کر کے محنت کے ساتھ کھاتی ہے۔ ہم ایلیٹ کلاس کے لوگ نہیں ہیں جبکہ راجہ صاحب آج بھی جی او آر میں رہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(98)/2011/377. Dated. 14th April 2011. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Rana Muhammad Iqbal Khan, Speaker,** Provincial Assembly of the Punjab, hereby prorogue the Assembly with immediate effect.

Dated Lahore, the
14th April, 2011

RANA MUHAMMAD IQBAL KHAN
SPEAKER"